بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ (القرآن)

بعنوان

سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جواہر الحق

جلد ۲

مسلسل

از افادات

امیر عزیمت، مجدد الملت، شیر اسلام

علامہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا رحمت اللہ توسنوی

مکتبۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم

مٹھے والی توسن شریف
ضلع ڈیرہ غازیخان



CamScanner

ان من البیان لسحرًا (الحدیث)

سیرت محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جواہر الحق

افادات

مجدد دُالعصر امیر عزیمت شیر اسلام

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

مولانا محمد رحمت اللہ تونسوی

ناشر

مکتبۃ الصحابہؓ

شہر مٹھے والی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان

CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... جواہر الحق (جلد دوئم)
افادات ..... مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
مرتب ..... مولانا رحمت اللہ تونسوی
معاون ..... مولانا ابن یونس
کمپوزنگ ..... شاہد اقبال چوہدری
ناشر ..... مکتبۃ الصحابہؓ
شہر مٹھے والی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان
0321-4087681, 0332-2460565, 0300-4443817
قیمت: ..... -/300 روپے

انتساب

بطلِ حریت حضرت مولانا

عبدالشکور لکھنوی فاروقیؒ

کے نام



وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

صدق الله العظيم

(سورة الانبياء: ۱۰۷)

DESIGN BY M I SAHER

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

۞	عنوانات	صفحہ نمبر
۞	انتساب	3
۞	عرضِ مرتب	17
۞	تقاریظ	23
۞	**سیرت النبی ﷺ**	29
۞	خطبہ	29
۞	تمہید	30
۞	حضور ﷺ گواہ ہیں	30
۞	حضور ﷺ کی شہادت مانی جائے گی	32
۞	حضور ﷺ کی گواہی صدیق اکبرؓ کے لئے	33
۞	حضور ﷺ کی گواہی کا منکر کافر ہے	37
۞	حضور ﷺ کی گواہی۔ ''اللہ ایک ہے۔''	37
۞	حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ	40
۞	حضور ﷺ کا کامل ایمان	41
۞	گواہی الوہیت کے لئے سفر طائف	42

CamScanner

۞	اگر جان جاتے، اعتراض نہ کرتے	44
۞	علماء دیوبند کا سرخیل	45
۞	دو طبقے	46
۞	اہل حق کی نشانی	47
۞	ابوجہل کا بیٹا دامن اسلام میں	50
۞	جب حضور ﷺ کا حسن دیکھا	52
۞	غلط ترجمہ	55
۞	حضور ﷺ اور دیگر انبیاءؑ کی گواہی	57
۞	جو مان گئے اور جو منکر رہے	58
۞	**ولادتِ رسول ﷺ**	63
۞	خطبہ	63
۞	تمہید	64
۞	دو ذہن کام کر رہے ہیں	64
۞	حق بات کہنے کی دعا فرمادیں	65
۞	دلائل پر مبنی گفتگو	65
۞	کفار حضور ﷺ کو جانتے تھے	66
۞	نہ ماننے کا ایک انداز	66
۞	میری سختی کی بنیاد کیا ہے	67
۞	آپ بیتی کا ایک واقعہ	69

CamScanner

۞	کم فہمی کی وجہ سے	73
۞	ولادتِ رسول ﷺ اور مختلف اقوال	73
۞	حضور ﷺ کی وفات بارہ ربیع الاول	76
۞	خوشی کا انداز	78
۞	غفلت کا نتیجہ	79
۞	اگر خاموشی رہی تو	81
۞	جنہوں نے کلمہ بدلا	82
۞	ایک کفریہ عبارت	83
۞	میں نے کفر کو للکارا ہے	84
۞	جو قرآن کو اصل نہ مانے	85
۞	خمینی کے کفریہ عقائد	86
۞	سیرت تو پیغمبر ﷺ کی زندگی کا نام ہے	87
۞	حضور ﷺ کے راستے کب روکے گئے	89
۞	حضور ﷺ کو لالچ دیئے	90
۞	سیرت کسے کہتے ہیں	91
۞	غفلت ترک کرو	93
۞	سوال	93
۞	جواب	93
۞	**میلاد النبی ﷺ ..... سیرت النبی ﷺ**	95

۞	خطبہ	95
۞	تمہید	96
۞	سیرت کا معنی	96
۞	ولادتِ رسول ﷺ پر بدعات	97
۞	مضامیر کی ممانعت	98
۞	بدعت کا نقصان	98
۞	عمل میں نجات ہے	99
۞	دشمنی کی ابتداء کب ہوئی؟	101
۞	اگر سیرت بیان ہوتو	103
۞	سوچ ملاحظہ ہو	105
۞	پیر کا انداز غاصبانہ	107
۞	اپنے کردار پر نظر کر	108
۞	خرافات ہی خرافات	109
۞	علی ساڈا شیر اے	111
۞	سوال	112
۞	ہمیں صحابہ ؓ کی عزت مقدم ہے	115
۞	میں قربان	118
۞	حضور ﷺ کی اعلیٰ سیرت	118
۞	مجدد الف ثانیؒ کو سلام	123

۞	صحابہؓ کا احترام کرو	125
۞	**عقیدہ ختم نبوت**	127
۞	خطبہ	127
۞	تمہید	128
۞	قادیانی غیر مسلم ہیں	129
۞	دل آزار بیان	131
۞	دوسرا بیان	135
۞	مرزا طاہر کی بزدلی	135
۞	مسئلہ ختم نبوت کا بیان	137
۞	کلیم اللہ پر نبوت بند کیوں نہ ہوئی	142
۞	نبوت حضرت یوسفؑ پر بند نہ ہوئی	143
۞	سوال کا تکرار	144
۞	انعامات کا مرکز	146
۞	حضرت نانوتویؒ اور عقیدہ ختم نبوت	150
۞	**عقیدہ حیات النبی ﷺ**	155
۞	خطبہ	155
۞	تمہید	156
۞	آیت کا ترجمہ	157
۞	موت کا معنی کیا ہے	158

CamScanner

۞	شہید زندہ ہوتا ہے	159
۞	اہل حق کی نشانی	161
۞	جرأت مندانہ اقدام	162
۞	قرآنی آیات کی روشنی میں	164
۞	منکر حیات کی باطل دلیل	166
۞	دجل ہی دجل	167
۞	میرا اور اکابرین کا عقیدہ	169
۞	حضرت نانوتویؒ کا سوال	170
۞	قرآن سے دلیل	171
۞	حضور ﷺ انبیاء کے امام	172
۞	حضور ﷺ معراج پر	174
۞	جبرائیلؑ کا عقیدہ	175
۞	ختم نبوت اور قادیانیت کا فریب	176
۞	حضرت مفتی محمودؒ اور مسئلہ ختم نبوت	177
۞	قادیانی مان گیا	179
۞	اُمت کا اجماع	179
۞	بزرگانِ دین اور عقیدہ ختم نبوت	180
۞	چار طبقات پر انعامات	180
۞	مثال پیش خدمت ہے	181

CamScanner

۞	صداقتِ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	182
۞	حضرت جھنگویؒ کا چیلنج	184
۞	چترو ڑی ایک ایجنٹ	184
۞	للکار حضرت جھنگویؒ	187
۞	گستاخِ رسول کی سزا	188
۞	احمد سعید کی گستاخیاں	188
۞	گستاخِ رسول کو روکو	191
۞	مماتی کا گستاخانہ انداز	191
۞	بزدل حواس باختہ ہوئے	195
۞	اگر شہید زندہ ہے	197
۞	شہادتِ عثمانؓ پر خراج	199
۞	مقامِ بلالؓ	200
۞	کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا	202
۞	قرآن سے دلیل پیش کر	203
۞	آیت ..... اموات غیر احیاء .....کی تشریح	204
۞	میں اس عقیدے پر کیوں ہوں؟	205
۞	حضرت شاہ صاحب کی جرأت	206
۞	شاہ اسماعیلؒ کی صداقت	207
۞	حضرت مدنیؒ کا اعلان	208

۞	حضرت شیخ الہندؒ کا تقویٰ	209
۞	پوری اُمت کا عقیدہ	211
۞	**نبی ﷺ کا روضہ جنت ہے**	213
۞	خطبہ	213
۞	تمہید	214
۞	غم کی بات	214
۞	میری زندگی کا مقصد	215
۞	اللہ صحابہؓ سے راضی	216
۞	تنگ نظر کون؟	217
۞	دو جنتی	219
۞	میرے اندر یہ وسعت نہیں	220
۞	ابوبکرؓ و عمرؓ جنت سے آئے	221
۞	ذرا غور تو کر	222
۞	کوئی تشدد سے نہ روک سکا	224
۞	صحابہؓ کا تحفظ کرو	226
۞	جب پیغمبر ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے	227
۞	دشمن مایوس ہو چکا	228
۞	امام رازیؒ فرماتے ہیں	229
۞	سنی منظم ہو!	230

۞	ڈائجسٹوں میں صحابہؓ کی توہین!	231
۞	ہم مدحِ صحابہؓ کی دھوم مچادیں گے	233
۞	**نہ رنگ بدلے نہ خوشبو بدلے**	235
۞	خطبہ	235
۞	تمہید	236
۞	اکابرین کی بات	236
۞	دل میں وسعت ہونی چاہئے	237
۞	اجلاس کا مقصد	238
۞	خلفائے راشدینj کی عظمت	238
۞	جن کا رنگ بدلا	240
۞	بدلے ہوئے رنگ	242
۞	عقیدہ نہیں بدلتا	244
۞	بارہ سال کی بات	245
۞	پیغمبرﷺ کی بشارت	245
۞	جن کا عقیدہ پختہ ہوتا ہے	246
۞	رنگ قائم رکھو	247
۞	حضورﷺ کے سایہ کی بات	251
۞	پیغمبرﷺ کی عظمت	252
۞	نبوت نے رنگ چڑھایا	253

CamScanner

۞	اگر صدیقؓ پاک نہ ہوتا	255
۞	**ماں کی عظمت کے لئے نکل**	257
۞	تمہید	257
۞	سپاہِ صحابہؓ کا تعارف	259
۞	دنیا بھر کے علماء کا فتویٰ	262
۞	ضیاء الحق فیصلہ کر چکے تھے	265
۞	شاید ہماری زندگی میں یہ کام مکمل نہ ہو	267
۞	سُنّی قوتوں کو سپاہِ صحابہؓ کا شکر گزار ہونا چاہئے	268
۞	طالباتِ سپاہ صحابہؓ کا قیام	269
۞	حضرت عائشہؓ کو خراج تحسین	271
۞	عائشہؓ لباسِ نبوت ہیں	271
۞	عائشہؓ کی تعریف	273
۞	ہار کی تلاش	274
۞	ضابطہ بدل گیا	274
۞	بات ہار کی نہیں	275
۞	عائشہؓ کو جنت مل گئی	275
۞	چراغ مصطفوی پر پابندی لگاؤ	278
۞	عبدالکریم مشتاق کی بکواس	280
۞	باقر مجلسی ملعون کی ہرزہ سرائی	281

۞	**مصدق پیغمبر**	285
۞	خطبہ	285
۞	تمہید	285
۞	صحابہ کرامؓ کی عظمت کے لئے قربانی	286
۞	لیڈروں کی سوچ	288
۞	صحیح نمائندے کا انتخاب کر	290
۞	سوچ بدل	292
۞	ضمیر فروشوں کا انتخاب نہ کر	294
۞	تین طبقے	295
۞	اللہ راضی ہے	298
۞	صحابہؓ نے بیعت کی	300
۞	ہر تحریک قربانی مانگتی ہے	304
۞	ابوبکرؓ جنت میں ہے	306

CamScanner

مبارک ہو مسلمانو!

مبارک ہو مسلمانو امام الانبیاء آئے
خدا کی کل خدائی میں وہ اعلیٰ رہنما آئے
معطر ہوگئی ہیں آمنہ کے گھر کے دیواریں
خوشی سے جھوم اُٹھے شمس و قمر، آئی ہیں بہاریں
حسینوں میں حسین ایسا کہ دیکھ کے چاند شرمائے
میرے آقا کی آمد پر نوری آنکھیں بچھاتے تھے
رحمت للعالمین کے نغمے مل کر ہی گاتے تھے
سبحان اللہ سبحان اللہ سرتاج الانبیاء آئے
ختم ہوگئے اندھیرے سب جہاں احمدؐ کا ظہور ہوا
منور ہوگئی دنیا جگ سارا نور و نور ہوا
پڑھو صلِ علی مل کر محمد مصطفیٰؐ آئے
بڑا احسان میرے رب کا دیا ہم کو کملی والا
نبیوں میں نبیؐ اعلیٰ حسینوں میں حسیں اعلیٰ
ہے مومنوں پر احسان میرا خدا خود فرمائے
دعا مانگو مسلمانو! خدا تعالیٰ کرم کردے
محمدؐ کی غلامی میں طیب زندگی بسر کردے
ہے سکوں ملتا میرے دل کو محمدؐ کا جب نام آئے

(انتخاب: قاری محمد اقبال معاویہ، لاہور)

عرضِ مرتب

بندہ ناچیز اللہ عزوجل کا بے حد شکر گزار ہے کہ محض اس کے فضل وکرم سے ایک عظیم کام جو کہ تحریک ناموسِ صحابہؓ کیلئے ضروری تھا، اِس وجہ سے کہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی اپنی زندگی میں کوئی ذاتی تحریر نہیں ہے۔ بلکہ فن خطابت اور دعوت وتبلیغ کے ذریعہ سے مولانا نے جو تحریک چلائی، اس لئے اس کو تحریر کی شکل دینا ضروری سمجھا گیا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔

دو چار روز رہتی ہے تقریر کی آواز
صدیوں سنائی دیتی ہے تحریر کی آواز

بندہ ناچیز کی تمنا تھی کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے ملفوظات کو تحریری طور پر میدان میں لایا جائے۔ یہ میرے لئے سعادت ہے اور وقت کی آواز بھی اور یہ کہ میری زندگی کی آرزو بھی۔

تاریکیوں کو کاٹ کر روشنی کو بانٹ کر
زندگی سنوار دی آرزو کو پالیا

امیر عزیمت، شیر اسلام، مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی آرزو تھی کہ جس طرح پاکستان کے آئین میں گستاخِ رسول کی سزا کی سزائے موت کا بل موجود ہے، اسی طرح آئین پاکستان میں گستاخِ صحابہ کی سزا "سزائے موت" کا بل بھی ہونا چاہئے۔

کیونکہ جس طرح آپ ﷺ کی گستاخی کفر ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی محبوب ترین جماعت حضرات صحابہ کرامؓ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور بنات النبیؐ کی گستاخی بھی کفر ہے۔ لہٰذا ان سب کے دشمنوں کو کافر قرار دیا جائے۔

امیر عزیمتؒ نے سنی حقوق کے لئے آواز اُٹھائی کہ ملک پاکستان میں جس کی بنیاد کلمہ اسلام پر واقع ہوئی ہے کہ پاکستان کا صدر، وزیر اعظم اور اہم کلیدی عہدوں پر سنی العقیدہ لوگ آسکیں اور قادیانی، رافضی و بدعقیدہ لوگ اہم عہدوں پر فائز نہ ہوسکیں، یہ ہمارا جمہوری حق ہے۔ پاکستان کی اکثریتی آبادی سنی العقیدہ لوگوں کی ہے!

اصحابِؓ رسول ﷺ کے دشمنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے امیر عزیمتؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے باغ کا مالی ہوں، چوکیدار ہوں۔ صحابہ کرامؓ باغ ہیں، جب رافضی شجرِ اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تو میں چیختا ہوں، چلاتا ہوں..... کوئی چور، کوئی ڈاکو..... محمد رسول اللہ ﷺ کے باغ کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے، حق نواز ایسا نہیں کرنے دیتا۔ بلکہ حق نواز علماء کرام کو بلاتا ہے..... پیروں، فقیروں، لیڈروں اور عوام کو آواز دیتا ہے کہ یہ دیکھو! شاخِ صدیقؓ کو نقصان پہنچا رہا ہے..... شاخِ فاروقؓ، شاخِ عثمانؓ، شاخِ حیدریؓ کو کاٹا جا رہا ہے!

لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا ہوگا؟ حق نواز کہتا ہے کہ شاخیں نشاندہی کرتی ہیں شجرِ اسلام کی یعنی صحابہ ؓ نبوت کے عینی گواہ ہیں۔ جس وقت صحابہؓ کو اسلام کے شجر سے معاذ اللہ کاٹ دیا جائے گا تو گواہی کون دے گا؟ جس وقت گواہ نہ ہوں گے تو نبی کریم ﷺ کی نبوت مشکوک ہو جائے گی۔ اس لئے آؤ حق نواز کے ساتھ باغِ محمدی کی چوکیداری میں شامل ہو جاؤ۔

باغِ محمدی کی چوکیدار تنظیم کا نام امیرِ عزیمت نے ''سپاہِ صحابہؓ'' رکھا۔ دنیا گواہ ہے کہ امیرِ عزیمت نے جمیع صحابہ کرامؓ، امہات المؤمنین اور بناتِ رسول اور اہل بیتؓ کے چوکیدار ہونے کا ثبوت دیا۔

دنیا جانتی ہے کہ عبداللہ بن سبا کی روحانی اولاد نے باغِ محمدی، شجرِ اسلام

یعنی صحابہ کرامؓ پر بے شمار حملے کئے تا کہ اسلام کی شکل وصورت کوئی پہچان نہ سکے، جس وقت پہچان نہ ہوگی، اُس وقت ہم خلافت کے بجائے امامت کا تصور دیں گے اور لوگ اسلام سمجھ کر اس کو اپنالیں گے۔

حضرت امیر عزیمتؒ نے ابتداً تنظیمی کام حضرت اقدس محبوب العلماء خواجہ خواجگان پیر طریقت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے زیر اثر رہ کر ختم نبوت کے لئے کام کیا۔ بعد ازاں جب رافضیت پھیلنے لگی تو آپ نے اپنے آپ کو مستقل ناموسِ صحابہؓ کیلئے وقف کر دیا اور اپنی تنظیم کے ساتھ مل کر اصحابؓ رسول ﷺ کی عزت وعظمت اور ناموس کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن آخر دم تک آپ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے حضرت خواجہ خان صاحب سے مشورہ ضرور کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت خواجہ صاحب کی خصوصی نظر ہمہ وقت امیر عزیمت پر لگی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ لیہ میں گرفتار ہو گئے اور آپ پر ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑے جانے لگے، پورے ملک کے حالات خراب ہو گئے۔ حضرت خواجہ صاحب نے پورے ملک کے جید علماء کرام کا ایک خصوصی اجلاس ملتان ختم نبوت کے دفتر میں بلایا اور متفقہ طور پر حکومتِ وقت سے تین دن کا مطالبہ رکھا کہ حضرت امیر عزیمت کو تین دن کے اندر اندر رہا کیا جائے ورنہ پورے ملک میں تحریک شروع کی جائے گی۔ الحمدللہ! حضرت کی خصوصی محنت اور شفقت سے حضرت امیر عزیمت بہت جلد رہا ہو کر تشریف لے آئے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ختم نبوت اور ناموسِ صحابہؓ کا کام دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ رافضی، حضرت اماں جان عائشہ صدیقہؓ کو بھونکتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پاک پیغمبر ﷺ کی عزت وآبرو ہیں اور یہ گستاخی درحقیقت آپ ﷺ کی عزت اور عظمت کی گستاخی ہے۔

امیر عزیمت کے بارے میں کسی کیا خوب کہا۔

وہ تھا باطل کو گریباں سے پکڑنے والا
جنگ سچائی کی للکار کر لڑنے والا

امیر عزیمتؒ تو حق وصداقت کی جنگ لڑ رہے تھے لیکن دشمنانِ اصحابِ رسول اور وقت کی ظالم وجابر حکومتوں نے امیر عزیمت اور اُن کے رفقاء کو ظلم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ رافضیوں نے حملے شروع کئے تو حکومت نے ظلم وتشدد کی انتہا کر دی۔ امیرِ عزیمت فرمایا کرتے تھے کہ تم ظلم کے بجائے سامنے میدان میں آؤ۔ حملوں کے بجائے مناظرہ کرو۔ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ میں مجھے چیلنج کرو تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی قوم کے سامنے آ سکے۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟ دلائل اور براہین کے ساتھ تم بھی آؤ، میں بھی آتا ہوں۔ اگر عدالت میں تم سچے ہو گئے، میں جھوٹا ہو گیا تو وہاں مجھے گولی مار دینا، میرا خون تم پر معاف ہے۔

اور اگر میں سچا ہوں اور اِن شاء اللہ میں یقیناً سچا ہوں تو پھر پورے پاکستان میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ، صحابہؓ، اہل بیتؓ اور اُم المؤمنین امی جان عائشہؓ کے دشمنان کو پاکستان کے آئین میں کافر لکھا جائے۔ (اِن شاء اللہ ایک دن ضرور لکھا جائے گا)

جو شخص عبادت سمجھ کر سب وشتم کرے، اُس کے لئے سزائے موت کا قانون بنایا جائے۔ پاکستان میں سُنّی اکثریتی آبادی ہے، اِس کا قانونی حق دیا جائے۔ گرفتاریاں یا نظر بندیاں یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم کا مقابلہ ہمارا پیشہ ہے۔

اپنا حق مانگنا بھی جرم بغاوت ہے یہاں
جس کی پاداش میں ہونٹوں کو سیا جاتا ہے

لیکن امیر عزیمت فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہم نہ رہے، پھر بھی یہ کام ہو کر رہے گا۔

چراغ زندگی ہوگا فیروزاں ہم نہیں ہونگے

چمن میں آئے گی فصلِ بہاراں ہم نہیں ہونگے

اور حقیقت یہ ہے کہ جس وقت بندہ ناچیز یہ سطور لکھ رہا ہے اور مولانا کے ملفوظات دیکھتا ہے اور پھر یوں تصور کرتا ہے کتاب کھول کر بیٹھوں تو آنکھ روتی ہے، ورق ورق پہ تیرا چہرہ دکھائی دیتا ہے۔

اور آج تک رافضیت کی طرف سے نہ تو نبی کریم ﷺ اور نہ ہی اصحابؓ رسول ﷺ پر سب وشتم ختم اور تحریر وتقریر کے ذریعہ گستاخی ختم ہوئی بلکہ زور وشور سے جاری وساری ہے۔

اور ہم لوگ تھوڑا سا کام اور محنت کر کے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔ جو لوگ اس راستہ پر جانوں کے نذرانے پیش کر گئے، وہ تو حق ادا کر گئے اور ہم اب باقی ہیں اور اِس کے لئے دن رات ایک کر کے محنت کرنا ہوگی۔ رافضیت کے عقائد ونظریات کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا اور اُنہیں حق بات کی دعوت دینا، رافضیت کا رد کرنا اور اصحابؓ رسول ﷺ کا دفاع کرنا ہم سب کا فرض ہے اور جھنگوی شہیدؒ سے جو ہم نے عہد کیا تھا، وہ ہم پر قرض ہے۔

امیر عزیمتؒ کے یہ ملفوظات جس تڑپ اور فکر کے ساتھ جو اُنہوں نے ادا کئے ہیں، اِس فکر کے ساتھ علماء، طلباء اور عوام الناس عمل میں لانے کی کوشش کریں تو اِن شاء اللہ ہم اپنی منزل مقصود پر ضرور پہنچیں گے۔ دفاعِ اصحابؓ رسول ﷺ، واہل بیت j سُنت اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ ہے..... اور یہ مشن ومؤقف ہم آخر دم تک پہنچا کر دم لیں گے۔

اور آخر میں اُن تمام حضرات کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ہر موقع پر میرے ساتھ تعاون کیا خصوصاً حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی صاحب کا کہ ہر مشکل وقت میں میری رہنمائی فرماتے رہے اور اُن کی الفت خاص اور رہنمائی کا ثمر جواہر الحق

ہے۔ مولانا ابن یونس صاحب، بھائی محمد بلال راؤ صاحب اور اُن کے علاوہ تمام معاونین کا جنہوں نے میرے ساتھ ابتداء سے لے کر انتہا تک تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پہنچایا اسلام ہم تک یہ صدقہ ہے صحابہؓ کا
اُٹھا جھولی دعائیں دے یہ فیض ہے صحابہؓ کا
نہ آئے آنچ نبیؐ پر مقصد تھا صحابہؓ کا
نہ اُٹھے انگلی صحابہؓ پر یہ مشن ہے سپاہِ صحابہؓ کا

والسلام

دعاؤں کا طلب گار

رحمت اللہ تونسوی

تقریظ

(حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ [کراچی]

ایک مسلمان اور مؤمن کے لئے اتنا جاننا ضروری نہیں جتنا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جاننا ضروری ہے۔ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں جانتا، وہ اپنے ایمان اور اسلام کو کیسے جان سکتا ہے۔ مؤمن اپنے وجودِ ایمانی میں سراسر وجودِ پیغمبر کا محتاج ہے۔

زیرِ نظر کتاب بھی نبی کریم ﷺ کی سیرت وصورت پر مبنی تقاریر کا مجموعہ ہے اور شیر اسلام امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے سیرت کو بیان کرنے ساتھ جان کا نذرانہ پیش کر کے حق ادا کر دیا۔

برادر عزیز مولوی رحمت اللہ تونسوی صاحب ہمارے جماعتی ذمہ دار اور ایک متحرک فعال کارکن ہیں، جنہوں نے ایک عظیم کام کر کے کارکنان پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اور تمام احباب کو مشن و مؤقف میں کامیابی عطا فرمائے۔

والسلام

(مفتی) عتیق الرحمٰن

کراچی

تقریظ

(حضرت سید نفیس الحسین شاہؒ)

احقر نے کتاب کو چند مقامات سے پڑھا ہے اور مولانا جھنگویؒ کے الفاظ کو نبی کریم ﷺ کی سیرت پر پورا اُترتے دیکھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ کتاب کے مصنف اور پڑھنے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

خادم اہل بیت

نفیس الحسینی شاہ

نفیس منزل، لاہور

تقریظ

(وکیل صحابہؓ حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی مدظلہ)

امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے خطبات "جواہر الحق" کی دوسری جلد بعنوان "سیرت الامام الانبیاء" اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جلد اوّل کی طرح یہ خطبات بھی اپنے خطیب کی جرأت مندانہ، عالمانہ، محققانہ اندازِ فکر کا شاہکار ہیں۔ جس میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان کرنے کے ساتھ خطیبِ حق نے ناموسِ رسالت پر کئے گئے دشمنانِ اسلام کی طرف سے رقیق حملوں کا بھی خوب اور بڑی جرأت کے ساتھ نوٹس لیا ہے۔ بالخصوص بدترین کافر اہل روافض کی طرف سے حضور ﷺ کی عزت و ناموس پر جس خبث اور دجل کا اظہار کیا گیا ہے، اس سے دل کانپ اُٹھتے ہیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جن میں ابتدائے اسلام کے دور میں حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں براہِ راست آپ کی شان میں بے ادبی و گستاخی اور انکار کرنے والوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ان کی سرکوبی کے لئے جس جرأت مندانہ انداز کی ضرورت تھی، مولانا حق نوازؒ نے اس انداز میں ایمانی حمیت کا اظہار کرتے ہوئے رافضیت کی خبر لی تو ایک طرف دنیا رفض سٹپٹا گئی اور دوسری طرف بے حس اور مفاد و مصلحت کا شکار مسلمان جو لمبی غفلت کی چادر تان کر سو رہا تھا، ان کی ایمانی غیرت کو للکار کر بیدار کر کے اس کفر کے خلاف مضبوط چٹان بنا کر کھڑا کر دیا تا کہ آئندہ آپ کی گستاخی سرعام تو کجا بند کمرے میں بھی کوئی تصور نہ کر سکے۔

مولانا حق نوازؒ تو اسی مشن پر شب و روز مصروف رہ کر اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کر گئے۔ مگر ان کی آوازِ حق نظریاتی جذبات کی صورت میں آج مسلمانوں

کو بیدار کئے ہوئے ہے اور مستقبل میں بھی ان غیرت مندانہ جذبوں کو زندہ رکھنے کے لئے حضرت مولانا رحمت اللہ تونسوی صاحب مدظلہ نے حسب سابق محنت کر کے حضرت جھنگوی کے ان خطبات سیرت کو بھی کتابی شکل میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت اور کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے کتاب ہٰذا کو مقبولیت عام کرتے ہوئے رافضی گستاخوں کے لئے ذلت عام بننے کا سبب بنائے۔ (آمین)

''جواہر الحق کی پہلی جلد شائع ہونے کے بعد رافضیوں میں بھی اور ان کے ایجنٹ حکمرانوں میں کافی کھلبلی پھیلی اور مولانا تونسوی موصوف کو مختلف انداز میں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی مگر الحمدللہ! مولانا رحمت اللہ تونسوی کے ارادوں میں کوئی لچک نہ آئی۔ اللہ رب العزت آئندہ بھی ان کے قلم اور زبان کو حق لکھنے اور کہنے کی توفیق جاری وساری عطا فرمائیں۔ (آمین)

آخری گزارش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ''جواہر الحق'' کا مطالعہ کریں اور دوسروں تک دعوت وتبلیغ سمجھ کر پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

والسلام مع الاکرام

ابو معاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی عفی عنہ

چاند سے تشبیہ

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
اس کے منہ پہ چھائیاں مدنیؐ کا چہرہ صاف ہے
اتنا حسین اور مہ جبین دنیا میں کوئی آیا نہیں
رب کی قسم کیوں نہ کہوں کہ ماں کسے جایا نہیں
مہر نبوت آپ کو ملی رب سے یہ میراث ہے
بولے محمدؐ پاک تو کرنیں کھلیں زبان سے
ہمارے نبی کی ہر ادا آ پوچھ لے قرآن سے
ہر ہر بچن پیارے نبیؐ کا دین کی اساس ہے
والضحیٰ چہرہ نبیؐ واللیل زلفیاں کالیاں
یاسین طٰہٰ آپ کی دستار ہیں نرالیاں
دیکھنے والا کہے بجھتی میری نہ پیاس ہے
رب نے محمدؐ پاک کو حسن و جمال ایسا دیا
لاریب ہے ذات آپ کی قرآن نے یہ کہہ دیا
رحمت للعالمین مدنیؐ کا یہ اوصاف ہے
جس گلی میں سے میرا آقا گزر جائے قسم
ہر طرف محبوب کی خوشبو بکھر جائے قسم
آئے نظر نہ ایک پل تو ہر صحابیؓ اداس ہے
احسان میرا میں نے محبوب اپنا دے دیا
طالب تھے جس کے تم وہ مطلوب اپنا دے دیا
خوشیاں بجا لاؤ تمہیں ملی مدنیؐ کی ذات ہے
عرشاں پہ جس کی آپ رب تعالیٰ کرے مدح و ثناء
اسم گرامی آپ کا آئے کہو صلِ علیٰ
تعریف ہو محبوب کی طیب کی بس یہ آس ہے

(انتخاب: قاری عنایت اللہ تونسوی)

الٰہی! محبوبِ کل جہاں کو ، دل و جگر کا سلام پہنچے
نفس نفس کا دُرود پہنچے ، نظر نظر کا سلام پہنچے

بساطِ عالم کی وسعتوں سے ، جہانِ بالا کی رفعتوں سے
مَلک مَلک کا درود اُترے ، بَشر بَشر کا سلام پہنچے

حضورؐ کی شام شام مہکے ، حضورؐ کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حَسیں جلَو میں ، سَحر سَحر کا سلام پہنچے

زبانِ فطرت ہے اِس پہ ناطق ، بارگاہِ نبی صادق
شَجر شَجر کا درود جائے ، حَجر حَجر کا سلام پہنچے

رسولِ رحمت کا بارِ احساں ، تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو اَیسے محسن کو بَستی بَستی ، نگر نگر کا سلام پہنچے

مِرا قلم بھی ہے اُن کا صدقہ ، مِرے ہُنر پر ہے اُن کا سایہ
حضورِ خواجہؐ ، مِرے قلم کا ، مِرے ہُنر کا سلام پہنچے

یہ اِلتجا ہے کہ روزِ محشر ، گناہگاروں پہ بھی نظر ہو
شفیعِ اُمتؐ کو ہم غریبوں کی چشمِ تر کا سلام پہنچے

نفیسؔ کی بَس دُعا یہی ہے ، فقیر کی اب صَدا یہی ہے
سوادِ طیبہ میں رہنے والوں کو عُمر بھر کا سلام پہنچے

****

(انتخاب: محمد سہیل معاویہ)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ
ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا
من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ھادی لہ ونشہد ان الا اللہ وحدہ
لاشریک لہ لا نذیرلہ ولا مثالہ ولا مثل لہ
..... واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ..... اعوذباللہ من الشیطن
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ..... یا
ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا
ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا
منیرا
وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر..... وما
ارسلنٰک الا کافۃ للناس
وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر..... لقد من
اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا
من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم

تمہید:

حاضرین مکرم! واجب الاحترام علماء کرام!

پہلی مرتبہ آپ حضرات سے مجھے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے۔ دعا کیجئے کہ حق جل مجدہ مجھے سچ سچ کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس پیغمبر ﷺ کو آج میں اور آپ نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اس پیغمبر ﷺ کو خلاق عالم نے اس کائنات میں کیسا بنا کر بھیجا، رب ذوالجلال نے انہیں کن خصائص سے نوازا، فاطر السموات والارض نے.....

اس کی عفت کو

اس کے تقدس کو

اس کی شرافت کو

اس کی دیانت کو

اس کے علم کو

اس کے فہم کو

.....کن الفاظ سے تعبیر کیا؟.....

خلاق عالم نے اس پیغمبر ﷺ کے مقام کو کن الفاظ سے بیان کیا اور ہمیں اس نبی کے ساتھ کس انداز کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی تربیت دی گئی..... گویا یہی میری گفتگو کا موضوع ہے۔ پھر ایک دفعہ دل کی گہرائیوں سے اپنے خالق کی بارگاہ عالیہ میں استدعا کیجئے کہ حق جل مجدہ مجھے اپنے پیغمبر ﷺ کو صحیح معنی میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

CamScanner

حضور ﷺ گواہ ہیں:

میں نے آپ کے سامنے قرآن حکیم سے چند آیات پڑھیں، جن میں ایک آیت یہ ہے:

..... یا یھاالنبی انا ارسلنٰک شاھدا .....

اے میرے پیغمبر! اس میں کوئی شبہ نہیں، لاشک، لاریب، پکی بات ہے۔ جس کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں ..... انا ارسلنٰک شاہدا ..... ہم نے آپ کو کائنات میں گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

سوال ذہن میں جنم لیتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کس بات کے گواہ بن کر آئے؟ کیا آپ سے پہلے پیغمبر نہیں آئے؟ کیا انہوں نے تعلیم نہیں دی؟ کیا انہوں نے تبلیغ نہیں کی؟ سب آئے۔ تعلیم دی۔ تبلیغ کی ہے۔ وجہ کیا ہے کہ مقام مدح میں یہ الفاظ ذکر کئے گئے:

..... انا ارسلنٰک شاہدا.....

اور یہ ایک بین الاقوامی اصول اور ضابطہ ہے جسے رد نہیں کیا جا سکتا کہ جب بھی کسی کی تعریف کی جائے گی۔ مدح کی جائے گی۔ تو مدح اور تعریف میں وہ الفاظ لائے جاتے ہیں جو اس سے خصوصیت رکھتے ہوں۔ اگر وہ الفاظ اس کے ساتھ خاص نہیں، جو باتیں بیان کی جا رہی ہیں۔ وہ اس سے خاص نہیں، جو فضائل بیان کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس سے خصوصیت نہیں رکھتے، جس کے فضائل پیش کئے جا رہے ہیں تو وہ مدح نہیں ہوگی۔ کہنے والا کہے گا جس کی تم تعریف کر رہے ہو، ایسا تو ایک اور بھی ہے۔ جس کی تم مدح کر رہے ہو، اس قسم کے فضائل تو فلاں میں بھی ہیں۔ جب یہ وہ صفتیں ہیں جو عام میں پائی جاتی ہیں تم اس کو خصوصیت کے ساتھ کیسے پیش کر رہے ہو؟

حضور ﷺ کی شہادت مانی جائے گی:

یہ معلوم ہوگیا کہ یہ اصول ہے، جب کسی کی تعریف کی جائے، مدح کی جائے تو اس میں اس کے وہ فضائل بیان کئے جاتے ہیں کہ جو اس کا خاصہ ہوں، جو اسی میں پائے جاتے ہوں، پوری وسعت کے ساتھ پائے جاتے ہوں۔

خلاق عالم نے اعلان کیا:

..... یایھا النبی انا ارسلنک شاہدا.....

میرے لاڈلے محبوب! میں نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

کس بات کا گواہ بنا کر بھیجا؟ ہمیں سوچنا ہوگا کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس کائنات میں کس کی گواہی دینے کے لئے آئے۔ کس کی شہادت دینے کے لئے آئے۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ رب العالمین نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کرنے کے بعد اپنی کبریائی کا گواہ بنا کر کھڑا کیا۔ اپنی الوہیت کا گواہ بنا کر کھڑا کیا اور یہ واضح کر دیا کہ جس کے لئے محمد ﷺ شہادت دے جائیں گے، اس شہادت کو دنیا کی کسی عدالت میں مسترد نہیں کیا جا سکے گا۔ وہ شہادت خلاق عالم کی بارگاہ عالیہ میں بھی مسترد نہیں ہوگی۔

آپ جو شہادت دیں گے، وہ ہر حال مانی جائے گی۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے شہادت دی اللہ ایک ہے۔ اس کو مسترد کرنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا۔

خلاق عالم کے آخری پیغمبر ﷺ نے گواہی دی، قیامت آئے گی۔ قیامت کے انکار کرنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا۔

محمد ﷺ نے گواہی دی کہ جہنم موجود ہے، جہنم کے انکار کرنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا۔

محمد ﷺ نے گواہی دی کہ صدیق جنتی ہے۔ صدیق کی صداقت میں شک

محمد ﷺ نے گواہی دی کہ جہنم موجود ہے، جہنم کے انکار کرنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا۔

محمد ﷺ نے گواہی دی کہ صدیقؓ جنتی ہے۔ صدیق کی صداقت میں شک کرنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا۔

محمد ﷺ نے گواہی دی.....

صدیقؓ جنتی ہے

عمرؓ جنتی ہے

عثمانؓ جنتی ہے

علیؓ جنتی ہے

طلحہؓ جنتی ہے

زبیرؓ جنتی ہے

عائشہؓ جنتی ہے

رقیہؓ جنتی ہے

زینبؓ جنتی ہے

زہراؓ جنتی ہے

جس کے لئے محمد ﷺ جنتی ہونے کی شہادت دیتا گیا، ان کے جنتی ہونے کا عقیدہ نہ رکھنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہا۔

حضور ﷺ کی گواہی صدیق اکبرؓ کے لئے:

﴿ یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاہدا ﴾

توجہ کریں! بات ذہن میں اُترتی جائے گی۔ پیغمبر ﷺ غار میں بیٹھ کر گواہی

دیتا ہے۔ کن الفاظ میں؟

..... ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن.....

میرے پیغمبر اس وقت کو یاد کیجئے کہ آپ اپنے ساتھی کو، اپنے صحابی کو کہہ رہے تھے..... لا تحزن ان اللہ معنا..... قرآن نے پیغمبر ﷺ کے الفاظ کی گواہی دی کہ آج سے چودہ صدی قبل پیغمبر ﷺ نے غار میں بیٹھ کر ابوبکرؓ کو کہا تھا کہ یہ میرا صحابی ہے، یہ میرا ساتھی ہے۔

میں نے دنیا کا لٹریچر کھنگال ڈالا۔ میں نے علماء کے فتاویٰ کھنگال ڈالے۔ مؤرخین کی تاریخ پڑھ ڈالی۔ مفسرین کے اقوال پڑھ ڈالے۔ جہاں تک غور کرتا چلا گیا، مجھے مفسر نظر آئے، جو کہتے تھے کہ جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے محدث نظر آئے، جو کہتے ہیں کہ جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے مفتی نظر آئے، جو کہتے ہیں کہ جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے فتاویٰ عالمگیری نظر آیا، جو کہتا ہے کہ جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے شامی نظر آئی، جو کہتی ہے کہ جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے شاہ عبدالعزیز لکھتا ہوا نظر آیا، جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے شاہ ولی اللہؒ لکھتا نظر آیا، جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند لکھتا نظر آیا، جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے کفایت المفتی لکھتی نظر آئی، جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔ مجھے احمد رضا خان بریلوی کا فتاویٰ رضویہ لکھتا نظر آیا کہ جو صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے، کافر ہے۔

مجھے محدث نظر آئے

مجھے مفکر نظر آئے

مجھے مؤرخ نظر آئے

کس بنا پر ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غار میں بیٹھ کر کہہ دیا تھا:

..... اذ یقول لصاحبہ

''کہ یہ میرا صحابی ہے''

بس نبوت کی زبان سے صدیقؓ کے لئے لفظ ''صاحب'' نکلا، جس کی بنیاد پر صدیقh کی صحابیت نص بن گئی۔ صدیقؓ کی صحابیت قطعی بن گئی۔

لہٰذا اب جو صدیقؓ کو صدیق نہیں مانے گا، اب جو صدیقؓ کو صحابی رسول نہیں مانے گا.....

- ☐ ..... وہ پیغمبر ﷺ کی نطق پر معترض ہے۔
- ☐ ..... وہ پیغمبر ﷺ کی صداقت پر معترض ہے۔
- ☐ ..... وہ پیغمبر ﷺ کی گواہی پر معترض ہے۔
- ☐ ..... وہ نبی ﷺ کی شہادت کا انکار کرتا ہے۔

اور جو نبی ﷺ کی شہادت کا انکار کرتا ہے، وہ قرآن کا انکار کر رہا ہے، کیوں؟ خلاق عالم نے اعلان کیا ہے:

..... انا ارسلنٰک شاہدا.....

میں نے عرض کیا:

..... انا ارسلنٰک شاہدا..... میرے لاڈلے نبی! جس کے لئے گواہی دیتے جاؤ گے، اس کے لئے گواہی کا ماننا لازمی قرار پا جائے گا۔ اگر کسی نے اس کو نہ مانا، آپ کی شہادت کو رد کیا، اس کے کفر میں شبہ باقی نہیں رہے گا۔

اس بنیاد پر میں نے عرض کیا ہے کہ خاتم الانبیاء نے.....

صدیقؓ کی صداقت کی گواہی دی

محمد رسول اللہ ﷺ نے صدیقؓ کی صحابیت کی گواہی دی

محمد رسول اللہ ﷺ نے صدیقؓ کی عفت کی گواہی دی
محمد رسول اللہ ﷺ نے صدیقؓ کی شرافت کی گواہی دی
محمد رسول اللہ ﷺ نے صدیقؓ کی دیانت کی گواہی دی
محمد رسول اللہ ﷺ نے صدیقؓ کی امانت کی گواہی دی

.....اب جو.....

صدیقؓ کو شریف نہیں مانے گا
صدیقؓ کو صدیق نہیں مانے گا
صدیقؓ کو پیغمبر ﷺ کا رفیق نہیں مانے گا
صدیقؓ کو صحابیٔ رسول نہیں مانے گا
صدیقؓ کو جنتی نہیں مانے گا

.....لازمی بات ہے کہ اس نے پیغمبر ﷺ کی شہادت کا انکار کیا ہے.....
پیغمبر ﷺ کی گواہی کا انکار کیا ہے.....اور یہ وہ گواہی ہے کہ جسے مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ نہ دنیا کی عدالت میں مسترد کیا جاسکتا ہے، نہ اخروی عدالت میں مسترد کیا جاسکتا ہے۔

اس وجہ سے کفر آیا کہ جو صدیقؓ کو صحابی نہیں مانتا، اسے کافر تصور کیا جائے۔ کیوں؟ اس نے پیغمبر ﷺ کی گواہی کا انکار کیا ہے۔ نبی ﷺ کی شہادت کا انکار کیا ہے۔ جبکہ یہ انکار نہیں کرنا چاہئے تھا۔

نبی ﷺ کا گواہ ہونا، یہ قرآن سے ثابت ہے
نبی ﷺ کا شاہد ہونا اللہ کے کلام سے ثابت ہے
نبی ﷺ کا شاہد ہونا اللہ کی وحی سے ثابت ہے
نبی ﷺ کا گواہ ہونا اللہ کی کتاب سے ثابت ہے

اس کے انکار سے گویا نبی ﷺ کی صفت کا انکار ہوگا۔ جب پیغمبر ﷺ کی صفت کا انکار ہے جو نص قطعی سے ثابت ہے تو لازمی بات ہے کہ نبوت کا انکار ہے۔

یوں گویا سمجھئے کہ اس لحاظ سے آ کر صدیقؓ پیغمبر ﷺ کی رِدا میں چھپ گیا کہ اب اگر صدیقؓ کو نہیں مانتے تو نبوت نہیں مانے جائے گی۔

حضور ﷺ کی گواہی کا منکر کافر ہے:

میرے واجب الاحترام سامعین!

میں عرض یہ کر رہا ہوں..... یا یھا النبی انا ارسلنٰک شاہدا..... میرے لاڈلے محبوب! میں نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ آپ گواہی دیں گے۔ جس کی گواہی دیں گے، وہ گواہی مانی جائے گی۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اب جو اللہ کو ایک نہیں مانتا، اس کے بے ایمان ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی ہے۔ لات پوجا کے قابل نہیں، عُزیٰ پوجا کے قابل نہیں۔ اب جو اس کو نہیں مانے گا، اس کے مشرک ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔

حضور ﷺ کی گواہی اللہ ایک ہے:

میرے واجب الاحترام سامعین!

محمد رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی ہے۔ کس بات کی گواہی دی کہ اللہ کی کبریائی میں، اللہ کی الوہیت میں کسی اور کو شریک نہ کیا جائے۔ اگر کر لیا گیا تو اس شخص کے جہنمی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اب جو بھی شریک کرے گا، اسے مشرک مانا جائے گا۔ اسے جہنمی مانا جائے گا..... انا ارسلنٰک شاہدا..... محمد رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی۔ کس انداز سے گواہی دی؟ گواہیاں اور بھی بہت دیتے ہیں۔

بھی دیتے ہیں:

..... اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ.....

ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لیکن.....

ایک گواہی آمنہ کے لعل نے دی ہے

ایک گواہی سرور کونین نے دی ہے

ایک گواہی امام القبلتین نے دی ہے

ایک گواہی امام الکونین نے دی ہے

ایک گواہی سید الاولین والآخرین نے دی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی زلف میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کے چہرے میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی نطق میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی نظر میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کے علم میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کے فہم میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کے تدبر میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی دیانت میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی شرافت میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی عفت میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی نیند میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کے جاگنے میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... جس کی تہجد میں یکتائی ہے

ایک گواہی اس نے دی ہے ..... کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

.....اور وہ گواہی کس انداز سے دی ہے.....

محمد رسول اللہ ﷺ کی کبریائی کی گواہی دینے کے لئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کبھی مکہ کی گلیوں میں چلتے ہیں۔ راستے میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں۔ یہ نرم سے نرم جسم ان کانٹوں پر چل کر کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کبھی اس کے راستے میں گڑھے کھود دیئے جاتے ہیں۔ یہ ان کو عبور کر کے گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔

کبھی اس کے گھر گندگی اُٹھا کر پھینک دی جاتی ہے۔ یہ پھر بھی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔ کبھی اس کے سامنے اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں کیل گاڑ دیئے جاتے ہیں۔

بلالؓ کو ہی لیجئے۔ جس کے ہاتھ میں کیل گاڑ دیئے گئے۔ جس کے صدر اقدس پر پہاڑ سے پتھر رکھ دیئے گئے، جس کا یہ غلام ہے، اس کا آقا بھی پریشان ہوگا۔ جس کا وہ نوکر ہے، اس کا سردار بھی پریشان ہوگا۔ حضرت بلالؓ کے ہاتھ میں کیل ٹھونکے جاتے تھے، سینے پر پتھر رکھے جاتے تھے، وہ برداشت کرتا ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن نہیں چھوڑتا۔

آقا دو عالم ﷺ نے یوں اپنے ساتھیوں کو پٹوایا لیکن پھر بھی گواہی دی کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔

امام الانبیاء کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے، گڑھے کھودے گئے، ان کو عبور کر کے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ:

آپ ﷺ راہ چلتے ہیں۔ روزانہ آپ کے چہرہ اقدس پر گندگی آتی ہے۔ ایک کافرہ عورت روزانہ بدتمیزی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ نبوت روزانہ یہ بدتمیزی کا مظاہرہ دیکھ کر چلی جاتی ہے۔ روزانہ نبوت گزرتی ہے۔ کوئی ردِ عمل نہیں ہوتا۔ آقا ﷺ بھی کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔

روزانہ گزرتے رہے۔ ایک دن گئے، گندگی نہیں آئی۔ دوسرا دن آیا، گندگی نہیں آئی۔ تیسرا دن آیا، گندگی نہیں آئی۔ آمنہ کے لعل نے سوال کیا، وہ کافرہ کہاں گئی؟ جو روزانہ گندگی پھینکا کرتی تھی۔

صحابہؓ نے جواباً عرض کیا آقا ﷺ! تین دن سے بخار ہے، اس لئے وہ گندگی پھینکنے کے لئے نہیں آسکی۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر دستک دی، اس کافرہ کے گھر تشریف لے گئے۔ سرہانے کھڑے ہوکر کائنات کا آخری پیغمبر، امام الاولین والاخرین، سرتاج الانبیاء جسے آدمؑ کا سرتاج کہئے، جسے موسیٰؑ کا سرتاج کہئے، جسے عیسیٰؑ کا سرتاج کہئے، جسے کائنات میں یکتائی ملی ہے، اس نے سرہانے کھڑے ہوکر الفاظ کہے ہیں، امی جان کیا حال ہے؟

کیا اخلاق کا انداز تھا؟ کیا نبی ﷺ کے انداز تھے؟ امی جان کیا حال ہے؟ بوڑھیا آنکھیں کھولتی ہے۔ کافرہ نے دیکھنا شروع کردیا اور سوال کرتی ہے محمد اور میرے لئے امی؟ آقا دوعالم ﷺ نے جواب میں فرمایا تیرا اپنا کرتوت ہے۔ میرا اپنا کردار ہے۔ میرا اپنا کریکٹر ہے۔ میری اپنی سیرت ہے۔ تیرے اپنے اخلاق، میرا اپنا اخلاق ہے۔ تیرا اپنا عقیدہ ہے، میرا اپنا عقیدہ ہے۔

نبوت یہ کہہ کر بیمار پرسی کرکے جانا چاہتی ہے۔ اب ویسے کیسے چلی جائے۔ بوڑھیا تڑپ گئی۔ تڑپ کر عرض کرتی ہے محمد ﷺ! مجھے جہنم رسید کرکے جارہے ہو؟

..... اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ.....

یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاہدا..... میں نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ جس کی آپ گواہی دیتے جائیں گے، اس گواہی کو ماننا لازمی اور ضروری ہوگا۔

آپ نے شہادت دی ہے۔ کافرہ تکلیف تو دیتی تھی، آپ نے برداشت کیا اور بار بار گواہی دی۔ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔ آخر ایک دن آیا کہ اسی کافرہ نے مان لیا واقعی اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔

حضور ﷺ کا کامل ایمان:

آقا ﷺ سفر سے واپس لوٹتے ہیں۔ درخت کے نیچے آرام کرتے ہیں۔ لشکر پڑاؤ کر رہا ہے۔ مختلف لشکر کے سپاہی متعدد درختوں کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔

آمنہ کا لعل بھی ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا ہے۔ کافر کو موقع ملا۔ تلوار اُتار لی۔ چاہتا یہ ہے کہ آج محمد ﷺ کا سر لے لوں۔ چاہتا یہ ہے کہ آج نبی ﷺ کا سر قلم کر لیا جائے۔ چاہتا یہ ہے کہ مسلمانوں کے امام کا، مسلمانوں کے مقتداء کا، مسلمانوں کے رہنما کا، مسلمانوں کے قائد کا سر قلم کر دیا جائے۔ سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے۔ اس نے تلوار اُتاری ہے۔ وہ وار کرنا چاہتا ہے۔ نبوت کی آنکھ کھل گئی۔ آقا ﷺ کھڑے ہو گئے۔ کافر کہتا ہے محمد (ﷺ)! بتلاؤ اب تمہیں میرے وار سے کون بچائے گا؟

قربان آمنہ کے لعل تیری اس نطق پر جس سے لفظ ''اللہ'' نکلا۔ کافر کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ نبوت نے اُٹھائی۔ پوچھا اب بتاؤ تمہیں میرے وار سے کون بچائے گا؟

کافر دست بستہ عرض کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ محمد ﷺ! تیرے وار سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ نبوت نے تلوار پھینک دی۔ اعلان کیا:

..... لا تثریب علیکم الیوم جاؤ معاف کیا۔

محمد ﷺ کے اس کردار نے اس بات پر گواہی دی کہ جس کو یہ رب کہتا ہے، واقعی وہ رب ہے جس کو یہ معبود کہتا ہے۔ واقعی وہ معبود ہے۔ جس کو یہ الٰہ کہتا ہے، واقعی وہ الٰہ ہے۔ یہ بات سمجھ آئی تو یقیناً اسی جگہ تڑپ گیا۔ کہتا ہے:

..... اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ.....

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اخلاق سے، اپنے کردار سے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے..... انا ارسلنک شاہدا..... میرے لاڈلے محبوب! میں نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ اے نبی ﷺ! میں نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ کیسے شہادت دی ہے، اپنے اخلاق سے شہادت دی ہے، اپنے کردار سے شہادت دی ہے۔

گواہی الوہیت کیلئے سفرِ طائف:

شہادت کا ایک اور مقام آ گیا ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ایک کٹھن مرحلہ بھی آ گیا ہے۔ پیغمبر ﷺ طائف میں گئے۔ رب ذو الجلال کی کبریائی لے کر گئے۔ رب ذوالجلال کی وحدت لے کر گئے۔ خلاق عالم کی الوہیت کا پیغام لیکر گئے۔ بیان کیا۔ مشرکین کی ناپاک نسل پیغمبر ﷺ کے پیچھے لگ گئی۔ مشرکین کی ناپاک ذریت نے پیغمبر ﷺ کو ستانا شروع کیا۔ پتھروں کی بارش برسنے لگی۔

ام المؤمنین، سراپا عفت و حیاء، صدیقہ کائنات، صدیقہ بنت صدیق ام المؤمنین عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آقا ﷺ سے پوچھا ساری زندگی میں آپ

پر سب سے زیادہ سخت ترین دن کون سے آئے؟ آپ پر سب سے زیادہ ظلم کس دن ہوا؟ آپ پر سب سے زیادہ ستم کس دن ہوا؟ نبوت نے بیان کیا عائشہؓ! طائف کا دن سب سے سخت ترین دن تھا۔ اس سے زیادہ سختی مجھ پر نہیں ہوئی۔

آقا ﷺ! کیسے سختی ہوتی تھی؟ نبوت بیان کرتی ہے۔ پیغمبر ﷺ تڑپ کر بیان کرتا ہے۔ نطق بیان کرتی ہے پیغمبر ﷺ کی، جس پر جبرائیل وحی لایا کرتے تھے۔

عائشہؓ! میں نے اللہ کی کبریائی بیان کی۔ لوگوں نے مجھے پتھر مارے۔ میں پتھروں کی بارش میں تھک کر بیٹھ جاتا۔ پھر میری بغلوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا کرتے، میں چار قدم چلتا اور پھر پتھراؤ ہوتا۔ پھر تھک کر بیٹھ جاتا۔ پھر بغلوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا کرتے۔ پھر چلنا چاہتا ہوں، پھر پتھر برستے ہیں۔ پھر تھک کر بیٹھ جاتا ہوں۔ اسی عالم میں، میں چلتا رہا، پتھر برستے رہے۔ جسم لہو سے تر ہو گیا۔ نعلین لہو سے تر ہو گئے۔

نبوت اسی حالت میں یہ کہتی جا رہی ہے کہ.....

اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں

اللہ کے سوا حاجت روا کوئی نہیں

اللہ کے سوا مشکل کشا، کوئی نہیں

اللہ کے سوا نفع و نقصان کا مالک کوئی نہیں

اللہ کے سوا سجدے کے لائق کوئی نہیں

اللہ کے سوا حاضر ناظر کوئی نہیں

اللہ کے سوا علیٰ کل شئ قدیر کوئی نہیں

اللہ کے سوا اس کائنات کو پیدا کرنے والا کوئی نہیں

نبوت پتھر بھی کھاتی ہے۔ یہ گواہی بھی دیتی چلی جا رہی ہے۔

کفر مارتا جا رہا ہے۔ پیغمبر شہادت دیتا جا رہا ہے کہ اللہ کے سوا معبود کوئی

نہیں۔ اسی عالم میں جبرائیل تڑپ کر آ گئے، آ کر عرض کرتے ہیں آقا ﷺ! اجازت فرمائیں، طائف کی دونوں پہاڑیوں کو ملا کر اس ناپاک نسل کو یوں پیس دیا جائے جیسے چکی میں دانہ پیس دیا جاتا ہے۔ اجازت ہوگی؟

امام الانبیاء تیرے حکم پر قربان جاؤں۔ امام الانبیاء تیری شفقت پر قربان جاؤں۔ آقا دو عالم تیری مہربانی پر قربان جاؤں، تیری رحمۃ اللعالمینی پر قربان جاؤں۔

نبوت فرماتی ہے کہ.....

اگر یہ مجھے جان جاتے، پتھر نہ مارتے

اگر پہچان جاتے، گالیاں نہ دیتے

اگر میری حقیقت معلوم کر لیتے، تبرا بازی نہ کرتے

اگر جان جاتے اعتراض نہ کرتے:

سرِ راہ کہتا جاؤں۔ چلتے ہوئے کہتا جاؤں۔ اگر جان لیتے تبرا نہ ہوتا۔ جان لیتے تو اہل حق پر کفر کے فتوے نہ لگتے۔ اگر جان لیتے علماء دیوبند کو کہ وہ کیا ہیں؟ تو یقیناً تبرا بازی گلی گلی نہ ہوتی۔ کوچہ کوچہ نہ ہوتی۔ انہیں جانا ہی نہیں ہے کہ علماء دیوبند چیز کیا ہیں۔ انہوں نے جانا ہی نہیں ہے کہ اس صدی میں اور اس سے پہلے صدی میں جس نے سنت کو گلی گلی پہنچایا، جس نے پیغمبر دو عالم ﷺ کے دین کو زمین کے چپے چپے پھیلایا، جس نے اس کرہ ارض پر پیغمبر دو عالم ﷺ کے پروگرام کو بلا حیل و حجت پیش کیا، ہر طاقت سے ٹکرا کر پیش کیا، ہر ظلم کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر پیش کیا..... اور صرف اور صرف طبقہ چودھویں صدی میں مجھے وہ نظر آتا ہے جس قافلے کا سالار قاسم نانوتوی ہے، جن کا سربراہ رشید احمد گنگوہی ہے۔

اگر دنیا جان جاتی کہ یہ کون لوگ ہیں تو تبرا نہ ہوتا۔ لیکن کوئی جانے یا نہ جانے ایک حقیقت ہے کہ جو قیامت کے دن کھل کر سامنے آجائے گی۔

کہنا چاہتا ہوں، آرام کرنے کو کس کا دل نہیں کرتا۔ چین کی زندگی بسر کرنا کس کا جی نہیں چاہتا۔ کون نہیں چاہتا اسے عہدے مل جائیں۔ کون نہیں چاہتا اسے آرام مل جائے۔ کون نہیں چاہتا اسے دولت مل جائے۔ کیا علمائے دیوبند انسان نہیں تھے؟ ان کی بھی ضروریات تھیں۔ لیکن اندازہ لگائیں، جب ان سے پیغمبر ﷺ کی شہادت نے مطالبہ کیا، جس خالق کے پیغام کی گواہی کہ یہ پیغام سچا ہے۔ محمد ﷺ دینے کے لئے آئے تھے۔

جب اہل حق سے پیغمبر ﷺ کی اس گواہی نے مطالبہ کیا کہ جب میں پتھروں کی بارش میں گواہی دے گیا ہوں، اگر تم مجھے مانتے ہو، اگر تمہیں میری ردا اور چادر کی حیاء ہے تو مشکل ترین حالات میں بھی میرا پیغام پہنچایئے۔

میرے سامنے تاریخ ہند ہے۔ میرے سامنے تاریخ انڈیا ہے۔

علماء دیوبند کا سر خیل:

مجھے نظر آتے ہیں وہ حالات جب انگریز نے شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی کو، جس کی چودہ صدی بعد نسل خاتم الانبیاء سے جا کر ملتی ہے۔ جب اس کو اس بیان پر گرفتار کیا، کہ کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ انگریز کا تختہ اُلٹ دیا جائے تو قاسم نانوتوی کے اس روحانی بیٹے نے، محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے اس چشم و چراغ نے، خاتم الانبیاء کی اس نسل نے، محمد رسول اللہ ﷺ کے اس لہو نے گرج کر کراچی خالق دینہ ہال کے اندر کہا تھا، کہا کیا ہوتا ہے؟ کہتا ہوں، کہتا رہوں گا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام اور اس کا تختہ اُلٹ دینا ضروری ہے۔

انگریز جج کہتا ہے، اگر آپ اس جرم کا اقرار کرتے ہیں تو اس اقرار کے عوض میں سزائے موت سنائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر سزائے موت نہ سناؤں تو انڈین قانون کے مطابق گولی مجھے لگتی ہے۔

اس نے سزائے موت سنائی۔ دیوبند کا بچہ، اپنا کفن نکال کر کھڑا ہو گیا کہ اگر صدائے حق بلند کرنا اتنا بڑا جرم ہے تو اسے تختہ دار پر لٹکا دیا جائے۔

حسین احمد مدنی دیوبند سے کفن سر پر باندھ کر چلا ہے اور یہ فیصلہ کر کے میدان میں آیا ہے:

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا، اسے جینا نہیں آتا

دو طبقے:

جب کچھ لوگ جو انگریز کے گھوڑوں کے خرخرے کر رہے تھے۔ کچھ گدیاں جو جنرل ایڈواڑ کو سپاس نامے پیش کر رہی تھیں۔ ایک گدی آپ کے پشاور کے قریب ہے، میں نام نہیں لینا چاہتا۔ مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں نام لوں گا۔ حوالہ دوں گا، تحریر لاؤں گا اور تحریر بھی ایسی کہ جسے شرعی عدالت میں چیلنج کرنے کا حق ہوگا کہ.....

کون تھے وہ انگریز کے خرخرے کرنے والے؟

کون تھے وہ جنہوں نے جنرل ایڈواڑ کو سپاس نامے پیش کئے؟

کون تھے وہ جنہوں نے بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے گنبد پر گولیاں چلوائیں؟

کون تھے وہ جو امام ضامن باندھتے تھے؟

کون تھے وہ جنہوں نے شہداء اسلام کو ذلیل و رسوا کیا؟

کون تھے وہ جنہوں نے انگریز کی کاسہ لیسی کی؟

اور کون تھے وہ کہ جس نے دینہ ہال کراچی میں کہا تھا:

دنیا میں دو ہی تو ٹھکانے ہیں آزاد منش انسانوں کے

یا تخت جگہ آزادی کی یا تختہ مقام آزادی کا

ایک تاریخ ہے۔ اگر مجھے موقع ملا، زندگی نے اجازت دی، حالات نے اجازت دی، آپ نے وقت دیا تو میں ایک تاریخ بیان کروں گا۔ آپ کے اس پشاور میں اس تاریخ کے ذریعہ بتلاؤں گا کون کون سے وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے مذہبی غداری کی؟ کون سا وہ طبقہ تھا، جس نے انگریز کے خلاف جہاد لڑنے کو حرام قرار دیا؟ ایک نام غلام احمد قادیانی کا ہے۔ جس نے یہ کہا کہ میری آمد کے بعد جہاد حرام ہے۔

ایک طبقہ اور بھی ہے۔ جس نے کہا کہ اب موجودہ حالات میں جہاد جائز نہیں ہے۔ قادیانی کے عدم جہاد کے فتویٰ کو دنیا جانتی ہے۔

لیکن دوسرا طبقہ عشق رسول کے نعرے میں دب گیا۔ دوسرا طبقہ انگوٹھے چومنے کی زد میں دب گیا۔ دوسرا طبقہ جھوٹے پروپیگنڈے کی زد میں دب گیا۔ دوسرے طبقے نے اتنا پروپیگنڈا کیا کہ جس سے دنیا متاثر ہوئی کہ شاید یہ تو وفادار ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں پشاور کی تاریخ میں یہ تاریخ بھی اگل دوں کہ انگریز کے خلاف عدم جہاد کا فتویٰ دینے والے کون کون سے غدارانِ ملت تھے؟

اہل حق کی نشانی:

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ آپ اس بات پر ذرا توجہ کیجئے۔ میں نے موضوع کا رُخ تھوڑا سا اہل حق کی طرف کس لئے موڑا ہے؟ کس لئے موڑا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے خلاق عالم کی کبریائی کو بیان کرنے کا انداز بتلایا۔ کافر پتھر مارتا ہے، نبی

ﷺ دعا دے رہا ہے۔ اللہ! مجھے جانتے نہیں، جانتے تو پتھر نہ مارتے۔

اگر لوگ جان جاتے کہ علماء دیوبند کیا ہیں؟ بلکہ میں کہنا چاہوں گا کچھ طبقہ جانتا ہے۔ بلکہ کہنا چاہتا ہوں۔ علماء دیوبند کی ایک نشانی ہے۔ ایک علامت ہے۔ آپ کو کچھ لوگ وہ بھی ملیں گے کہ جو علماء دیوبند کے مدرسے میں ہوں گے۔ وہ بھی ملیں گے جو علماء دیوبند کی مسجد میں ہوں گے۔ وہ بھی ملیں گے کہ جن کی زبان پر علماء دیوبند، جن کی زبان پر علماء حق ہوگا۔

لیکن دیوبندیت کی ایک نشانی ہے..... اور وہ یہ ہے کہ ہر جبر کو للکارنا، ہر ستم کو للکارنا، ہر بربریت کو للکارنا!

لوگ کہتے ہیں کہ تم کسی حکومت سے سمجھوتہ بھی کرو گے۔ کچھ لوگ یہ بھی تبصرہ کرتے ہیں کہ ہمیشہ لڑتے رہو گے۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تم کبھی کمپرومائز بھی کرو گے؟ میں نے کہا کہ بالکل نہیں کریں گے۔ جب صدیقی دور لوٹے گا، ہم کمپرومائز کرلیں گے۔ جب فاروقی دور لوٹے گا، ہم کمپرومائز کرلیں گے۔ جب عثمانی دور لوٹے گا، ہم کمپرومائز کرلیں گے۔ جب علوی دور لوٹے گا، ہم کمپرومائز کرلیں گے۔

اگر عثمانی دور نہیں ہے، اگر علوی دور نہیں ہے، اگر صدیقی دور نہیں آیا، اگر اسلام نہیں آیا، ہم کمپرومائز نہیں کرسکتے۔ کیوں؟ ہماری لڑائی کی بنیاد اسلامی نظام ہے۔ اگر اسلام آ گیا، لڑائی مٹ جانا چاہئے۔ اگر اسلام نہیں آیا، لڑائی جاری رہنا چاہئے۔

اگر آپ کسی موڑ پر آ کر جبکہ اسلام بھی نہ آیا ہو، آپ لڑائی روک لیتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ جب تک آپ پہلے لڑتے رہے، اس میں آپ کے ذاتی مفادات تھے۔ آپ نے قوم مروائی۔

آپ نے چوکوں میں نوجوان خون کو موسم گرما کے بادلوں کی طرح بہایا۔ آپ نے دریاؤں کی طرح نوجوان خون کو بہایا۔ لاہور کی سڑکیں گواہ ہیں، بالاکوٹ کی وادیاں گواہ ہیں۔ پشاور کی سڑکیں گواہ ہیں۔ اسی طرح بڑے بڑے شہروں میں مختلف تحریکوں میں مٹنے والے جوان کا لہو گواہ ہے۔ اگر آپ نے آج بغیر کسی وجہ کے کمپرومائز کرنا تھا تو.....

آپ نے آدمی کیوں مروائے؟

آپ نے جیلیں کیوں کاٹیں؟

آپ نے پہلے مصیبتیں کیوں جھیلیں؟

اگر مصیبت جھیلنے کا واحد ذریعہ اور سبب یہ تھا کہ اسلام چاہئے تو آج کیا اسلام آ گیا؟ اگر آ گیا تو سمجھوتہ کیجئے۔ اگر نہیں آیا تو سابقہ لڑائی کی طرح آپ کو لڑنا ہوگا۔ چاہے آپ مٹ جائیں۔ چاہے آپ کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ چاہے آپ کا کلیجہ نکال کر چبا لیا جائے۔

اگر آپ دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو وہی سابقہ تاریخ دہرانا ہوگی۔ جو مولوی آج وہ تاریخ نہیں دہراتا، وہ دیوبندیت کا غدار ہے۔ وہ اسلام کا غدار ہے۔ وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ دیوبندیت کا چوغہ پہن کر آیا، اس کا اسلام سے، اس کا دیوبندیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

میں نے کہا کہ جس نے علمائے دیوبند کی تاریخ پڑھی ہے۔ جس نے علمائے اہل سنت کی تاریخ پڑھی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ طبقہ کون ہے۔ اسے معلوم ہے کہ نہ بکے گا، نہ جھکے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدمی رہ جائے لیکن فقط نظر وہی رکھتا ہو کہ جو شیخ الہند کا تھا، وہ دیوبندی ہے۔ چاہے اس کے ساتھ کوئی آدمی نہ ہو۔ میں اس کے قدم چوموں

گا کہ اس نے اکابرین کی لاج رکھی ہے۔

ابوجہل کا بیٹا دامنِ اسلام میں:

نہ ہو آدمی تو کیا ہوا؟ میں عرض کر رہا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے مار کھائی۔ پتھر کھائے۔ لہو سے نعلین تر ہو گئے۔ جسد اقدس لہو سے لت پت ہو گیا۔ لیکن خاتم الانبیاء کی زبان وحی ترجمان پر الفاظ آئے:

..... اللھم اہد قومی فانھم لا یعلمون.....

اللہ! اس قوم کو تباہ نہ کر۔ اس قوم کو ہدایت دے۔ کیوں؟ یہ نہ سہی، اس کے خاندان سے، کوئی تیری کبریائی کا علم لے کر کھڑا ہو جائے گا۔

نبوت کی زبان سے الفاظ تو نکل گئے۔ خلاق عالم نے ان الفاظ کو قبول کر لیا۔ وقت آیا۔ اسی قوم کا فرد، اسی خاندان کا فرد، حتی کہ دشمنِ پیغمبر ابوجہل کا بیٹا عکرمہ، یہ بھاگتا ہے، شہر چھوڑتا ہے۔

علامہ روح المعانی لکھتے ہیں۔ شہر چھوڑ کر جا رہا ہے۔ کشتی میں سوار ہوا۔ کیوں بھاگتے ہو؟ محمد (ﷺ) نے مکہ فتح کر لیا ہے۔ غلبہ پا لیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ مجھے جبراً بیعت کرنی پڑ جائے۔ میرا باپ دشمن تھا۔ میں اسی دشمنی پر رہنا چاہتا ہوں۔ میں باپ دادا کا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ کشتی میں سوار ہوا۔ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ کشتی ڈانواں ڈول ہو گئی۔ کشتی کو غرق ہونے کے خطرات لاحق ہو گئے۔ ہوا تیز تھی کہ شاید کہ پار نہ جا سکے۔

ملاح کہنے لگ گئے آسمانوں کے رب کو پکارو۔ سواریاں کہنے لگ گئیں آسمانوں کے رب کو پکارو۔

ابوجہل کا بیٹا کہتا ہے۔ عکرمہ کہتا ہے۔ کیا تم محمد (ﷺ) کے ساتھی ہو؟

ملاح کانوں کو ہاتھ لگ گئے۔ سواریاں کانوں کو ہاتھ لگانے لگ گئیں۔ کیوں؟ وہ محمد (ﷺ) کے دشمن تھے۔ وہ رسول کے باغی تھے۔ انہوں نے کہا توبہ توبہ! ہم کیسے ان کے ساتھی ہو سکتے ہیں۔ پھر تم پیغام تو وہی پیش کر رہے ہو، جو آمنہ کا لعل کہتا ہے۔ تم پروگرام تو وہی دیتے ہو کہ جو محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش کیا ہے۔ تم بات تو وہی کر رہے ہو، جو وہ کرتے ہیں۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں اور تم بھی وہی بات کہہ رہے ہو کہ آسمانوں کے رب کو پکارو۔ کیا لات کشتی کو کنارے نہیں لگا سکتا؟ کیا عزیٰ کشتی کو کنارے نہیں لگا سکتا؟ وجہ تو بتایئے؟

انہوں نے کہا کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ سوائے آسمانوں کے رب کے اور یہ کام نہیں کر سکتا۔

عکرمہ کے بات ذہن میں آ گئی۔ خالق جب چاہے کسی کا دل موڑ دے، خالق جب چاہے کسی کے دماغ کو پلٹ دے۔ بات نہیں سمجھ آئی تھی تو پیغمبر ﷺ کی زبان سے سمجھ نہ آئی، سمجھ آئی اور خالق نے دل کھول دیا۔ دل کی کائنات بدل دی تو ملاحوں کی زبان سے بات سمجھ آ گئی۔

کہنے لگا واپس کر دیجئے۔ میں آگے نہیں جانا چاہتا۔ یہی بات تو آمنہ کا لعل کہتا ہے۔ میں اس کا نوکر کیوں نہ بن جاؤں۔ ابوجہل کا بیٹا واپس آتا ہے۔ نبوت کے قدموں میں آیا۔ پیغمبر ﷺ کی خدمت میں آیا۔ کلمہ پڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کا صحابی بنا۔ آج پوری کائنات کے مسلمانوں کا سربراہ ہے۔

نبی ﷺ کے نعلین لہو سے تر تھے۔ آقا دعا کر رہے تھے:

..... اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

اللہ! اس قوم کو ہدایت، یہ میرا مرتبہ نہیں جانتی۔ اسے راہِ راست پر لا۔ اگر پہچان جاتے، مارتے کیوں؟ اگر جان جاتے، تکلیف کیوں دیتے؟ اگر انہیں میرا

مرتبہ معلوم ہو جاتا، ایذاء کیوں پہنچاتے؟ میں چاہتا ہوں، انہیں ہدایت نصیب فرمادے۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں نبوت نے اپنا جسم لہولہان کرا کر بھی گواہی دی کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔ اپنے نعلین لہو سے تر کرا کر بھی گواہی دی اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔ اپنا وجود پتھروں سے چھلنے کرا کر بھی گواہی دی کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔ کیوں؟

..... انا ارسلنک شاہدا.....

میرے لاڈلے محبوب! میں نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

جب حضور ﷺ کا حسن دیکھا:

لاہور موچی دروازے میں خطیب ایشیا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جسے تاریخ نے امیر شریعت لکھا، وہ گرجتے بولتا ہے۔ کہتا ہے کہ

جب میں محمد ﷺ کی زلف دیکھتا ہوں
جب میں محمد ﷺ کے رُخسار دیکھتا ہوں
جب میں محمد ﷺ کی نطق دیکھتا ہوں
جب میں محمد ﷺ کی نظر دیکھتا ہوں
جب میں محمد ﷺ آنکھ دیکھتا ہوں
جب میں محمد ﷺ کے پاؤں دیکھتا ہوں
جب میں آقا ﷺ کا جسد دیکھتا ہوں
جب میں آقا ﷺ کے پسینے کی خوشبو دیکھتا ہوں
جب میں آقا دو عالم ﷺ کے لعاب کی فضیلت دیکھتا ہوں

جب میں آقا دو عالم ﷺ کے لعاب دہن کا لطف اُٹھاتا ہوں، جو احادیث کی کتب میں موجود ہے تو میرا دل چاہتا ہے عطاء اللہ! اس سے زیادہ حسن و جمال والا کون ہوگا؟

- ☐ ..... اس جیسی زلف کہیں نظر نہیں آتی
- ☐ ..... اس جیسی آنکھ کہیں نظر نہیں آتی
- ☐ ..... اس جیسا چہرہ کہیں نظر نہیں آتا
- ☐ ..... اس جیسے رُخسار کہیں نظر نہیں آتے
- ☐ ..... اس جیسا حسن کہیں نظر نہیں آتا
- ☐ ..... اس جیسا جمال کہیں نظر نہیں آتا
- ☐ ..... اس جیسے ہاتھ کہیں نظر نہیں آتے
- ☐ ..... اس جیسی روشنی کہیں نظر نہیں آتی
- ☐ ..... اس جیسی رعنائی کہیں نظر نہیں آتی
- ☐ ..... اس جیسا چلنا کہیں نظر نہیں آتا

..... یہ تو معبود ہونا چاہئے .....

"..... اس کی عبادت کیوں نہیں کرتے ہو؟ ....."

لاہور کا موچی دروازہ، ہزاروں کی تعداد میں مجمع، بخاری بولنے والا، سناٹا چھا گیا، دنیا ششدر رہ گئی، انگشت بدنداں رہ گئے۔ دیوبند کا فرزند اور محمد رسول اللہ ﷺ کو معبود کہہ رہا ہے۔ یہ کہتا کیا ہے؟ چند لمحات تو سکوت طاری رہا۔ بخاری بات سمجھانے کا بادشاہ تھا۔ زلفوں کو پلٹا دیتے ہوئے اعلان کرتا ہے لوگو!

..... جب میں نے .....

محمد ﷺ کی زلف پر نظر کی، وہ یکتائی پیش کر رہی تھی

آقا ﷺ کے رخسار دیکھے، یکتائی پیش کر رہے تھے
آقا ﷺ کی نطق دیکھی، یکتائی پیش کر رہی تھی
پیغمبر ﷺ کا چلنا دیکھا، یکتائی پیش کر رہا تھا

لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ آمنہ کا یہی لعل، کائنات کی یہی یکتا شخصیت، آپ کا سرگرم زمین پر ہے، کہتی ہے:

..... سبحان ربی الاعلیٰ

تو عطاء اللہ سمجھ گیا کہ .....

- ☐ ..... رب تو وہی ہے، جس کو محمد ﷺ رب کہتا ہے
- ☐ ..... معبود تو وہی ہے، جس کے سامنے محمد ﷺ جھکتا ہے
- ☐ ..... معبود تو وہی ہے جس کو محمد ﷺ رب اعلیٰ کہتا ہے
- ☐ ..... معبود تو وہی ہے، جس کے سامنے محمد ﷺ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے
- ☐ ..... معبود تو وہی ہے جس کے سامنے محمد ﷺ رکوع کر رہا ہے

معبود تو وہی ہے جس کو محمد ﷺ پکارتا ہے:

..... اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون.....

معبود تو وہی ہے، جس کو محمد ﷺ غاروں میں بیٹھ کر پکارتا ہے
معبود تو وہی ہے، جس کو محمد ﷺ صحراؤں میں پکارتا ہے
معبود تو وہی ہے، جس کو محمد ﷺ دریاؤں میں پکارتا ہے
معبود تو وہی ہے، جس کو محمد ﷺ نے بدر میں آواز دی
معبود تو وہی ہے، جس کو محمد ﷺ نے اُحد میں آواز دی
معبود تو وہی ہے، جس کے لئے خلاق عالم کا یہ آخری پیغمبر ﷺ پیغام لے کر آیا:

یا یھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم

اس کو معبود ماننا چاہئے۔ کیوں؟ یہ سراپا شہادت شخصیت جس کو خالق کہتا ہے کہ تم گواہ ہو۔ اس نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا معبود کوئی نہیں اور اس کی گواہی کا انکار کفر ہے.....

اس کی گواہی کے انکار کے بعد جہنم ہے

اس کی گواہی کے انکار کے بعد قہرِ خدا ہے

اس کی گواہی کے انکار کے بعد عذابِ خدا ہے

لہٰذا مان جاؤ کہ اس کے سوا معبود کوئی نہیں۔ کیوں؟ .....

انا ارسلنٰک شاہدا..... گواہ جو گواہی دے رہا ہو کہ اس کے سوا الٰہ کوئی نہیں۔

غلط ترجمہ:

یایھا النبی انا ارسلنٰک شاہدا .....میرے پیغمبر! اے میرے نبی ﷺ! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

سرِ راہ بات کہتا جاؤں۔ شاید ذہن میں اُتر جائے۔ پاکستان میں ایک ترجمہ چھپا ہے۔ آج سے کچھ مدت پہلے متحدہ ہندوستان میں چھپا تھا۔ بڑی مدت کے بعد پھر پاکستان میں چھپا۔ اس میں اس آیت کا ترجمہ کیا گیا:

﴿ انا ارسلنٰک شاہدا ﴾

ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر..... یہ ترجمہ کیا گیا۔

میرا دعویٰ یہ ہے کہ یہ ترجمہ قرآن کی تحریف ہے۔ صرف اتنا ہی دعویٰ نہیں، بلکہ یہ دعویٰ بھی ہے کہ یہ ترجمہ پیغمبر ﷺ کی توہین ہے۔ یہ ترجمہ پیغمبر ﷺ کی تنقیص ہے۔ یہ ترجمہ پیغمبر ﷺ کی ہتک ہے۔ کیوں؟

مطلقاً حاضر ناظر یہ کوئی مقام نہیں رکھتا۔ مطلقاً حاضر ناظر کا لفظ، یہ کوئی صفت نہیں ہے۔ مطلقاً حاضر ناظر یہ کوئی کمال نہیں ہے۔ مطلقاً حاضر ناظر کا لفظ بولنا، یہ کوئی بہت بڑا مرتبہ نہیں ہے۔ کیوں؟ یا تو ساتھ لفظ لگتا کہ ہم نے آپ کو بھیجا ہر جگہ حاضر ناظر بنا کر، پھر تو ایک بات بھی تھی کہ گویا یہ کمال ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے کہ ہر جگہ حاضر ناظر بنا کر بھیجا ہے۔ یہ شان ہے۔ یہ صفت ہے۔ یہ ایک درجہ ہے۔ یہ ایک کمال ہے۔ لیکن ترجمہ میں لفظ ہر جگہ نہیں۔ ترجمہ میں لفظ ہے کہ ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر۔

اور دوسری جگہ اسی مترجم کا ایک مقلد سعید احمد کاظمی لکھتا ہے کہ حاضر کا معنی ہوتا ہے موجود۔ ناظر کا معنی ہوتا ہے دیکھنے والا۔ اور ساتھ ہی یہ کہتا ہے کہ یوں تو ہر آدمی حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے۔ اور واقعی بات صحیح ہے۔ ناظر کا معنی دیکھنے والا، حاضر کا معنی موجود۔ جس کی دو آنکھیں ہیں، وہ ناظر ہے۔ جس کسی جگہ بیٹھا ہے یا کھڑا ہے وہ حاضر بھی ہے۔ یا تو ساتھ لفظ لگتا ہر جگہ حاضر ناظر۔ لیکن جب یہ نہ لگا، مطلقاً حاضر ناظر کہا گیا تو یہ عام صفت ہے۔

گویا کہ پیغمبر ﷺ کے مقام مدح میں یہ کہنا کہ ہم نے آپ کو حاضر ناظر بنا کر بھیجا ہے، کیا معنی؟

یعنی آپ کو آنکھیں بھی دی ہیں۔ آپ موجود بھی ہیں۔ یہ کون سا اعلیٰ کمال ہے کہ جو دنیا میں کسی میں پایا نہیں جاتا۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ترجمہ پیغمبر ﷺ کی ہتک ہے۔ یہ ترجمہ پیغمبر ﷺ کی توہین ہے۔ اس ترجمہ میں پیغمبر ﷺ کی تنقیص کی گئی ہے.....

دو آنکھیں ملنا؟ ہر ایک کو ملی ہیں
دو قدم ملنا؟ ہر ایک کو ملے ہیں

دو ہاتھ ملنا؟ ہر ایک کو ملے ہیں

یہ تو مقامِ مدح ہے۔ جہاں خالق اپنے پیغمبر ﷺ کی خصوصی صفات کا تذکرہ کر رہا ہے ..... انا ارسلنٰک شاہدا ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

حضور ﷺ اور دیگر انبیاء کی گواہی:

اب سوال پیدا ہوگا کہ حضرت آدمؑ نے بھی تو گواہی دی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے بھی تو گواہی دی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے بھی تو گواہی دی ہے کہ اللہ ایک ہے۔

پھر بھی تو مقامِ مدح نہ رہا۔ گواہی وہ بھی دے گئے۔ گواہی محمد ﷺ نے بھی دی ہے تو میرا معنی کیا ہوا؟ یا جو مفسرین نے کیا ہے، یہ کیسے صادق آئے گا کہ یہ کوئی مقام خاص ہے یا مقام مدح ہے۔

..... میں بتلانا چاہتا ہوں کہ .....

آدمؑ نے مخصوص علاقے میں گواہی دی

نوحؑ نے مخصوص علاقے میں گواہی دی

عیسیٰؑ نے مخصوص علاقے میں گواہی دی

کلیم اللہؑ نے مخصوص علاقے میں گواہی دی

..... یہ وہ گواہ ہے کہ .....

جس نے زمین پر گواہی دی

جس نے آسمان پر گواہی دی

جس نے جنت میں گواہی دی

جس نے ذرے ذرے پر گواہی دی

جس نے صحراؤں میں گواہی دی

جس نے دریاؤں میں گواہی دی

جس نے مکہ میں گواہی دی

جس نے بدر میں گواہی دی

جس نے اُحد میں گواہی دی

جس نے طائف میں گواہی دی

مار کھا کر گواہی دی کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں۔ اس کی شہادت میں وسعت ہے۔ یہاں ہر ایک کیلئے گواہ بن کر آئے۔

لوگو! اللہ ایک ہے۔ اگر میری گواہی نہیں مانو گے، جہنمی ہو جاؤ گے۔ کسی خاص علاقے کو نہیں کہا۔ کسی ایک خاص قوم کو نہیں کہا۔ بلکہ پورے عالمین کے لئے یہ پیغمبر ﷺ گواہ بن کر آیا۔ کیونکہ اس کی شہادت میں وسعت تھی۔ اس لئے مقامِ مدح میں خالق نے اعلان کیا:

..... انا ارسلنٰک شاہدا.....

ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

میں نے آج تمہید باندھی ہے۔ کل کے لئے آپ کو تیار کیا ہے۔

جو مان گئے اور جو منکر رہے:

عرض یہ کر رہا تھا:

﴿ یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاہدا ﴾

میرے لاڈلے محبوب! اے میرے لاڈلے پیغمبر ﷺ! میں نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا الٰہ کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا سجدے کے لائق کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا حاجت روا کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا مشکل کشا، کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا مختار کل کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ کے سوا عالم الغیب کوئی نہیں
- ☐ ..... کس بات کا گواہ؟ ..... اللہ ہی سجدوں کے لائق ہے

اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اس کے لئے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ جو آپ کی گواہی مان لے گا، جنت میں جائے گا۔ جو گواہی مسترد کر دے گا، جہنم میں جائے گا۔

جس نے مان لیا وہ کیا بنتا گیا، جس نے نہیں مانا وہ کیا بنتا گیا.....

اناارسلنک شاہدا..... آپ گواہ ہیں۔ جس نے آپ کی گواہی مانی، وہ کون بنا۔ جس نے نہیں مانی، وہ کیا بنا۔

نہیں مانا ابولہب نے، جہنمی ہوا۔

نہیں مانا ابوجہل نے، ناری ہوا۔

نہیں مانا عتبہ شیبہ نے، جہنمی ہوئے۔

جو مانتا گیا، وہ کیا بنا۔ جس نے مان لیا، آپ کی گواہی کو مان لیا، آپ کی شہادت کو مان لیا، قرآن ان کے خطبے پڑھتا ہے۔

قرآن ان کے گن گاتا ہے۔ کن لفظوں میں؟ قرآن نے ان ماننے والوں

کے لئے کہا:

..... اولئک هم المؤمنون حقا

قرآن نے ماننے والوں کے لئے کہا:

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینه

فی قلوبکم وکره الیکم الکفر

والفسوق والعصیان اولئک هم الراشد

ون x

قرآن نے ماننے والوں کے لئے کہا اور واضح لفظوں میں کہا:

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ

یبایعونک تحت الشجرة

فعلم مافی قلوبهم فانزل

السکینة

قرآن نے ماننے والوں کے لئے اعلان کیا:

..... اولئک هم المفلحون

قرآن نے ماننے والوں کے لئے اعلان کیا:

اذا جاء نصر اللہ والفتح x ورایت

الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا x

قرآن نے ماننے والوں کے لئے اعلان کیا:

..... فان آمنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا

قرآن نے اعلان کیا:

..... امنوا کما امن الناس.....

قرآن نے ماننے والوں کے لئے اعلان کیا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا ڮ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ
اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ
شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي
سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ ۭ

جو مانتے گئے، قرآن ان کے گُن گاتا گیا
جو مانتے گئے، قرآن ان کی منقبت پیش کرتا گیا
جو مانتے گئے، قرآن ان کو جنتی بتلاتا گیا
جو مانتے گئے، قرآن ان کو مقتدا بناتا گیا
جو مانتے گئے، قرآن ان کو راہنما بناتا گیا
جو مانتے گئے، قرآن ان کی مدح کرتا گیا
جو مانتے گئے، قرآن ان کی تعریف کرتا گیا

.....جنہوں نے نہیں مانا، ان کے لئے جہنمی ہونے کا اعلان کرتا گیا.....

کیا معنی؟ کہ جنہوں نے آپ کو گواہ سچا مان لیا، وہ رہبر بن گئے۔ جنہوں نے نہیں مانا، وہ جہنمی بن گئے۔ اس لئے بن گئے..... یا یھا النبی انا ارسلنک شاہدا..... میرے نبی ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

ان شاء اللہ جو آیات میں نے بغیر ترجمہ کے پڑھ دی ہیں کہ کون مانتا گیا، کیا بنتا گیا۔ اس کو درجہ کیا ملتا گیا۔ ان آیات کی روشنی میں پیغمبر دو عالم ﷺ کی سیرت کو، آپ کے کردار کو، آپ کے کریکٹر کو، آپ کے حسن کو، آپ کے جمال کو، آپ کے جہاد کو، آپ کی شجاعت کو، آپ کی تہجد کو، آپ کی صلوٰۃ کو، آپ کی اشراق کو، آپ کی نظر کو، آپ کے معجزات کو۔ آپ کے دیگر کمالات کو کل کے جلسے میں حسبِ استطاعت بیان کروں گا۔ دعا کریں اللہ سچ کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و
نستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ و
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ
ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان
محمداً عبدہ و رسولہ
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم x بسم
اللہ الرحمٰن الرحیم x ہوالذی ارسل
رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی
الدین کلہ
صدق اللہ و صدق رسولہ النبی
الکریم x

تمہید:

صدر جلسہ، معزز علماء کرام، صدا حترام کے قابل سامعین!

آج کے اجلاس کی غرض امام الانبیاء، امام الرسل، سلطان الانبیاء، خاتم النبیین، سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی قدر کو ہدیہ عقیدت پیش کرنا ہے۔ ربیع الاول کی مناسبت سے میں نے جو گزارشات ملک کے دیگر بعض حصوں میں پیش کی ہیں۔ ان میں سے کچھ گزارشات کا کچھ حصہ آج کی اس تقریب میں بیان کرنا اپنے خیال کے مطابق ضروری سمجھتا ہوں۔

میری معلومات کے مطابق ربیع الاول کے ماہ مبارک میں آپ کے شہر کا یہ پہلا اجلاس ہے۔ اس لئے ہی زیادہ ضروری خیال کیا کہ میں وہ چند گزارشات بہر حال عرض کروں کہ جن کا براہ راست تعلق اسی مبارک ماہ سے ہو۔

دو ذہن کام کر رہے ہیں:

ہمارے موجودہ ماحول اور معاشرہ میں دو ذہن عموماً کام کر رہے ہیں۔ ایک ذہن میلاد النبی ﷺ کے نام سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور ایک ذہن سیرت النبی ﷺ کے نام سے اپنے پروگرام کی اشاعت کر رہا ہے۔

اور اب یہ دونوں ذہن ایک دوسرے سے خاصے دور جا چکے ہیں۔ حتّٰی کہ نوعیت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ آپ کے ملک میں یہ مطالبہ بذریعہ قرارداد شروع ہو گیا ہے کہ سرکاری تقریبات ہیں یا غیر سرکاری تقریبات، ملک میں جہاں کہیں بھی سیرت النبی ﷺ کے نام سے جلسے یا تقاریب کا انعقاد ہو رہا ہے، اس کو بند کیا جائے، میلاد النبی ﷺ کے نام سے تقاریب کا انعقاد ہونا چاہیے۔ یہ مطالبہ بذریعہ قرارداد شروع ہو گیا ہے۔ میں آگے چل کر اس کی وضاحت کروں گا کہ یہ مطالبہ کس نے کیا؟ کب کیا؟ اور انہیں یہ مطالبہ پیش کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

افسوس ناک اور صد افسوس ناک پہلو اس کا یہ ہے کہ اسلامی سلطنت ہو،

مسلمان حکومت ہو، رعایا میں کثیر تعداد مسلم قوم کی ہو اور اس کثیر تعداد میں مسلمانوں کی واضح اکثریت میں کوئی شخص بڑی ڈھٹائی کے ساتھ بذریعہ اخبار قرار داد پیش کرے کہ سیرت النبی ﷺ کے نام سے تقریب منعقد نہ کی جائے۔ میلاد النبی ﷺ کے نام سے منعقد کی جائے اور ایسے لوگوں کا نوٹس نہ لیا جائے اس لئے کہ یہ فرقہ واریت کو جنم دے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ذہن کے ساتھ خاموشی اختیار کر لینا گویا اپنی قبر و آخرت کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔

حق کہنے کی دعا فرمادیں:

آپ بھی یقیناً اس بات کو محسوس کر رہے ہوں گے کہ سیرت النبی ﷺ کو بند کرانے کی سازش یا اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کیوں ہوئی؟ اور ایسے لوگوں کو یہ موقع کیسے مل گیا؟ میں اس کو قدرے آگے چل کر تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ دعا کیجئے کہ حق جل مجدہ مجھے حق کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

دلائل پر مبنی گفتگو:

آپ کے شہر میں یا شہر کے گرد و نواح میں یا ملک کے کسی بھی حصہ میں جب بھی گفتگو کی ہے، الحمد للہ اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ گفتگو خالی از دلائل نہ ہو، کسی شخص یا فرد یا جماعت کے خلاف اگر آواز اٹھی ہے تو وہ آواز محض غصہ یا محض جذبات پر مبنی نہ ہو، بلکہ وہ آواز غم و غصہ کے اظہار کے ساتھ ساتھ مبنی بر حقیقت ہو۔ محض غصہ یا محض جذبات یا محض طعنہ زنی، یا بلا جواز الزامات، حقیقت کی دنیا میں کوئی وقعت اور ویلیو نہیں رکھتی ہے۔

بات وہی وزن دار ہوتی ہے۔ وہی بات ماحول اور معاشرے کی ذہن سازی کرتی ہے کہ جو حقیقت پر مبنی ہو۔ اگر اس میں حقائق نہیں تو وہ گفتگو معاشرے

میں کوئی انقلاب پیدا نہیں کر سکے گی اور اگر اس گفتگو پر اپنا یقین نہ ہو اور وہ محض دکھاوا ہو، تب بھی وہ گفتگو اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ کوشش بھی یہی ہے اور اب بھی یہی ہے کہ منبر و محراب کے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے وہی بات کہی جائے جو حقائق کی روشنی میں ہو، بے شک دشمن حقائق کو بھی تسلیم نہیں کرتا اور یہ بات بھی محض ہوائی نہیں۔ سیدہ آمنہ کے لخت جگر نے جو کچھ پیش کیا، وہ حقائق ہی حقائق تھے لیکن دشمن نے نہیں مانا۔

کفار حضور ﷺ کو جانتے تھے، پہچانتے تھے:

ربیع الاول کی ۹ تاریخ کو جنم لینے والے اس معصوم بچے نے جو کچھ کہا وہ خالی از دلائل نہیں تھا۔ لیکن دشمن دشمنی سے باز نہ آیا۔ الزام تراشی سے باز نہ آیا۔ بلکہ افسوس ناک بات یہ کہ کتاب ہدایت نے قرآن حکیم نے اس بات کا واضح اعلان کیا ہے کہ وہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور سچائی کو اس طرح پہچانتے تھے، جس طرح ان کو مختلف بچوں میں کھیلتا ہوا اپنا بچہ نظر آتا تھا کہ یہ میرا ہے..... **یعرفونہ کما یعرفون ابناء ہم** .....ایسے پہچانتے تھے نبی کو جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہوں۔ جیسے اپنے بچے کو پہچاننے میں انسان شک وشبہ میں نہیں پڑتا۔ اسی طرح انہیں کوئی شک نہیں تھا محمد ﷺ کی رسالت میں، لیکن پھر بھی نہیں مانے۔

نہ ماننے کا ایک انداز:

بلکہ یہ تو معروف روایت ہے کہ جو آقا ﷺ کے فضائل میں بیان کی جاتی ہے کہ ابوجہل ہاتھ میں پتھر لے کر اس معصوم ذات کے سامنے آیا ہے اور کہتا یہ ہے کہ آپ بتلائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

نبوت کہتی ہے کہ میں بتلاؤں یا تیرے ہاتھ کی چیز بتلائے کہ میں کون ہوں؟

مشرکین کا رئیس اعظم، لات وعزیٰ کا ڈوڈی، ایلچی، کفر کا سرغنہ جواب میں

کہتا ہے کہ اگر میرے ہاتھ کے پتھر بتلائیں کہ تو کون ہے تو اس سے زیادہ وزنی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟

پیغمبر ﷺ نے چند لمحات توقف کیا، کافر کے ہاتھ کے پتھر اعلان کرنے لگ گئے:

..... اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ .....

ہاتھ کے پتھر پیغمبر ﷺ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔ لیکن ازلی بد بخت بلا تاخیر کہتا ہے کہ محمد ﷺ! تجھ سے بڑا جادوگر ماں نے نہیں جایا۔ معاذ اللہ نقل کفر کفر نا باشد۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دشمن تو حقائق کو بھی تسلیم نہیں کیا کرتا اور اگر حقائق نہ ہوں بات میں تو پھر تو نہ اپنا مانتا ہے نہ بیگانہ، لیکن اتنی توقع ضرور ہے کہ اگر گفتگو مبنی بر حقیقت ہو، تو دشمن پھر بھی نہیں مانے گا۔ لیکن اپنوں کو کم از کم مان لینا چاہیے اور ماننے کے بعد اس کے مطابق عملی زندگی گزارنی چاہیے۔

مولانا نعمانی مدظلہ اپنے انداز کی مؤثر ترین گفتگو فرما رہے تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ ذی فہم اور ذی عقل لوگ اگر سمجھنے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ حق و باطل کے درمیان امتیاز سمجھ نہ آئے، بہر حال ہمیشہ کوشش رہی ہے اور آج بھی کوشش یہی ہوگی، آئندہ بھی اللہ اسی کی توفیق بخشے کہ جو کچھ عرض کروں گا وہ مبنی بر حقیقت ہوگا۔

میری سختی کی بنیاد کیا ہے؟

آگے چلنے سے پہلے ایک بات کہتا جاؤں، میری تقاریر کے دوران بعض الفاظ بظاہر تلخ نظر آتے ہیں۔ لیکن میں اس میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ کوئی تلخ لفظ محض جذباتی نہ ہو، کوئی تلخ لفظ میری زبان پر ایسا نہ آئے کہ جو خلاف واقعہ ہو، کوئی لفظ ایسا

زبان پر نہ آئے جو حقیقت پر مبنی نہ ہو۔

مثلاً میں کسی شخص کو مرتد کہتا ہوں تو یہ مرتد کہنا محض غصہ نہ ہو بلکہ حقیقت پر مبنی ہو، تو یہ گالی نہیں ہوگا یہ دین ہوگا۔ کسی کو کافر کہتا ہوں اور وہ حقیقت پر مبنی ہے تو یہ گالی نہیں یہ ایمان ہوگا۔ کسی شخص کو منافق کہتا ہوں اور اس میں نفاق کی علامات موجود ہیں، حقائق موجود ہیں تو یہ گالی نہیں، یہ ایمان کا حصہ اور جزو ہوگا۔

اسی طرح کسی شخص کو کتا کہتا ہوں، بظاہر لفظ بڑا تلخ ہے، بڑا سنگین ہے۔ کچھ لوگ سننے والے کہیں گے مولوی نے گالی دی ہے۔ جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ جس نے قرآن وسنت کو پڑھا ہے، وہ گالی نہیں دیتا اور اگر دیتا ہے تو بہت بڑی زیادتی کرتا ہے۔

اگر میں کسی شخص کو کتا کہتا ہوں تو یہ اگر مبنی بر حقیقت ہوگا تو گالی نہیں ہے۔ اگر حقیقت پر مبنی نہیں ہوگا تو گالی شمار ہوگا۔

خالق ارض وسما نے گمراہ اور کافر لوگوں کی مثال دیتے ہوئے خود ارشاد فرمایا ہے:

..... مثلہم کمثل الکلب.....

ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کتے کی مثال ہے۔

اب کوئی قرآن کو پڑھنے والا، قرآن وسنت سے ناواقف یہ کہہ دے خدا نے گالیاں دی ہیں۔ کیا معاذ اللہ یہ گالی ہے؟ (نہیں)

جس کو خالق نے کہا ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کتے کی مثال ہے۔ یقیناً اس میں وصف یہ ہونگے، جو کتے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے یہ کہا گیا ہوگا۔

یا خالق ارض وسما نے گمراہ اور کافروں کی زندگی اور کرتوتوں کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ لوگ گمراہی اور ذلالت میں جانوروں سے بھی بدتر

ہیں.....

جانوروں میں سور بھی ہے
جانوروں میں گدھا بھی ہے
جانوروں میں کتا بھی ہے
جانوروں میں گیدڑ بھی ہے
جانوروں میں بھیڑیا بھی ہے

لیکن خالق نے یہ اعلان کیا ہے کہ جو لوگ قرآن وسنت کے باغی ہیں۔ پیغمبر کے دشمن ہیں۔ وہ جانوروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں۔

تو اب کوئی قرآن کو لے کر یہ کہہ دے کہ یہ کتاب تو گالیاں دیتی ہے۔ اس کتاب کا نازل کرنے والا تو معاذ اللہ گالیاں دیتا ہے۔ تو کیا یہ فقرہ درست ہوگا؟ (نہیں)

جو شخص یہ الفاظ کہے گا اس کا اپنا ایمان برباد ہو جائے گا یا نہیں؟ (ہوگا) کیوں؟ اگر خالق نے کسی کو جانوروں سے بدتر کہا ہے تو واقعی اس کے عقائد جانوروں سے بدتر تھے۔ اس کی خصلت اس کی عادات، وہ جانوروں سے بدتر تھیں تو اس کو کہا گیا ہے۔ یا اس کی عادات کتے کی طرح تھیں تو اس لیے .....مثلہم کمثل الکلب..... کہا گیا ہے ورنہ کبھی نہ کہا جاتا۔

آپ بیتی کا ایک واقعہ:

میرے محترم سامعین!

میں آپ کو اپنی آپ بیتی کا ایک مختصر سا واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ جو میرے اس موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔

ہمارے جھنگ میں ایک سرکاری رقبہ پڑا ہے ہندوؤں کا، اور اس کے ساتھ ہی ایک مسجد ہے عبید اللہ، اس کے ساتھ زمین پڑی ہے دو کنال اور کچھ مرلے۔ اس زمین کے بنیادی وارث آپ کے ملتان کے یہ پیر ہیں مولانا عبدالقدوس اور اس کے صاحبزادگان۔ جھنگ میں بھی ان کی پیری مریدی ہے اور یہ رقبہ ان کی ملکیت میں ہے۔ لیکن ان حضرات نے اس پر اپنا قبضہ نہیں کیا، مسجد کے نام رقبہ ہے اور وارث یہ ہیں۔ ساتھ ہندوؤں کا رقبہ اب بھی ہے۔

شیعوں نے یہ حرکت کی کہ اس رقبے کے ساتھ ان کی عبادت گاہ ہے، انہوں نے اس زمین کی طرف دروازہ نکال کر وہاں عید پڑھنے کا پروگرام بنالیا۔ شامیانے لگانے اور صفیں بنانے کا انتظام کرلیا۔ رقبہ صاف کروایا کہ اس سال ہم وہاں عید پڑھیں گے۔

ہم نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ دروازہ ہی بند ہونا چاہیے اور ہم یہاں عید بھی نہیں پڑھنے دیں گے۔ بحث مباحثہ تک نوبت پہنچی، چھوٹے افسران سے لے کر ڈپٹی کمشنر تک بات گئی، حتیٰ کہ ڈی سی آفس میں میٹنگ ہوئی۔

رافضی نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ آخر ہمیں وہاں نماز پڑھنے کی اجازت نہ ملنے کی وجوہات کیا ہیں؟

میں نے کہا کہ بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ ہماری پراپرٹی ہے اور تم چکر کے ساتھ اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہو۔ تم نے آخر اس جانب دروازہ کیوں نکالا ہے؟ آج دروازہ ہے، کل تم دیوار گرا کر اور آگے بڑھو گے۔ تو اپنی جائیداد یا پراپرٹی کسی کو کون دیتا ہے؟ اور آج ہم عید کے نام سے بھی اپنے اس رقبے پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا کوئی قبضے کا پروگرام نہیں ہے۔ خالی جگہ پڑی ہے۔ ہم عید پڑھیں گے، سال کے بعد عید آتی ہے۔

بہر حال بڑی بحث ہوئی۔ رافضی کا ایک نمائندہ یہ کہنے لگا۔ مولوی صاحب! اتنی بڑی زیادتی کہ سارا سال وہاں گدھے بھی پھرتے ہیں، کتے بھی پھرتے ہیں، گھوڑے بھی پھرتے ہیں۔ تمہیں ان کے پھرنے سے تو دکھ نہیں ہوتا اور اگر ہم سال کے بعد ایک دن اللہ کو سجدہ کرلیں تو آپ کو تکلیف ہوتی ہے؟

اب یہ لفظ بڑا جذباتی تھا اور ہمارے افسران اللہ کے فضل سے دینی معلومات سے نوے فیصد کورے ہوتے ہیں۔ سال کے بعد یہ ہمیں محرم میں واعظ بڑا کرتے ہیں۔ تبلیغ بڑی اتحاد، اتفاق کی، بڑی تبلیغ کرتے ہیں۔

اور اس وقت تو وہ یوں نظر آتے ہیں کہ جیسے ابوحنیفہ یہی بیٹھے ہوں۔

ڈی سی کا ذہن بدلا، مولوی صاحب بات تو بڑی معقول ہے۔ گدھے پھرتے ہیں، گھوڑے پھرتے ہیں، کتے پھرتے ہیں سارا سال۔ خالی رقبہ جو پڑا ہے۔ کوئی اس پر قبضہ نہیں، چار دیواری نہیں۔ اگر سال کے بعد اس کی صفائی بھی ہو جائے اور یہ نماز پڑھ لیں، خوشی کا دن ہے۔ اتفاق اتحاد کا دن ہے۔ سجدہ ہو جائے، آپ کو کیا اعتراض ہے؟

بہر حال بظاہر جو ماتحت عملہ کے لوگ بیٹھے تھے، وہ بھی متاثر ہوئے۔ ڈی سی بھی متاثر ہوا اور فضا کا رخ خاصا بدلنے لگا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ میں اس ماحول میں کوئی ایسی گفتگو کروں کہ جو آگے طول پکڑ جائے۔ لیکن مجھے وہاں مجبوراً یہ کہنا پڑا اور پوری شدت کے ساتھ میں نے کہا، اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں۔ ایک حرف بھی غلط کہنے کی جرأت نہیں کروں گا۔ میں نے کہا کہ اس زمین پر کتا، گدھا اور گھوڑا پھرنا برداشت ہے، رافضی کا سجدہ برداشت نہیں ہے۔

ڈپٹی کمشنر کرسی پر بیٹھا ہوا چونک گیا۔ کہتا ہے کہ کتا پھرنا برداشت ہے۔ اس

کا سجدہ برداشت نہیں، مولانا آپ اتنی تلخ بات کیوں کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا تلخ بات نہیں کہہ رہا۔ تم مذہب سے ناواقف ہو۔

میں نے کہا کہ ضمیمہ قرآن میں مقبول حسین نے لکھا ہے کہ جب تک تم نماز کی حالت میں ابوبکر و عمر کو لعنت نہیں کرو گے تمہاری نماز، نماز نہیں ہوگی۔

میں نے کہا کہ یہ سجدہ برداشت کرلوں؟ جس سجدے کی حالت میں پیغمبر ﷺ کے صحابہ کرامؓ پر تبرا کیا جائے؟ یہ سجدہ اس کتے کے پھرنے سے زیادہ ملعون اور نجس ہے۔

اللہ گواہ ہے۔ رافضی منہ میں انگلی لے کر بیٹھ گئے۔ ڈپٹی کمشنر کا سارا رخ مڑ گیا۔ کہتا ہے کہ مولانا آپ یہ دکھا سکیں گے۔ میں نے کہا کہ نہ دکھا سکوں تو زبان کاٹ دی جائے۔

میں نے کہا کہ سامنے بیٹھے ہیں۔ تردید کریں۔ رفض سے تردید نہ ہوسکی۔ شیعت کی زبانوں کو قفل لگ گئے، تالے لگ گئے۔ تردید نہ کر سکے۔

چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے فیصلہ کر دیا کہ یہاں رافضی کی نماز عید نہیں ہوگی۔ میں نے اس ضمن یہ بات کی کہ بظاہر تو یہ لب ولہجہ تلخ تھا۔ لیکن حقائق واقعتاً برمبنی حقیقت تھے۔ ظاہراً یہ لفظ بڑا سخت ہے کہ کتا پھرنا برداشت ہے۔ رافضی کا سجدہ برداشت نہیں۔ تلخ ہے لیکن جب حقیقت تک کوئی شخص پہنچے گا تو اس کو تلخ محسوس نہیں ہوگا۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں یا کہہ رہا ہوں یا آئندہ اللہ اس کی توفیق بخشے گا، وہ مبنی برحقیقت ہوگا۔ لفظ تلخ آئے تب بھی میں آپ سے پوری ضمانت کے ساتھ منبر پر کھڑے ہو کر کہنا چاہتا ہوں کہ میرے اس تلخ لفظ کو بھی حقیقت پر مبنی ہونا چاہیے۔ میں کوشش کرتا ہوں، انسان ہوں بہرحال، لیکن کوشش کرتا ہوں کہ غم وغصہ کی حالت میں بھی میری زبان پر وہ لفظ نہ آئے کہ جو حقیقت کے خلاف ہو۔

CamScanner

کم فہمی کی وجہ سے تشدد پسندی کا طعنہ:

البتہ کچھ لوگ کم فہمی کی وجہ سے یا میری سرگرمیوں سے ناواقفیت کی بنیاد پر یا رفض کے پروپیگنڈے کا شکار ہو کر کہتے ہیں کہ گالیاں دیتا ہے۔ تقریر میں بداخلاقی ہوتی ہے۔ جذباتی ہے یہ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ جو میں بھی سنتا ہوں، لیکن الحمد للہ! میں اس پر مطمئن ہوں کہ نہ میں نے کبھی کوئی بات خلاف واقعہ جذبات سے مرعوب ہو کر کہنے کی کوشش کی ہے اور نہ کسی کا طعنہ سن کر حقیقت کے برعکس بات کہنے کی جرأت کی ہے۔ نہ اللہ توفیق بخشے نہ آج نہ آئندہ، جو کچھ عرض کروں گا، کوشش یہی ہوگی کہ وہ حقیقت پر مبنی ہو۔ آپ بھی دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ شانہ مجھے حق کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ولادتِ رسول ﷺ اور مختلف اقوال:

9 ربیع الاول کو ایک معصوم بچے نے جنم لیا ہے۔ آپ اس میں خاصی جستجو میں پڑ جائیں گے کہ دنیا بارہ ربیع الاول کہہ رہی ہے۔ اخباری ایڈیشن بارہ ربیع الاول کہہ رہے ہیں۔ گلی، بازار اور کوچے بارہ ربیع الاول کو سجے ہوئے ہوتے ہیں۔ سرکاری و غیر سرکاری تقریبات بارہ ربیع الاول کو ہوتی ہیں۔ لوگوں کی زبان پر بارہ ربیع الاول اور یہ نور ربیع الاول کی پیدائش کیوں بتلا رہا ہے۔

میں کہنا چاہوں گا کہ مؤرخین نے تین قول نقل کئے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق سات ربیع الاول، نو ربیع الاول اور بارہ ربیع الاول۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسالت پناہ کی پیدائش سات ربیع الاول کو ہوئی۔ کچھ کہتے ہیں کہ نو ربیع الاول کو ہوئی۔ کچھ کہتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ سات کے قائلین نے اپنے دعوے سے کوئی دلیل بیان نہیں کی۔ بارہ کے قائلین نے بھی اپنے دعوے کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔

CamScanner

۹ ربیع الاول کے قائلین، مورخین اور علماء نے اپنے دعوے کی دلیل بیان کی ہے۔ ایک نہیں، کئی دلائل بیان کئے ہیں۔ تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے کہ وقت کم لگے اور بات زیادہ ہو جائے۔

میں مختصراً ایک بات کہنا چاہوں گا۔ تاریخی اعتبار سے اس بات پر اتفاق ہے کہ آقا ﷺ جس مہینے میں پیدا ہوئے، وہ مہینہ ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ اس پر بھی اتفاق ہے کہ آقا ﷺ جس دن پیدا ہوئے وہ دن پیر کا دن تھا۔ گویا ان دو باتوں میں اس کرہ ارض پر کوئی اختلاف کرتا نظر نہیں آیا۔ مہینہ ربیع الاول کا تھا، دن پیر کا تھا۔

اب اس کی جستجو کی محققین نے کہ چودہ سال پہلے آقا ﷺ جس ربیع الاول میں پیدا ہوئے تھے۔ کیا اس ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو پیر کا دن آتا ہے یا نہیں آتا؟ اگر پیر کا دن آتا ہے تو پیدائش بارہ ربیع الاول کی صحیح ہے اور اگر اس دن پیر کا دن نہیں آتا تو پھر بارہ ربیع الاول کی تاریخ صحیح نہیں ہوگی۔ کیوں کہ پیر کے دن پر مورخین کا اتفاق ہے کہ جس دن رسالت مآب ﷺ پیدا ہوئے، دن پیر کا تھا۔ اور صرف مورخین کا اتفاق نہیں خود نبوت کا اعلان ہے کہ جس دن میں پیدا ہوا وہ پیر کا دن ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیر کے دن کا روزہ رکھا کرو۔ رفقاء پیغمبر سوال کرتے ہیں۔ ادب واحترام سے سوال کرتے ہیں۔ آقا ﷺ! کیوں؟

فرمایا: ''اس دن میں پیدا ہوا۔''

اگر انسانی عقل کام کرے تو اسی سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنا میلاد کس انداز میں منایا ہے۔

- ..... گلی کوچوں میں سبیلیں لگا کر منایا یا روزہ رکھ کر منایا؟
- ..... گلی کوچوں میں رقص کر کے منایا یا روزہ رکھ کر منایا؟
- ..... گلی کوچوں میں ناچ کر منایا یا روزہ رکھ کر منایا؟

CamScanner

جب پیغمبر ﷺ خود اپنا میلاد اپنی زبان وحی ترجمان سے بیان کر جائے۔ اس طریقے کو بدل کر کوئی آج کا مذہبی لٹیرا یا آج کا مذہبی رہزن کوئی اور طریقہ ایجاد کرے تو اس طریقے کو ہم قطعاً پسند کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔ نہ اسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔

پیر کے دن کا روزہ رکھو کہ اس دن میں پیدا ہوا ہوں۔ گویا مورخین کے لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے وہ دن پیر کا دن تھا۔ تاریخی اعتبار سے بھی یہ بات سچی نکل آئی اور خود رسالت مآب ﷺ نے بھی اس کی تصدیق کر دی کہ جس دن میں نے جنم لیا ہے، وہ پیر کا دن ہے۔

اب پیر کا دن آج سے چودہ سو برس پہلے بارہ ربیع الاول کو نہیں آتا۔ حق نواز اہل حق کا کارندہ ہونے کی وجہ سے، علمائے اہل سنت کا ایک رضا کار ہونے کی حیثیت سے چیلنج کرتا ہے کہ پیر کا دن ہو، ربیع الاول کی بارہ تاریخ ثابت ہو جائے، آج سے ساڑھے چودہ سو سال پیشتر ..... میں اپنا مؤقف بدل لوں گا ..... یہی گھوڑا، یہی میدان ..... جس میں جرأت ہو ..... وہ اپنی طاقت آزمائے ..... اپنا علم آزمائے ..... ثابت کرے کہ دن بھی پیر کا ہے ..... تاریخ بارہ ربیع الاول ہو، جس دن آقا ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔ ہم اس کے علم کے قائل ہو جائیں گے۔

لیکن یہ ثابت نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ قیامت تک ثابت نہیں ہوگا۔ جن علماء نے یہ تحقیق کی ہے، انہوں نے عرق ریزی کر دی ہے۔ انہوں نے دقت نگاہ کے ساتھ اور فکر کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے۔

مزید اس میں فائدے کی بات یہ ہے کہ اگر بارہ ربیع الاول کو پیدائش مان لی جائے اور پھر پیدائش پر خوشی کا یہ انداز ہو، جو آج اپنا لیا گیا ہے۔ تو یہ نبی کے ساتھ، نبوت کے ساتھ دشمنی کا مظاہرہ ہوگا۔ کیوں؟

حضور ﷺ کی وفات بارہ ربیع الاول کو ہے:

تاریخ عالم کی ہر کتاب اس بات کی تصدیق کرتی ہے..... کہ آقا ﷺ کی وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی ہے۔ آقا ﷺ نے جب یہ دنیا چھوڑی ہے تو بارہ ربیع الاول ہے۔ گویا وفات بارہ ربیع الاول کی متفقہ ہے۔

پیدائش کی تاریخ مختلف ہے۔ پیدائش پر اختلاف تو ہو کہ تاریخ کون سی تھی۔ لیکن وفات پر اختلاف نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے کے لوگ عید میلاد النبی ﷺ کے سرے سے متعارف نہ تھے۔ وہ بارہ وفات کہتے تھے۔ آج بجائے بارہ وفات کے عید میلاد کا تذکرہ شروع ہو گیا ہے۔

گویا کہ اس پیدائش کے دن کو جس دن پیدا ہوئے اس کو چھوڑ کر وہ دن خوشی لیلئے منتخب کر لیا گیا، جس دن آقا ﷺ وفات پاتے ہیں۔

یوں سمجھنے کی کوشش کریں کہ میرے ملک کے ناعاقبت اندیش طبقہ نے نبی ﷺ کی خوشی کیلئے وہ دن منتخب کیا ہے کہ جس دن صدیق غم وغصہ میں مبتلا تھے۔ جس دن عمر غم میں مبتلا تھے۔

مزید اس کو یوں واضح سمجھنے کی کوشش کریں کہ آج سے چودہ صدی بیش بارہ ربیع الاول کو دو گروہ میدان میں کھڑے تھے۔

ایک گروہ آنسو بہا رہا تھا۔ ایک گروہ رقص کر رہا تھا۔

ایک گروہ غم واندوہ میں مبتلا تھا۔ ایک گروہ خوشی سے ناچ رہا تھا۔

ایک گروہ ششدر وحیران تھا اور ایک گروہ خوشی کر رہا تھا۔

جو گروہ غم زدہ ہے۔ اس گروہ کی لیڈر شپ ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھی اور جو گروہ خوشی منا رہا تھا کہ لات وعزی کے خلاف یلغار کرنے والی ذات آج رخصت

ہوگئی۔ ابلیس ناچ رہا تھا کہ کفر وشرک کے خلاف تلواروں کے سائے میں بے جھجک کھڑی ہونے والی ذات کفر وشرک کے خلاف آواز حق بلند کرنے والی ذات کانٹوں پر چلنے والی ذات، کفر وشرک، بدعت وگمراہی کے خلاف، شراب نوشی اور سود خوری کے خلاف صدائے حق بلند کرنے والی وہ ذات کہ.....

- ..... جس کے راستے میں گڑھے کھود دیئے گئے
- ..... جس کے گھر گندگی اٹھا کر پھینک دی گئی
- ..... جس کو معاذ اللہ مجنون وکذاب کہا گیا
- ..... جسے ستایا گیا
- ..... جسے گالیاں دی گئیں
- ..... جسے شعب ابی طالب میں قید کر دیا گیا
- ..... جسے وطن سے بے وطنی پر مجبور کیا گیا
- ..... جس کے ساتھیوں کو ستایا گیا
- ..... جس کی جماعت کی چمڑی ادھیڑی گئی
- ..... جس کے ساتھیوں کے ہاتھ میں کیل گاڑے گئے
- ..... جس کی جماعت کو انگاروں پر لٹایا گیا

جس ذات گرامی قدر نے کفر وشرک کے خلاف تمام مصائب جھیل کر یلغار کی تھی۔ آج ابلیس ناچتا ہے کہ وہ ذات گئی۔

صدیقؓ روتا ہے، عمرؓ روتا ہے۔ عثمانؓ رو رہے ہیں۔ حیدر کرارؓ رو رہے ہیں۔ کہ آج وحی کا دروازہ بند ہو گیا۔

حتیٰ کہ طیبہ طاہرہ حضرت زہراؓ کہتی ہیں کہ جب ابو کا انتقال ہوا اور دنیا چھوڑنا چاہتے تھے، میری کیفیت ایسے تھی۔

ثبت علی مصائب لو انہا
ثبت علی الایام صرن لیالیا

اتنی مصیبتیں ٹوٹ گئیں، اگر وہ مصیبت دن پر پڑتی تو دن، دن نہ رہتا۔ رات بن جاتا۔

عقل کے ناخن لیجئے۔ بارہ ربیع الاول کو خوشی شیاطین نے کی ہے۔ میرے آقا ﷺ کی وفات پر صدیق رو رہا ہے۔ یہ تاریخی حقیقت ہے، جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

خوشی کا انداز پیغمبر ﷺ سے سیکھ، صحابہؓ سے سیکھ:

اور پھر خوشی کا انداز، چلو خوشی ہی تھی، مغالطے میں کہ بارہ ربیع الاول ہی پیدائش کا دن مان لیا جائے اور وفات کی تاریخ کا ہی لحاظ نہ رکھا جائے۔ اگر خوشی کا مظاہرہ کرنا ہی تھا کہ کیا خوشی اس انداز میں کہ جس خوشی کے انداز کو پیغمبر ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہو، کیا نبی کا یہ انداز تھا۔

خوشی کرنی ہی تھی تو خوشی کا طریقہ بھی اس نبی ﷺ سے پوچھنا چاہیے تھا۔ خوشی کا طریقہ کار بھی رسالت مآب ﷺ سے لینا چاہیے تھا۔ کہ اگر ہم خوشی کا مظاہرہ کریں۔ اگر ہم کوئی عید منائیں تو عید کا طریقہ کار کیا ہو۔

آقا ﷺ نے بھی تو عیدیں منائی ہیں۔ کسی طریقے کے ساتھ.....

- ..... کیا بازار میں ناچ کر عید منائی ہے؟
- ..... یا ڈھول بجا کر عید منائی ہے؟
- ..... کیا طبلہ بجا کر عید منائی ہے؟
- ..... کیا سرنگی بجا کر عید منائی ہے؟
- ..... کیا چمٹا بجا کر عید منائی ہے؟

CamScanner

○ ..... کیا کبڈی کھیل کر عید منائی ہے؟

پیغمبر ﷺ نے بھی تو عیدیں منائی ہیں۔ اگر عید ہی کا تذکرہ کرنا تھا تو عید کا طریقہ کار بھی پیغمبر ﷺ سے لیا جاتا۔ خوشی کا طریقہ کار بھی پیغمبر ﷺ سے لیا جاتا۔ نبوت خوشی کرتی ہے کہ دس ذی الحجہ کو سید الانبیاء کامیاب ہوئے ہیں۔ اس دن خوشی کی جائے، خوشی کا انداز کیا ہو؟ کپڑے بہتر ہوں۔ خوشبو لگی ہوئی ہو، لیکن سر خاک پر پڑا ہو۔

رمضان کے روزے رکھے ہیں۔ کامیاب ہوئے ہو۔ خوشی کرو۔ کپڑے بہترین لو۔ کھانا اچھا کھاؤ لیکن سر زمین پر ہو..... سبحان ربی الاعلی..... کہتے ہوئے نظر آؤ۔ راہ چلتے ہوئے..... اللہ اکبر..... کہتے ہوئے نظر آؤ۔ الحمد للہ، حمد خدا بیان کرتے ہوئے نظر آؤ۔

نبی ﷺ نے جو خوشی کا طریقہ بتلایا تھا۔ اگر تم خوشی ہی کرنا چاہتے تھے تو خوشی کا انداز وہی ہوتا جو سیدہ کائنات جگر بیان کر گیا ہے۔

لیکن تم نے تو وہ انداز اختیار نہیں کیا۔ تم نے ہر وہ کام اس دن کیا جس سے نبوت روک گئی۔ تم نے چمٹے بجائے۔ پیغمبر ﷺ اس سے منع کر گئے، تم نے طبلے بجائے۔ نبوت اس سے روک گئی، تم نے سرنگی بجائی۔ پیغمبر ﷺ نے اس سے منع کیا، تم نے عورتوں کو چھیڑا مخلوط اجتماع میں۔ نبوت نے اس سے روکا تھا۔ ہر بدعت اس دن کی گئی۔ ہر شرارت اس دن کی گئی۔ ہر برائی کو کیا گیا۔

غفلت کا نتیجہ:

حتیٰ کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری اور آپ کی غفلت کا رزلٹ ہے کہ ایک طبقہ اتنی جرأت کر گیا کہ وہ میرے آقا ﷺ کی پیدائش کے دن یا وفات کے دن کو کھیل اور تماشے میں بدل دے۔ اس کو جرأت کیسے ہوئی؟ ایک عرصہ تک اس نے

کارروائی کی کہ وہ اولیاء اللہ کے مزارات کو کھیل کیلئے استعمال کرتا رہا اور ہم خاموش رہے۔

اس نے عشق کا نام لے کر ولی کے مزار کی توہین کی ہم خاموش رہے۔ کیسے؟ اس نے چن چن کر اولیاء اللہ کی مزارات کو میلوں کیلئے منتخب کیا، میلے پر تہجد نہیں پڑھی جاتی۔ میلے پر اشراق نہیں ہوتی، میلے پر قرآن خوانی نہیں ہوتی۔ میلے پر کوئی وعظ و نصیحت نہیں ہوتی۔ میلے پر تھیٹر لگتا ہے۔ میلے پر سینما لگتے ہیں۔ میلے پر کبڈی ہوتی ہے۔ طبلہ سرنگی ہوتی ہے۔ ناچ گانا ہوتا ہے۔ کنجریاں ناچتی ہیں۔ ناچ ہوتے ہیں۔ گویے آتے ہیں۔ ایک شغل اور تماشہ ہوتا ہے۔ ولیوں کے مزاروں کو ان میلوں کیلئے چن لیا گیا۔ جس بڑے ولی کو دیکھا اس کی مزار کو میلے کیلئے منتخب کیا۔ گویا ولی کے مزار ایک نیک جگہ تھی۔ لیکن اس بدنیت طبقے نے ان مقدس مقامات کو کھیل اور تماشے کیلئے وقف کرلیا۔

انہوں نے شہر کا کوئی گراؤنڈ اس بدمعاشی کیلئے وقف نہیں کیا۔ کوئی پارک اس کیلئے منتخب نہیں کیا۔ انتخاب کیا تو بہاؤالدین زکریاؒ کی قبر کو انتخاب کیا۔ انتخاب کیا تو علی ہجویریؒ کے مزار کو انتخاب کیا۔ انتخاب کیا سلطان اولیاء اللہؒ کے مزار کا۔

ساتھ ساتھ ولی کے ساتھ عشق کا نعرہ بلند کرتے گئے اور قوم کی آنکھ میں دھول جھونکتے ہوئے تمام برائیاں ولی کے مزار پر کر ڈالیں۔ ہم سوئے رہے۔ تم سوئے رہے۔ غفلت کا شکار رہے۔

نتیجہ یہاں تک پہنچ گیا کہ آج وہی طبقہ پیغمبر ﷺ کی پیدائش کے دن کو بھی کھیل اور تماشے کے دن میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

اگر خاموشی رہی تو:

اگر یہ خاموشی جاری رہے..... یہی تو وجہ ہے آج مطالبات ہیں..... حجاز کانفرنس کے نام سے حرمین شریفین کو کھلا شہر قرار دو۔

کیا معنی؟ کہ وہاں بھی جا کر چمٹے بجائے جائیں۔ نبوت کو چین سے روضہ اقدس میں نہ سونے دیا جائے۔ باقی مردے سنتے ہوں گے، یا نہیں سنتے ہوں گے۔ نبوت تو مردہ نہیں پڑی ہوئی۔ وہاں بھی تم جا کر طبلے بجا کر نبوت کو پریشان کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے کھلا شہر قرار دیا جائے۔ وہاں جلوس نکلیں، اس لئے کھلا شہر قرار دیا جائے۔ وہاں چمٹے ہوں۔ اس لئے کھلا شہر قرار دیا جائے کہ تم پیغمبر ﷺ کے مزار پر میلہ لگا کر سینما اور تھیٹر لگاؤ۔ کیا ہم تمہارا کردار پاکستان میں دیکھ نہیں چکے؟

تم علی ہجویریؒ کے مزار کو محفوظ رکھ سکے؟ وہاں طبلے نہیں، وہاں سرنگیاں نہیں، وہاں گویے نہیں، وہاں گانے نہیں۔ وہاں مرد و عورت کا اختلاط نہیں۔ وہاں تماشے نہیں۔ وہاں سینما نہیں لگے۔ وہاں تھیٹر نہیں۔ جب حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کا عرس لگتا ہے۔ جائیں لاہور کو دیکھیں لاہور دلہن کی طرح سجا دیا جاتا ہے۔ مرد و عورت اکٹھے پھر رہے ہیں۔ چمٹے بج رہے ہیں۔ ڈونگرے بج رہے ہیں اور اس طرح نوجوان بھاگتے ہوئے گلیوں اور کوچوں میں پھر رہے ہیں۔

کیا تم کھلا شہر قرار دے کر پیغمبر ﷺ کے مزار اقدس پر بھی یہی کرنا چاہتے ہو؟ ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ اس بدبخت کی کہ جو میرے پیغمبر ﷺ کے روضہ پر جا کر رقص کرے گا۔

کیوں اس کی اجازت دی جائے حرمین شریفین کا احترام اسی میں ہے کہ وہاں مکمل پابندی رہے۔ اور یہ پابندی رہے گی۔ اس لئے رہے گی۔ اس پابندی کا انتظام خالق نے خود کر چھوڑا ہے۔ تم بدل نہیں سکتے اس کو، خود آقا ﷺ دعا فرما گئے ہیں۔ اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ لوگ پوجا کرنے لگ جائیں۔ سجدہ کرنے لگ

جائیں۔خود خالق نے انتظام کیا ہے۔ وہاں یہ تماشے نہیں ہونگے۔ نہ طبلہ اور سرنگی بجے گی۔ وہاں تو بلند آواز سے بولنے کی اجازت نہیں ہے:

.....لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ.....

پیغمبر ﷺ کی قبر اقدس کا آج بھی یہ احترام ہے کہ وہاں بلند آواز سے کوئی مت بولے۔ چہ جائے کہ وہاں تھیٹر لگنے شروع ہو جائیں۔

جنہوں نے کلمہ بدلا وہ مسلم یا کافر؟

میرے محترم سامعین!

اگر خوشی کا مظاہرہ کرنا ہی تھا تو اس کا یہ انداز تھا جو آج اپنا لیا گیا ہے؟ اور مزید اس میں ظلم یہ کہ تم اس خوشی کے مظاہرے میں اس طبقے کو بھی اپنے ساتھ لائے ہو، جس طبقے نے کلمہ خاتم الانبیاء کا بدلا ہے۔

دنیا میں ایک شور برپا ہے، غوغہ واویلا ہے۔ زمین سر پر اٹھائی ہے۔ ایرانی انقلاب، اسلامی انقلاب، کون بدبخت، کون بدطنیت، کون بدفطرت ہے جو اس کو اسلامی انقلاب کہہ دے؟ جس نے کلمہ بدل دیا۔

ایران کی زمین پر آج خمینی کا کلمہ پڑھا جا رہا ہے۔ واضح طور پر اخبارات میں لکھا ہوا آیا، واضح کہنے لگے۔ جھنڈے لگائے گئے۔ جن پر یہ تحریر تھا اور ہے:

.....لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله وصی رسول الله خمینی حجة الله.....

یہ کلمہ آج ایران میں پڑھا جا رہا ہے۔

اب بھی تم ہم سے پوچھتے ہو کہ کیا یہ لوگ مسلم ہیں؟ یا غیر مسلم؟ آخر بتلائیں کہ کفر کو سینگ ہوا کرتے ہیں۔ کفر کے کہتے ہیں۔ نبی الگ بنائے تو کافر ہے۔ اگر کلمہ

الگ بنائے تو کافر کیوں نہیں ہے؟

اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی نیا نبی کھڑا کرے وہ بھی کافر اور اگر کوئی کلمہ اور بنالے وہ بھی کافر۔

ابھی اس کی تحقیق شروع ہے کہ کافر ہیں بھی یا نہیں؟

آپ کے ملک کے اخبارات نے کلمہ چھاپا کہ ایران میں یہ تحریف شدہ کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ جس میں..... ' خمینی حجة اللّٰہ "..... کہا جاتا ہے۔

ایک کفریہ عبادت:

اور مولانا ابھی آپ کے سامنے بیان کر رہے تھے۔ ایک کتابچے کا حوالہ، کہ جس کا بد بخت مصنف خمینی کو کہتا ہے کہ اس کی پیغمبرانہ قیادت ہے۔ یہ رسالہ آپ کے ملک میں چھپا ہے۔ اردو زبان ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں اس کو شائع کر کے تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں یہ کفر بکا گیا ہے کہ خمینی کی قیادت پیغمبرانہ قیادت ہے۔ قادیانی کافر ہیں تو یہ مسلمان ہیں؟ (نہیں)

قادیانیوں نے غلام احمد کو، انگریز کے خود کاشتہ پودے کو، انگریز کے ٹوڈی کو نبی مان لیا۔ یقیناً کافر ہو گئے اور پاکستان کے چرسی اور بھنگیوں نے خمینی کو پیغمبرانہ قیادت سونپ دی، یہ بھی انہی کی طرح کافر ہیں۔ ہم اس میں کوئی توقف، کوئی نرمی، کوئی گول مول لہجہ اختیار نہیں کرنا چاہتے۔ دوٹوک اور واضح سی بات ہے کہ ہم شیعت کو اینٹی اسلام سمجھتے ہیں۔ مسلم نہیں سمجھتے۔ مسلم طبقہ نہیں سمجھتے اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے یا محض جذباتی اور جوشیلی گفتگو نہیں ہے۔ حقائق پر مبنی گفتگو ہے۔

میں نے کفر کو للکارا ہے:

آپ کے اس ادنیٰ سے رضا کار نے، جید علماء کرام کی بات چھوڑیں، وہ تو

اپنے اپنے انداز میں بات کر گئے ہیں یا کر رہے ہیں۔

اس ادنیٰ سے رضا کار نے کراچی سے خیبر تک شیعت کو للکارا ہے۔ کہ میں تمہیں کافر سمجھتا ہوں۔ اگر تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو ہائی کورٹ، سپریم کورٹ یا شرعی عدالت میں آؤ۔ ہم تمہارا کفر ثابت کرتے ہیں۔ اگر تمہیں کافر ثابت نہ کر سکیں۔ ہم عدالت کو لکھ کر دے دیں گے کہ ہمیں گولی ماردی جائے۔

میں اپنی اس گفتگو کو پوشیدہ نہیں رکھ رہا، میری گفتگو ریکارڈ ہو رہی ہے۔ کسی بھی رافضی کو غیرت آئے، وہ سپریم کورٹ، ہائی کورٹ یا شرعی عدالت میں کیس دائر کرے کہ ہمیں مولوی کافر کہتا ہے، ہم مسلم ہیں۔ اگر ہم ان کو کافر ثابت نہ کر سکے، تو واقعی ہم اس قابل ہیں کہ ہمیں گولی ماردی جائے۔ کہ ہم نے فتنہ پھیلایا ہے۔

لیکن خدارا! محض افغانستان کا ہوآ دکھا کر ہمارے عقائد کو برباد نہ کرو۔ محض روس روس کا پروپیگنڈہ کر کے ہمارے نظریات کی بربادی مت کرو۔ محض ہمیں ملک کی سرحدیں غیر محفوظ بتلا کر اسلام اور قرآن کے خلاف پاکستان میں کسی فرقے کو جنم مت لینے دو، کہ جب بات کریں روس آیا، جب کوئی بات کی جائے افغانستان آیا۔

جو کہتا ہے کہ یہ قرآن کریم اصل قرآن نہیں ہے، یہ ہندو سے بدتر کافر ہے۔ اس نے کب مانا اسلام کو، اگر روس غفلت سے کسی غیر مسلم کو مسلم سمجھتا ہے، جیسے افریقہ کی ایک یہودی حکومت نے قادیانیوں کو مسلمان سمجھ لیا ہے، تو کیا ہم قادیانیوں کو بھی مسلمان سمجھنے لگ جائیں.....؟ (نہیں)

تم تو پروپیگنڈہ کرو گے کہ کل افریقہ آجائے یا یہودی آجائیں وہ تو قادیانیوں کو بھی ماریں گے۔ مسلمانوں کو بھی ماریں گے اور کہیں گے کہ تم بھی مسلمان ہو، وہ بھی مسلمان ہیں۔ وہ بھی کلمہ پڑھتے ہیں۔ تم بھی کلمہ پڑھتے ہو، لہٰذا قادیانی اور مسلمان ایک ہو جائیں، پروپیگنڈہ تو اس پر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ قابل برداشت

ہے؟ (نہیں)

کوئی غیر مسلم کسی منافق کو مسلمانوں کی لسٹ میں سمجھتا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔ مسلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ ..... **وامتازوا الیوم ایہا المجرمون.....** کو سامنے رکھتے ہوئے اعلان کرے .....

- ..... یہ کافر ہے، یہ مسلم ہے۔
- ..... یہ گمراہ ہے، یہ صالح ہے۔
- ..... یہ بدفطرت ہے یہ نیک ہے۔
- ..... یہ غنڈہ ہے۔ یہ شریف ہے۔

مسلم کو حق ہے کہ وہ باطل کو الگ کرے۔ حق کو الگ کرے۔

جو خمینی کو پیغمبرانہ قیادت سونپ رہے ہیں۔ وہ مسلم رہیں گے؟ (نہیں) ان کو مسلمان مان لیا جائے؟ (نہیں)

جو قرآن کو اصل نہ مانے وہ کون؟

اور پھر مجھے حیرت ہے اگر مولوی غریب ''خمینی'' کو کافر کہہ دیتا ہے، جو اس قرآن کو قرآن نہیں مانتا۔ اور یہ بات بھی میں ویسے نہیں کہہ رہا۔

خمینی کی کتاب جو پاکستان میں اب شائع کی جارہی ہے۔ اس لئے کہ کہیں اس کا پول نہ کھل جائے، ''کشف اسرار'' میں وہ واضح لفظوں میں اس قرآن کی محفوظیت کا انکار کرتا ہے۔ میں حوالے کا ذمہ دار ہوں۔

اور کیسے کرتا ہے؟ کہتا ہے کہ ہم سے سوال ہوتا ہے کہ تم معصوم امام مانتے ہو، بارہ امام مانتے ہو، تو کیا ان اماموں کا نام قرآن میں آیا ہے؟

یہ سوال اٹھایا ہے خمینی نے اپنی کتاب کشف اسرار میں، کہ تم جو بارہ اماموں

کی اطاعت فرض مانتے ہو، تو کہیں ان کا نام قرآن میں آیا ہے؟

تو جواب دیتا ہے۔ ایک جواب یہ دیتا ہے کہ اس قرآن کو بدل دیا گیا ہے۔

قرآن تو اپنی محفوظیت کا اعلان خود کرتا ہے:

..... انا نحن نزلنا الذکروانا له لحٰفظون.....

خالق نے فرمایا کہ ہم نے اس کو اُتارا ہے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

لیکن خمینی قرآن کی اس نص پر ایمان نہیں رکھتا۔

اگر ایمان رکھتا ہوتا تو یہ کیوں کہتا کہ اگر اماموں کے نام آئے ہوتے تو یہ لوگ نکال دیتے اور وہ نام قرآن میں باقی نہ رہتے۔ کیوں نہ رہتے، کہ جب اس قرآن کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہے۔ کوئی نکال سکتا تھا؟ آج چودہ صدیاں بیت گئیں۔ اس کو کوئی بدل نہ سکا۔

لیکن خمینی اس قرآن کو نہیں مانتا اور انبیاء کو ناکام کہتا ہے۔ اصحاب رسول کی ہتک اور توہین کرتا ہے اور اس کو آج پیغمبرانہ قیادت کے لقب دیئے جارہے ہیں۔

خمینی کے کفریہ عقائد:

اگر آج میں خمینی نظریات کو سامنے رکھ کر کہ وہ ازواجِ پیغمبر پر تبرا جائز سمجھتا ہے۔ اس قرآن کی تحریف کا قائل ہے۔ اصحاب رسول کو گالی دینا ثواب سمجھتا ہے اور اسلام کے خلاف نظریات رکھتا ہے۔ اگر میں یہ کفریہ عقائد سامنے رکھ کر، یا میرے مسلک کا کوئی بزرگ یا ساتھی اگر خمینی کو کافر کہتا ہے تو زلزلہ آتا ہے۔

لیکن جب خمینی کے چیلے حضرت معاویہؓ کو کافر کہتے ہیں تو زلزلہ کیوں نہیں آتا؟ زمین تھرتھرا کیوں نہیں جاتی؟ اس وقت کسی کے دل کیوں نہیں کانپتے کہ بدبختو! ایک طرف تم خمینی کیلئے تلخ لفظ برداشت نہیں کرتے اور دوسری طرف تم معاویہ بن ابی

سفیانؓ، پیغمبر ﷺ کے کاتب وحی اور پیغمبر ﷺ کے قریبی صحابی کو کافروں کی لسٹ میں شامل کرتے ہو، جس کا حوالہ مولانا دے رہے تھے۔

کہ جہاں اور کفار فرعون وغیرہ گنوائے ہیں۔ وہاں حضرت معاویہؓ اور ان کے والد گرامی قدر حضرت ابوسفیانؓ کو کافروں کی لسٹ میں گنوادیا ہے۔

ایک جانب تم اصحاب پیغمبرؐ کو کافر کہو تو کان پر جوں تک نہ رینگے اور دوسری جانب میں تمہارے مذہبی لٹیروں کو مذہبی دشمن اور کافر کہہ دوں تو زمین کانپنے لگ جائے؟

میں جو کچھ کہتا ہوں مبنی بر حقیقت کہتا ہوں۔ کسی رافضی رافضی اور بدعتی کو اگر تکلیف محسوس ہوتی ہے تو وہ میرے اس موقف کو عدالتی چیلنج کرے، عام عدالت، محض ٹوڈی اور چمچوں کی عدالت نہیں۔ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ یا شرعی عدالت میں آئے۔ استغاثہ دائر کرے، ہمیں مولوی کافر کہتے ہیں ہم کافر نہیں ہیں۔ استغاثہ لائے، ہم اس کیس کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر ہم شیعت کو رفض دنیا کا بدترین کافر طبقہ ثابت نہ کریں تو میں کہہ چکا ہوں کہ ہماری سزا پھانسی اور گولی ہے۔

سیرت تو پیغمبر ﷺ کی زندگی کا نام ہے:

میرے محترم سامعین!

میں اس عنوان پر نکل گیا تو بات بہت دور نکل جائے گی۔

ربیع الاول کی مناسبت سے میں چاہتا تھا کہ میں نور ربیع الاول کو پیدا ہونے والی معصوم ذات کو ہدیہ عقیدت پیش کروں۔ اس ذات نے جنم لے کر کیا کیا۔ آج اس ذات کے میلاد پر زور ہے۔ لیکن سیرت النبی ﷺ کے جلسے کو روکا جارہا ہے۔

آپ ششدر رہیں گے کہ وہ کون ہے کہ جو کہتا ہے کہ سیرت النبی ﷺ کے

جلسے مت کرو، میلاد النبی مناؤ۔ سیرت مت مناؤ۔

کل کے اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ عبدالستار نیازی کی موجودگی میں، اس کے ایک کارندے نے قرارداد پڑھی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ جہاں جہاں سیرت النبی ﷺ کی تقاریب یا جلسے ہو رہے ہیں، یہ اس نام سے نہ کیئے جائیں۔ یہ میلاد النبی کے نام سے کئے جائیں۔

حیرت ہے، چپنی میں پانی لے کر ڈوب مرو۔ آخر وجہ کیا ہے؟ تمہیں پیغمبر ﷺ کی زندگی سے چڑ کیوں آئی؟ سیرت تو پیغمبر ﷺ کی زندگی کا نام ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا لفظ آخر تمہارے لیے باعث تکلیف کیوں بن گیا؟ کہ تم کہتے ہو کہ سیرت النبی ﷺ نہ ہو، میلاد النبی ﷺ ہو۔

میں نے جب غور کیا ہے تو مجھے یہ حقیقت نظر آئی ہے کہ.....

جب تک میلاد تھا، مشرک کو تکلیف نہیں ہوئی

جب تک میلاد تھا، مشرک کے گھر صف ماتم نہیں بچھی

جب تک میلاد تھا، مشرک پریشان نہیں ہوا

جس دن اس پیدا ہونے والے معصوم بچے کی زندگی شروع ہوئی، مشرک کے گھر کہرام مچ گیا۔ حقیقتاً مشرک اور بدعتی کو پیغمبر ﷺ کی سیرت سے تکلیف ہے۔ میلاد سے تکلیف نہیں ہے۔ میلاد جنم کا نام ہے۔ میلاد پیدا ہونے کا نام ہے۔

آپ آقا ﷺ کا میلاد بیان کریں گے تو یہی کچھ ہوگا کہ آپ ربیع الاول میں پیدا ہوئے، نور ربیع الاول کو پیدا ہوئے، سیدہ آمنہ کے گھر پیدا ہوئے، عبداللہ کے لخت جگر ہیں۔ حلیمہ سعدیہ کے ہاں دودھ پیا ہے۔ آپ ﷺ قریشی النسل تھے۔ مکے میں رہے۔ حضرت حلیمہ کی بکریاں چرائیں، میلاد میں یہی کچھ آئے گا کہ آپ عبدالمطلب کے پوتے تھے۔ آپ ﷺ نے پرورش چچا کے ہاں حاصل کی۔ باپ کا

سایہ بچپن میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ زیادہ سے زیادہ پیدائش کے حالات یہی کچھ ہیں۔ جو بیان کئے جائیں گے۔ یہ حالات جب تک تھے، ابوجہل نے سر نہیں اُٹھایا۔ جب تک یہ حالات تھے، ابولہب کے گھر صف ماتم نہیں بچھی۔ جب تک یہ حالات تھے، عتبہ شیبہ پریشان نہیں ہوئے۔ جب تک یہ حالات تھے، کہیں سے پتھر نہیں آیا۔

حضور ﷺ کے راستے کب روکے گئے؟

جب تک میلاد تھا، جب تک پیدائش کے واقعات تھے، راستہ نہیں روکا گیا..... اور جس دن چالیس برس کے بعد یہی ربیع الاول میں پیدا ہونے والا معصوم بچہ یہ بتلانا شروع کرتا ہے کہ میں کیوں آیا؟ تو پتھروں کی بارش برستی ہے۔

میلاد پیدا ہونے کا نام ہے۔ سیرت اس پیدائش کی غرض بتلانے کا نام ہے۔ بچہ پیدا تو ہوا، کیوں پیدا ہوا؟ جنم تو لیا لیکن کیوں جنم لیا؟ پیدا ہو گیا، جوان ہو گیا، بڑا ہو گیا۔

لوگ پوچھتے ہیں کوئی اولاد ہے؟ جی ہے۔ نام کیا ہے؟ فلاں۔ کب پیدا ہوا؟ فلاں تاریخ کو، اب کیا کر رہا ہے؟

اگر بتلایا جائے کہ سینما جاتا ہے۔ اُف، توبہ! شراب پیتا ہے، توبہ! زنا میں لگا ہوا ہے، توبہ! دوست احباب لرزتے ہیں۔

اب اگر بتلایا جائے ملازمت میں ہے۔ الحمدللہ! حلال کی کمائی ہے۔ الحمد للہ! پانچ وقت کا نمازی ہے۔ الحمدللہ! روزے رکھتا ہے چاہے باڑ کے مہینے میں ہوں، الحمدللہ!

گویا زندگی کے لحاظ سے بچے میں فرق پڑا۔ زندگی بری تھی تو برا تھا۔ زندگی اچھی تھی تو اچھا تھا۔ جب تک تو پیدائش تھی، کب پیدا ہوا؟ کس دن پیدا ہوا؟ نام کیا

رکھا؟ وہ بتلاتا گیا۔ پیشانی پر کوئی بل نہیں آئے۔ جب زندگی کے حالات سامنے آئے۔ تو دوست سٹپٹایا۔ زندگی اچھی تھی تو خوشی کا مظاہرہ کیا۔ زندگی بری تھی تو ناراضگی کا مظاہرہ کیا۔

اسی طرح بلاتمثیل اور بلاتشبیہ سمجھ لیجئے جب تک آمنہ کے لخت جگر کی میلاد تھی تو کوئی سٹپٹایا نہیں۔ کہیں سے گالی اور تبرا نہیں ہوا۔ جب اس پیدا ہونے والے نے اپنی پیدائش کی غرض بتلائی ہے۔ اس دن سے اس کے خلاف محاذ قائم ہوگیا، یہ پیدا ہو کے ایک طویل مدت تک اس ماحول میں رہا، کچھ نہیں ہوا۔ لیکن جب یہ اپنی زندگی بتلاتا ہے، اب حالات شروع ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لالچ دیئے:

سیرت کا راستہ روکنے کیلئے اب کافر برادری ایک میٹنگ کرتی ہے اور مطالبہ خود صاحب سیرت سے کہ سیرت نہ پھیلائیں۔

کیا مطالبہ؟ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی شادی کسی اعلیٰ خاندان میں کردی جائے؟ ہم کردیتے ہیں۔ مشرکین کہتے ہیں میرے آقا کو، اگر کردیں۔

پھر کیا ہوگا؟ آپ یہ سرگرمی روک دیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ اپنی زندگی کا پروگرام روک دیں۔ مطالبہ ہے کہ سیرت روک دیں۔ آپ کی زندگی کا پروگرام رک جائے، آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں، اس کو سیرت کہتے ہیں۔ یہ رک جائے، ہم اعلیٰ خاندان میں شادی کرادیتے ہیں۔

چالیس سال گزر گئے۔ اس معصوم بچے کو، حسن و جمال کے لحاظ سے یہ یکتا تھا۔ علم وفہم کے لحاظ سے بھی یکتا ہے۔ امانت و دیانت کے لحاظ سے بھی یکتائی رکھتا ہے اور اس کے اخلاق و کردار و کریکٹر پر بھی کوئی انگلی نہیں رکھ سکا۔ لیکن اس کے

باوجود پیش کش کیوں نہ آئی، آج پیش کش کیوں آئی ہے؟

اس لئے آج آئی کہ آج مشرک لڑکی کا رشتہ اور لڑکی کا لالچ دے کر میرے پیغمبر ﷺ کی سیرت روکنا چاہتا ہے۔

لیکن قربان پیغمبر ﷺ! تیری سیرت وکردار پر! لڑکی کے رشتے پر لات مارتے ہوئے نبوت نے کفر وشرک کے خلاف اپنی یلغار کو باقی رکھا۔

رُخ بدلا اور رنگ بدلا، اور کہا، سونا چاندی لے لیجئے، سرگرمی بند ہو جائے۔ یہ نہیں تو سلطنت لے لیجئے، لیکن جو کچھ آپ کہتے ہیں، یہ مت کہیں۔

پیغمبر ﷺ قربان تیری عفت پر! قربان تیری صداقت وسچائی پر!

فرمایا سونا چاندی اور رشتے یہ تو آسانی کے ساتھ مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ اگر تم آسمان، شمس وقمر کو اتار لاؤ اور میرے ایک ہاتھ پر سورج اور ایک ہاتھ پر چاند رکھ دو۔ پھر کہو کہ میں اپنا پروگرام بدل لوں۔ تب بھی نہیں بدلا جائے گا۔

مشرک سیرت روکنا چاہتا تھا۔

آج صدیوں بعد پھر مطالبہ کھڑا ہوا ہے کہ سیرت نہ ہو، میلاد ہو، تاکہ ہماری غلط کاریوں پر کوئی کسی قسم کا قدغن نہ لگ سکے۔

سیرت کسے کہتے ہیں؟

میرے محترم سامعین!

سیرت کس کا نام ہے.....؟

- ☐ ..... سیرت پیغمبر ﷺ کے چلنے کا نام ہے
- ☐ ..... بیٹھنے کا نام ہے
- ☐ ..... اٹھنے کا نام ہے

CamScanner

- ..... سونے اور لیٹنے کا نام ہے
- ..... گفتار اور رفتار کا نام ہے

سیرت سے وہ سٹپٹائے گا۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، کہ جو زانی ہے۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، جو شرابی ہے۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، جو ڈاکو چور اور اچکا ہے۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، کہ جو قبر کا پجاری ہے۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، کہ جو دلال ہے اور تازیے کو سجدہ کرتا ہے۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، کہ جو بدعتی ہے۔ سیرت سے وہ گھبرائے گا، کہ جو مشرک ہے، سیرت سے وہ گھبرائے گا، جو ظالم اور ڈکٹیٹر ہے۔

اور جس میں یہ خرابیاں نہیں، وہ سیرت سے گھبرا نہیں سکتا۔ پیغمبر ﷺ کی سیرت.....

شرک کا بیڑہ غرق کرتی ہے
کفر کے پرخچے اڑاتی ہے
بدعت و بے حیائی کا خاتمہ کرتی ہے
.....اور یہی پیغمبر ﷺ کی سیرت تھی.....

جس نے عرب کی وادیوں میں کہرام برپا کر دیا۔ جس نے عرب کی وادیوں میں ایک تہلکہ مچا دیا.....

یہی سیرت تھی، جس نے دماغ بدلے
یہی سیرت تھی، جس نے دل بدلے
یہی سیرت تھی، جس نے ذہن بدلا
یہی سیرت تھی، جس نے آنکھیں بدلیں
یہی سیرت تھی، جس نے کان بدلے

CamScanner

یہی سیرت تھی، جس نے آدمی پکڑا غلط ماحول سے صداقت کے اعلیٰ مقام پر کھڑا کر دیا۔ آدمی پکڑا غلط ماحول سے عدالت کے بلند میناروں پر کھڑا کر دیا۔ آدمی پکڑا غلط ماحول سے شجاعت کے بلند مقامات پر کھڑا کر دیا۔ آدمی پکڑے غلط ماحول سے لیکن صاف اتنے کئے کہ خالق کو اعلان کرنا پڑا:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

آج اس سیرت کے راستے روکے جا رہے ہیں۔

غفلت ترک کرو:

میرے نوجوان ساتھیو! ہم عمر دوستو، بزرگو!

غفلت کی نیند چھوڑ کے گلی گلی کوچہ کوچہ پیغمبر ﷺ کی سیرت اور پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی زندگی کو عام کر دو۔ زندگی باقی، ملاقات باقی، تقریریں باقی۔

☆..... **سوال**: یہ سوال آیا ہے کہ جھنگ میں دیوبندیوں نے بریلویوں سے شکست کھائی ہے؟

♦..... **جواب**: دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کرنے والا یہ رضا کار تھا۔ یہ آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ اور ان کی طرف سے ان کا ایک مولوی تھا۔ اس مناظرے کی روئیداد میں نے تو نہیں چھاپی، نہ مجھے فرصت ملی، نہ میں نے ضرورت سمجھی۔ لیکن خود بریلویوں نے اس مناظرے کی روئیداد چھاپی ہے، مناظرہ جھنگ کے نام سے۔

آپ اسی کو پڑھ لیں، فتح و شکست آپ پر واضح ہو جائے گی۔

مختصراً میں کہہ دیتا ہوں کہ میرا فریق مخالف خود کتاب چھاپتا ہے، خود اس کو تحریر کرتا ہے۔ لیکن خالق کی غیبی مدد دیکھئے کہ خود اپنے قلم سے اس کتاب میں تحریر کرتا ہے کہ مولوی حق نواز کے بعض دلائل کا جواب ہم میدان مناظرہ میں نہیں دے سکے تھے۔ آج ہم بطور ضمیمہ کے اس کو درج کر رہے ہیں۔

تو جس مناظرے میں اپنے مد مقابل کے سامنے دلیل کا جواب نہ دیا جائے۔ سال بعد یا دو سال بعد گھر بیٹھ کر جواب لکھ دیا جائے کہ اس کا یہ جواب ہے۔ وہ مناظرہ جیتا ہوا ہوتا ہے یا ہارا ہوا؟ (ہارا ہوا)

اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ جو کہتے ہیں کہ ہم جیتے ہوئے تھے۔ وہ جھنگ چھوڑ گئے۔ ان کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور حق نواز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی جھنگ میں صدیق کی صداقت کے پھریرے لہرا رہا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

خطبہ

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ
ونومن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من
یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا
ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ لا نذیر لہ ولا مثال لہ ولا مثل لہ
لا ذد لہ ولا ندلہ و نشہد ان سیدنا ومولانا
و حبیبنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ
وعلی الہ و اصحابہ وازواجہ اجمعین x
اما بعد فقد قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی
الکلام المجید والفرقان الحمید x
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم x
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم x
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنہ صدق اللہ و صدق رسولہ النبی
الکریم x
]

تمہید:

حاضرین گرامی قدر!

سیرت سید الرسل کے پاکیزہ عنوان پر معروضات کا کچھ حصہ گزر چکا ہے۔ مزید گزارشات آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

سیرت کا معنی:

سیرت کا معنی ہوتا ہے کردار، کریکٹر، رہن سہن، تعلقات، معاملات..... دو عنوان آج کل عموماً موضوع بحث رہے ہیں۔ میلاد النبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ۔

معاشرے کے ایک عنصر نے میلاد النبی ﷺ پر اس قدر غلو کیا ہے کہ اس غلو کو دیکھتے ہوئے دینی معلومات سے ناواقف انسان یہ سمجھے گا کہ پیغمبر علیہ السلام کی آمد کا یہی مقصد تھا کہ جو ہم نے میلاد منا کر پورا کر لیا ہے..... اور اگر کچھ دین سے واقفیت رکھتا ہے۔ اسے معلومات ہیں کہ وہ اگر غور کرے گا تو یہ سمجھے گا کہ اللہ کے آخری پیغمبر کا کلمہ پڑھنے والی قوم اپنے اس پیغمبر کے تشریف لانے کے مقصد کو سمجھی نہیں ہے۔

چنانچہ آپ جب اپنے ماحول کا جائزہ لیں گے، یقیناً آپ کو اس ماحول میں یہ دونوں ذہن مل جائیں گے۔ عموماً آپ میں بہت کافی عمر کے لوگ تشریف فرما ہوں گے۔ عام طور پر یہ ذہن تھا۔ کہ شادی اور خوشی میں طبلے، سرنگی، چمٹا، ناچ، گانا..... یا ہماری زبان میں جس کو رلیس کہتے ہیں، یا عام طور پر پرانے لوگ جانتے ہیں کہ ان افعال کو شادیوں میں اور خوشیوں میں ناپسندیدہ غیر شرعی افعال کہا جاتا تھا۔

اور دین دار طبقہ اس قسم کے افعال پر ہمیشہ یہ تنقید کرتا چلا آیا ہے کہ یہ شادی خلاف سنت اور اسلامی طریقہ کے برعکس ہے۔ تاہم بدعملی کی بناء پر لوگ شادیوں میں، خوشیوں میں یہ سارا کام کر لیا کرتے ہیں۔

لیکن ان افعال کو نہ وہ خوشی کرنے والے افراد سمجھتے ہیں کہ ہم نے ٹھیک کیا ہے اور نہ ہی کسی دار العلوم یا دار الافتاء سے ان کو سند جواز ملتی ہے کہ تم نے ٹھیک کیا

ہے۔

شادیوں اور خوشیوں میں سرنگی اور باجے بجانے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام تو ہم نے غلط کیا ہے۔ اچھا اللہ معاف کرے گا۔ ہم گناہ گار لوگ ہیں۔ غلطیاں ہو جاتی ہیں، یہ ہے، وہ ہے۔ ہزاروں تاویلات کرتے ہیں۔

ولادت رسول ﷺ پر بدعات:

تاہم اتنا ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ کام غلط کرتے ہیں۔ کام درست نہیں ہے۔ لیکن اب رفتہ رفتہ وہی قوم جو طبلہ، سرنگی، ڈھول، چمٹا، ناچ یا اس قسم کی دوسری شعبدہ بازیوں کو ناجائز سمجھتی تھی، لیکن بدعملی کی بناء پر، سستی کی بناء پر، غفلت کی بناء پر کر بھی لیتے تھے۔

اب وہی قوم یہ سمجھنے لگ جائے گی اپنی دینی کمی کی بناء پر کہ یہ جتنے افعال ہم کرتے ہیں یہ تو ناجائز نہیں ہیں۔ کیوں؟ اگر یہ ناجائز ہوتے تو داڑھیوں والے لوگ، مولوی لوگ، پیر کہلانے والا طبقہ، منبر و محراب کا وارث بننے کا مدعی، وہ بازاروں میں آ کر ۱۲ ربیع الاول کو سرور دو عالم ﷺ کی پیدائش پر ڈھول کیوں بجاتا.....؟

اگر یہ افعال ناجائز ہوتے تو 12 ربیع الاول کو بازاروں میں چمٹے کیوں بجتے؟ اگر یہ کام نہ درست ہوتے تو 12 ربیع الاول کو لوگ بازاروں میں کیوں ناچتے؟ آہستہ آہستہ نئی نسل ان افعال کو جو قطعاً شریعت میں ناجائز قرار دیئے گئے ہیں، ان کو جائز سمجھے گی۔ سمجھے گی کیا، سمجھ رہی ہے کہ یہ کام تو درست ہیں ہم نے جو پیغمبر اسلام کی پیدائش پر کئے ہیں تو لازمی بات ہے کہ باقی خوشیوں میں بھی یہ کام جائز ہونگے۔

مضامیر کی ممانعت کر دی گئی:

آنحضرت ﷺ کے صحیح ارشادات..... مضامیر کی ممانعت کیا ہے۔؟ مضامیر کہتے ہیں طبلہ، سرنگی، چمٹا، ڈھول وغیرہ کو، ان کیلئے آنحضرت ﷺ نے صراحتاً ممانعت فرمائی ہے۔ کہ یہ چیزیں استعمال نہ کی جائیں۔

حتی کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنی ایک کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ قوالی جو عموماً کی جاتی ہے، اس میں اگرچہ بعض اوقات حضور ﷺ کی نعت یا آپ کی تعریف کے الفاظ ہوتے ہیں۔ ایسے اشعار قوال پڑھتا ہے کہ جس میں آپ ﷺ کی تعریف ہوتی ہے۔ لیکن ان اشعار کے ساتھ اس نعت کے ساتھ طبلہ بھی ہوتا ہے۔ اس نعت کے ساتھ سرنگی بھی ہوتی ہے۔ اس نعت کے ساتھ چمٹا وغیرہ بھی ہوتا ہے۔ احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ ایسی قوالی قطعاً حرام ہے۔ قوالی کرنے والا، کروانے والا دونوں مجرم اور گناہ گار ہیں۔

اب وہی طبلہ اور سرنگی جو قوالیوں میں حرام تھی، وہ آج نبی علیہ السلام کی پیدائش میں حلال ہونا شروع ہوگئی ہے اور اس کو بازاروں میں بجانے کو قوم لگ گئی ہے۔

بدعت کا نقصان:

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایک نقصان تو اس میں یہ ہوا اور ہو رہا ہے کہ رفتہ رفتہ قوم یہ سمجھے گی کہ شادیوں میں ڈھول باجا وغیرہ جو کچھ ہم کرتے ہیں یہ سب چیزیں جائز ہیں۔ یہ بارہ ربیع الاول کو بجتی ہیں۔

دوسرے نمبر پر نقصان یہ ہوگا اور ہو رہا ہے کہ عموماً لوگ سرور دو عالم ﷺ کی پیدائش سے غافل ہیں کہ آپ ﷺ کیوں پیدا ہوئے؟ آپ ﷺ کی پیدائش کا مقصد

کیا تھا؟ اس سے غافل ہیں۔ کیوں؟ بارہ ربیع الاول کو آپ کی پیدائش پر اس قدر زور اور اتنے انتظامات اتنا وسیع پیمانے پر پروگرام، دین سے غافل طبقہ کے ذہن میں پیدا کرے گا کہ سب سے بڑا اہم کام یہی ہے کہ سرور دو عالم ﷺ جس دن پیدا ہوئے، اس دن بازاروں میں ناچ لو، دین کا فریضہ ادا ہو گیا۔

عمل سے نجات ہے:

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی پیدائش سے مقصود یہ نہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کے پیدا ہونے سے امت کے، یعنی محض آپ ﷺ کی پیدائش سے میری اور آپ کی عملی زندگی وابستہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش کے واقعات کو ذکر کرنا یقیناً اس لحاظ سے تو سعادت ہے کہ ہمیں اپنے پیغمبر ﷺ کی پیدائش کا دن معلوم ہو جائے۔ ہمیں پیغمبر ﷺ کی تاریخ ولادت معلوم ہو جائے۔ خاندان کے حالات معلوم ہو جائیں، کنبہ اور قبیلہ معلوم ہو جائے۔ پیدائش کی جگہ معلوم ہو جائے، اس لحاظ سے تو یقیناً سعادت ہے۔

لیکن جہاں تک عملی زندگی کا تعلق ہے، وہ آپ ﷺ کی میلاد سے وابستہ نہیں ہے۔ کیوں؟

عملی زندگی کا تعلق چالیس برس کے بعد شروع ہوا ہے۔ میلاد چالیس سال تک برابر رہا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپ کے پیدا ہونے کے بعد چالیس سال تک گویا مکمل خاموشی رہی ہے.....

- ..... نہ کسی نے پتھر مارا ہے
- ..... نہ کسی نے راستے میں کانٹے بچھائے ہیں
- ..... نہ کسی نے گالی دی ہے

- ..... نہ کسی نے مجنون کہا ہے
- ..... نہ کسی نے کذاب کہا ہے
- ..... نہ کسی نے اور کوئی بکواس کی ہے
- ..... ''.....میلاد یقیناً موجود تھا.....''

یقیناً لوگ جانتے تھے کہ یہ آمنہ کا لخت جگر ہے۔ یقیناً دنیا جانتی تھی کہ فلاں تاریخ کو یہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ یقیناً لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ عبدالمطلب کے پوتے ہیں۔ یقیناً دنیا جانتی تھی کہ یہ عبداللہ کے لخت جگر ہیں۔ یقیناً معلوم تھا کہ حلیمہ کے ہاں دودھ پیا ہے۔ یہ بھی معلوم تھا کہ قریشی النسل ہیں۔ یہ بھی معلوم تھا کہ مکہ میں پیدا ہوئے ہیں.....اور اسی کا نام میلاد ہے۔

پیدائش، کہ آپ پیدا ہوئے ہیں۔ فلاں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اس پیدائش کے تمام عنوان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ کسی کو تکلیف نہیں ہوئی۔ کسی نے گالیاں نہیں دیں۔ کسی نے تبرا نہیں کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ کے محض پیدا ہونے سے نہ تو قریشیوں کی ڈاکہ زنی پر زد پڑ رہی تھی۔ آپ کی محض پیدائش سے نہ تو تجارت میں گھپلے پر زد پڑ رہی تھی۔ آپ کی محض پیدائش سے نہ تو کسی کی بے حیائی پر زد پڑ رہی تھی۔

کیونکہ آپ پیدا ہوئے ہیں اور ابھی خاموش ہیں۔ ہاں! زد پڑی ہے پیغمبر ﷺ کی سیرت اور کردار سے اور وہ سیرت و کردار چالیس برس کے بعد شروع ہوا ہے۔ اس سے زد پڑی۔ اب راستے میں کانٹے بھی بچھ گئے۔ راستہ میں کنوئیں بھی کھود دیئے گئے۔ اونٹوں کی اوجھریاں اٹھا کر آپ ﷺ پر ڈال دی گئیں۔ اب لوگ آپ کو کذاب بھی کہنے لگ گئے۔ مجنون بھی کہنے لگ گئے معاذ اللہ۔ اب آپ کیلئے راستے بھی مسدود ہونے شروع ہو گئے۔ لوگ آپ کے لہو کے پیاسے بھی بن گئے، کیوں؟

کہ جب آپ ﷺ نے اپنے پیدائش کے اصل مقصد کو ظاہر کیا ہے۔ کہ مجھے اللہ نے کیوں پیدا کیا ہے؟ میں کائنات میں کس لئے آیا ہوں؟ میری پیدائش سے غرض کیا ہے اور اس غرض کو جب آپ نے بیان کیا ہے:

بوالذی ارسل رسوله بالهدٰی ودین الحق

لیظهره علی الدین کله

کہ میں اس لئے کائنات میں آیا ہوں کہ تمام باطل ادیان پر میری سیرت چھا جائے۔ تمام باطل ادیان پر میرا دین غلبہ پا جائے۔ تمام باطل ادیان پر وہ کردار غالب آ جائے اور وہ کتاب غالب آ جائے، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتاری ہے۔

دشمنی کی ابتدا کب ہوئی:

جب اس دین کی اشاعت کی ابتداء کی ہے، اس دن سے دنیا آپ ﷺ کی دشمن بننا شروع ہوگئی۔

معلوم ہوگیا کہ اس دن سے جب دنیا دشمن بننا شروع ہوئی اور کچھ دوست بننا بھی شروع ہوگئے۔

اب آگے دیکھنا یہ ہے کہ کیا ابوبکرؓ و عمرؓ نے عثمانؓ و علیؓ نے بدر میں تلوار اس لئے اٹھائی ہے کہ وہ ابوجہل سے منوانا چاہتے تھے کہ تم محمد ﷺ کو آمنہ کا لخت جگر مانو؟ کیا صحابہؓ نے خندقیں اس لئے کھودی ہیں کہ وہ تسلیم کرانا چاہتے تھے دنیا سے کہ عبداللہ کا بیٹا تسلیم کرو۔

کیا خود خاتم الانبیا ﷺ نے طائف میں مار اس لئے کھائی ہے کہ وہ تسلیم کرانا چاہتے کہ عبدالمطلب کا پوتا تسلیم کرو؟

کیا اس لئے صحابہؓ نے، لوہے کے گرم کڑاہوں کے اندر تیل گرم کر کے ڈال

دیا جاتا تھا، اس لئے خود کو جلوایا ہے کہ تم تسلیم کرو کہ حلیمہ کے ہاں دودھ پیا ہے؟ اس لئے صحابہؓ نے قربانیاں پیش کی تھیں کہ وہ یہ منوانا چاہتے تھے کہ مانو مکہ میں پیدا ہوئے ہیں؟ تسلیم کرو بارہ ربیع الاول کو آئے ہیں۔

اگر تو یہی معنی ہے، اس کے لئے خندقیں کھودی گئیں ہیں، اس کیلئے بدر میں آئے ہیں، اس کیلئے تلواریں اٹھی ہیں، اس کے لئے صحابہؓ حبشہ میں ہجرت کر گئے کہ وہ محمد ﷺ کو آمنہ کا بیٹا منوانا چاہتے تھے۔

اس لئے اصحابؓ رسول ﷺ نے اپنے بچے کٹوا دیئے ہیں کہ وہ محمد ﷺ کو آمنہ کا نورِ نظر تسلیم کروانا چاہتے تھے۔ تو تسلیم ہے جناب والا! آج بھی آپ بازاروں میں نکل کر گر جئے، آج بھی آپ رات دن میلاد پر ہی بحث کیجئے۔ آج بھی آپ رات دن اس پر محنت کیجئے۔ اس کیلئے جتنی کوشش ہو سکتی ہے، کریں۔ لیکن اگر ان ابحاث کو منوانے کیلئے صحابہؓ نہیں آئے اور بحث کوئی اور ہے تو وہ لازماً آپ کو ماننا پڑے گی کہ صحابہؓ بدر میں سیرت منوانے کیلئے آئے ہیں۔ صحابہؓ اور میں سیرت منوانے کیلئے آئے ہیں۔

صحابہؓ نے حبشہ کو ہجرت کی ہے.....

- محمد ﷺ کی سیرت منوانے کیلئے۔
- کردار منوانے کیلئے۔

جس کام کو منوانے کیلئے صحابہؓ نے بدر میں تلواریں اٹھائی تھیں۔ آج اس کام پر پردہ ڈالنے کیلئے منبر و محراب کا غدار ابن غدار میلاد ہی کو بیان کر کے اپنے کرتوت پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔

اگر سیرت بیان ہو تو:

وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کو بیان کرتا ہوں۔ تو پھر اس بیان کے بعد مجھے لازماً بتلانا پڑے گا حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کہ، کوئی بندہ فوت بھی ہے کہ نہیں۔ مرا ہے تو اس کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا سلوک کیا ہے۔ اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا ہے۔

اسے بتلانا پڑے گا، نبوت نے جنازہ کس طرح اٹھایا؟ تسلیم کرنا پڑے گا، پیغمبر ﷺ نے دفن کس طرح کیا؟ ماننا پڑے گا، بیان کرنا پڑے گا کہ جنازے کے بعد آپ ﷺ نے کیا اعمال سرانجام دیئے ہیں۔ جنازے کو دفن کرنے کے بعد آپ ﷺ نے کون سی دعا اور کون سی قرآن کی دعا پڑھی تھی۔

اسے بتلانا پڑے گا، آقا ﷺ جب دفن کر کے آئے ہیں۔ پھر تعزیت کا طریقہ کار کیا تھا؟ جب دفن کر کے آئے ہیں تو پھر مرنے والے کو کوئی چیز ثواب کے لئے بخشی ہو، اس کا طریقہ کار کیا تھا.....؟

اس تمام سیرت کو تفصیلاً بیان کرتے ہوئے نہ تیسرے دن کی روٹی آتی ہے، نہ تیسرے دن کے کپڑے آتے ہیں۔ نہ جمعرات آتی ہے۔ نہ چالیس دن کی روٹیاں آتی ہیں۔ نہ جنازے کے پیسے آتے ہیں۔ جب وہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہے۔ ملوانے کی جمعرات کی روٹی پر زد پڑتی ہے۔ اس کے تیسرے دن کے ختم پر زد پڑتی ہے۔ اس لئے عیاری کرتے ہوئے قوم کو بازاروں میں ناچنے پر لگا دیا۔ کہ سیرت مصطفیٰ ﷺ سامنے آئے گی۔ نہ میرے کرتوت سے پردہ اٹھے گا۔

سمجھتا ہے کہ اگر سیرت پیغمبر ﷺ بیان کرتا ہوں۔ تو لازماً یہ بتلانا پڑے گا۔ جنازہ سامنے پڑا ہے اور کائنات کی وہ عظیم شخصیت، جس کیلئے خلاق عالم نے اعلان کیا:

..... وما ارسلنک الا رحمة للعلمین .....

وہ شفیق اور سراپا رحمت، سراپا محبت تشریف فرما ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس نے کسی کا قرضہ تو نہیں دینا؟ جواب ملتا ہے آقا ﷺ! دینا ہے۔ فرمایا جنازہ خود پڑھو، میں تو نہیں پڑھتا۔ جب تک قرض کا ذمہ نہ ہو، قرض کا ذمہ لیا جاتا ہے۔ نبوت جنازہ پڑھتی ہے۔ رفتہ رفتہ مال غنیمت آیا۔ بیت المال میں کافی تعداد میں پیسہ جمع ہو جاتا ہے۔ اب خاتم الانبیا ﷺ نے خود اعلان کرنا شروع کیا۔ اگر کوئی غریب صحابی h فوت ہو جاتا ہے۔ مقروض گیا ہے، کسی کا قرض دینا تھا۔ اب اعلان ہوتا ہے کہ آج کے بعد اس سے کسی نے قرض لینا ہے، محمد (ﷺ) ادا کرے گا۔

تو وہ ملوانا سمجھتا ہے کہ اگر میں سیرت بیان کرتا ہوں، مجھ سے دنیا پوچھے گی، محمد ﷺ کا کردار تو یہ ہے کہ مرنے والے کا قرضہ بھی خود ادا کرتے ہیں۔

اور تیرا کردار یہ ہے کہ اس کیلئے نہ ختم قرآن مفت پڑھتا ہے۔ نہ اس کیلئے درود مفت پڑھتا ہے۔ نہ جنازہ مفت پڑھنے کو تیار ہے۔ حتی کہ کپڑا کفن سے بچے ہوئے ٹکڑے چھین کر گھر لے جاتا ہے۔ چالیس دن تک دروازہ نہیں چھوڑتا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کا کردار کچھ تھا، تیرا کردار کچھ ہے۔ اس کرتوت پر پردہ ڈالنے کیلئے میلاد مناؤ۔ سیرت مت مناؤ۔ اس کے سوا اور کیا ہے؟

رات دن کی یہی بکواس ہے۔ رات کا یہی تماشہ ہے۔ شغل ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے تمام کردار کو شغل کی نذر کر دو، کھیل کی نذر کر دو، دنیا جانے گی ہی نہیں کہ ہمارے آقا ﷺ کا کردار کیا تھا؟ سیرت کیا تھی؟ کریکٹر کیا تھا؟ چاہتے کیا تھے؟ عمل کیا تھا؟ اور کس لئے اس کائنات میں آئے تھے؟ اس پر نظر ہی نہ جائے۔ ہم جو کر لیں گے دنیا مانتی جائے گی۔

معلوم ہے اس کو کہ میرا کردار یہ ہے۔ میرے پیروں کا کردار یہ ہے۔ اس

سے پردہ ہٹتا ہے، کیا کردار ہے؟

نبوت کی سیرت بیان کروں گا۔ بتلانا پڑے گا آقا ﷺ نے عورتوں اور مردوں دونوں کو بیعت کیا ہے۔ لیکن عورتوں کی بیعت کا پروگرام کیا تھا۔ عورتوں سے بیعت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے کس طرح بیعت کی ہے۔ تو لازماً ملے گا کہ آپ نے کپڑا ڈال دیا۔ اور خواتین کو فرمایا کہ ایک طرف سے پکڑ لو، اس طرح بیعت ہوگئی۔ وہی پیالے میں پانی ڈال کر ہاتھ رکھ دیا۔ فرمایا کہ تم بھی اسی پیالے میں ہاتھ ڈالنا بعد میں۔ اس سے بیعت ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد ان کو زبانی تبلیغ فرمادی۔

وہ ذات جس کو امت کے باپ ہونے کا مقام حاصل ہے، وہ ذات اقدس جس کے لئے گناہ کا شبہ کرنا بھی کفر ہے۔ وہ ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر خواتین کو بیعت نہیں کرتے۔

سوچ ذرا ملاحظہ ہو:

اس لئے منبر و محراب کا غدار سمجھتا ہے کہ اگر میں سیرتِ پیغمبر ﷺ بیان کرتا ہوں تو میرے پیر کا کرتوت کھل جائے گا۔ وہ عورتوں کو تھپکیاں دیتا ہے، عورتیں اس کے پاؤں چوم رہی ہوتی ہیں۔ عورتیں اس کو دبا رہی ہوتی ہیں۔ حتی کہ وہ سمجھ جائے گا۔ کہ میرے پیر رضا خان نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے:۔

کہ ایک آدمی جس کی دو بیویاں تھیں، وہ رات کو اپنی ایک بیوی کے حقوق ادا کرتا ہے۔ دوسری کے نہیں کرتا۔ کمرہ ایک ہے۔ تینوں ایک کمرے میں ہیں۔ حتی کہ صبح ہوتی ہے۔ مرید پیر کے پاس آیا۔ پیر صاحب پوچھتے ہیں کہ تم نے ایک بیوی کے حقوق ادا کئے ہیں جبکہ دوسری دیکھتی رہی ہے اور تو نے اس کے حقوق زوجیت ادا نہیں کئے۔

مرید پوچھتا ہے کہ حضرت صاحب آپ کو کس نے بتلایا، پیر صاحب کہتے ہیں کہ کمرہ میں تُو تھا۔ تیری دونوں بیویاں تھیں۔ اس جگہ خالی پلنگ پڑا تھا۔

جی حضور! خالی پلنگ تھا۔ کہتا ہے کہ اس پر میں تھا۔

ہے یہ رضا خان کے ملفوظات میں، سمجھتا ہے کہ جس پیغمبر ﷺ نے عورتوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بیعت نہیں کی۔ جو دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اور سائیڈ پر کھڑا ہے کہ اندر نظر نہ چلی جائے۔ معصوم نبوت کی زوجیت ہے، یہ جو اس کردار کے خلاف کر رہا ہے کہ رات کو مرید کے خلوت خانے میں جا کر دیکھتا ہے کہ میرا مرید کیا کر رہا ہے۔

اس کریکٹر پر پردہ ڈالنے کیلئے محض بارہ ربیع الاول کو بازاروں میں ناچنا، اس پر چھٹیاں لگانی، تماشہ بنا کر پیغمبر کے میلاد کو پھرنا، یہ مذہبی خودکشی نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ملت کے ساتھ غداری اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کا قتل عام نہیں تو اور کیا ہے؟

صرف اپنے کرتوت چھپانے کیلئے، اپنے کردار پر پردہ ڈالنے کیلئے صرف جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں۔ جھنڈیاں لگانے پر نہ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تیری دکان کی پگڑی جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جھنڈیاں لگانے سے، بازار میں جلوس نکالنے سے نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ رشوت کے پیسے کھائے جائیں؟ نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقہ کار سے سود جائز ہے یا ناجائز ہے؟ نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ میلاد جو کرلیں گے۔ جلوس نکالیں گے۔ اس سے یہ نہ معلوم ہوا کہ رشوت جائز ہے یا ناجائز ہے۔ اس سے یہ تردد نہیں پڑتی۔ کہ گھپلہ کرنا اور تجارت میں بے ایمانی کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ کم تولنا جائز ہے؟ اس سے اس پر کوئی زد نہیں پڑے گی۔

CamScanner

زد پڑتی ہے پیغمبر ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے سے کہ کسی کا مال کھانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ لہٰذا سیرت مت بیان کرو۔ صرف میلاد بیان کرو۔ قوم بازاروں میں پہاڑیاں بناتی رہے۔ قوم بازاروں میں جھنڈیاں لگاتی رہے۔ قوم بازاروں میں ناچتی رہے۔ اس سے کسی کے کرتوت پر زد نہیں پڑتی ہے۔ اس لئے اس کو اپنالیا گیا ہے۔ سیرتِ کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

پیر کا انداز غاصبانہ:

یہ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے۔ شاہ جیونہ کا گدی نشین، ظلم تو یہ ہے اس قوم پر، اس قوم کے ساتھ زیادتی رہی ہے اور خود یہ قوم زیادتی کرواتی ہے۔ مرید سنی، پیر رافضی۔ کتنا بڑا ظلم ہے.....؟

یہ شاہ جیونہ کا گدی نشین پچھلے ہفتے یہ چڑ بھروانے سے آگے علاقہ ''بالیاں'' اس علاقے کا دورہ کرتا ہے اور جس آدمی کے کنوئیں پر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ بھینس لینی ہے، گائے لینی ہے۔

واللہ العظیم! اس علاقے کے لوگوں نے مجھے بتایا ہے، اطلاعات دیں کہ کئی لوگ اپنے گھروں میں جانور بند کر کے تالے لگا کر چلے گئے کہ پیر میری گائے چھوڑتا ہے۔

یہ شاہ جیونہ کے گدی نشین کا حال ہے۔ ایک تو وہ غنڈہ اور چور ہے۔ جو رات کو گائے چھوڑتا ہے۔ ایک یہ چور ہے کہ جو دن دیہاڑے ڈاکہ مارتا ہے۔ لیکن پیر کی ہوس دیکھ کر یہ غرباء کا مال لوٹتا چلا جا رہا ہے اور اس طرح اس نے دن دیہاڑے ڈاکہ زنی کی ہے۔ اس پر نہ پرچہ ہوسکتا ہے۔ چونکہ پیر ہے۔ نہ اس کے خلاف چوری کا پرچہ ہوسکتا ہے، نہ الزام لگ سکتا ہے، چونکہ سید ہے۔ آل رسول ہے، لعنت ہے اس

کردار پر، کیا یہی انداز آل رسول ہے۔

مجھے پیر کے نسب میں شک ہے۔ اگر عزت رسول ہوتے تو یہ کرتوت کبھی نہ کرتا۔ کتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے اور کوئی پوچھتا نہیں ہے۔

اپنے کردار پر نظر کر:

ایک طرف تم 12 ربیع الاول کو جھنڈیاں لگا کرنا چنا شروع ہو چکے ہو اور اس سے پیغمبر کی 23 سالہ سیرت کو تم برباد کرنا چاہتے ہو، اور قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاتی ہے۔ ہم تو نبی کے ساتھ عشق کرتے ہیں۔

یہ میلاد منانے کا سلسلہ انڈیا میں شروع ہوا۔ کھڑے ہو جاتے اور میلاد بیان ہوتا۔ چند دن تک یہ قیام رہا۔ یہی چیز زیر بحث رہی انڈیا کی زمین پر کہ آیا میلاد کے دوران یہ قیام جائز ہے یا ناجائز؟ یہ طریقہ کار درست ہے یا نہ درست؟ کچھ دن یہ چلتا رہا۔ اس پر کتابیں لکھی جاتی رہیں۔ یہی بحث کا عنوان رہا۔ یہی تقریریں رہیں۔ یہ میلاد کا یہ طریقہ کار اور اس میں یہ قیام درست ہے یا نادرست؟ رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے نتیجہ کیا نکلا ہے کہ پھر قیام والی بات بھی گئی۔ پھر صرف واقعات مسجد میں بیٹھ کر بیان کرنے والے بھی گئے۔ صرف گھر میں بیٹھ کر حضور ﷺ کا تذکرہ بھی گیا۔

آہستہ آہستہ یہ قوم بازاروں میں نکل آئی۔ جھنڈیاں لگنے لگ گئیں۔ جلوس نکلنے لگ گئے۔ پھر ابتداء جلوس کی یہ تھی کہ کچھ لوگ بازار میں چلتے نعت خوانی ہو جاتی، کچھ اور پڑھ دیا جاتا، درود و سلام پڑھ دیا جاتا اور یوں نکلے ہوئے آ جاتے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ کام بڑھتا چلا گیا۔ بڑھتے بڑھتے آج اس اسٹیج پر کھڑے ہوئے ہیں۔

آج اسی میلاد میں، آج اسی پیغمبر ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں طبلے آ گئے۔ جن کو آپ ﷺ نے منع کیا تھا۔ آج سرنگیاں آ گئیں، جن کو آپ ﷺ نے روکا تھا۔

آج چمٹے آ گئے، جو کبھی ملنگ کا کردار تھا۔ آج شیخ الحدیث کا کردار ہے، جس کو کل تک میراثی کا کردار سمجھا جاتا تھا۔ آج محدث کا کردار بن گیا ہے۔

آج رفتہ رفتہ چمٹوں تک بات آ گئی۔ حتی کہ ظلم کی انتہا ہوگئی ہے۔ اگر چہ میں پورا ہفتہ اپنے ضلع سے غائب رہا ہوں۔ باہر کے علاقوں میں!

خرافات ہی خرافات:

اور اطلاعات یہ ملی ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو چند غنڈوں نے مصنوعی داڑھیاں لگائیں اور ناچ کیا۔ آپ کے جھنگ میں ہوا ہے۔ آپ کے شہر میں ہوا ہے۔ اگر یہ مصنوعی داڑھی کوئی ہندو لگاتا، آپ اس کے خلاف ہڑتالیں کر دیتے۔ اگر مصنوعی داڑھی لگا کر کوئی عیسائی ناچتا، آپ اس کے خلاف بغاوت کرتے۔ لیکن اب مصنوعی داڑھی اس نے لگائی ہے کہ جو ابن ابی کا لبادہ پہن کر عشق رسول کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس نے مصنوعی داڑھی لگائی ہے اور آپ چپ ہیں۔ آپ خاموش ہیں۔ کوئی نوٹس نہ لیا گیا کہ تم نے پیغمبر ﷺ کی سنت کا مذاق اڑایا ہے۔ 12 ربیع الاول کو.....!

مصنوعی داڑھی ایک اور نے بھی لگائی تھی۔ جس کے خلاف تم نے اجتماع کیا ہے۔ اس نے بھی لگائی تھی۔ جس کے بارے میں تمہیں غم و غصہ آیا اور اسی جھنگ میں مصنوعی داڑھی لگی۔ آج وہی مصنوعی داڑھی بارہ ربیع الاول کو لگتی ہے۔ کسی کے دل میں نہ آیا کہ یہ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ کتنا بڑا فتنہ ہے۔

رفتہ رفتہ، بڑھتے بڑھتے آج صرف طبلہ، سرنگی، چمٹا کی بات نہیں، بلکہ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں، اس ہفتے میں جو مختلف علاقوں کے حالات معلوم کئے ہیں اور جہاں جہاں میں پہنچا ہوں۔

مثال کے طور پر میری عموماً عادت نہیں کہ میں بتلاؤں کہ میں کہاں گیا اور

کہاں نہیں گیا۔ وجہ اس سے یہ ہے کہ اس سے میری اور آپ کی نجات وابستہ نہیں ہے۔ نجات مسائل سے وابستہ ہے۔ میرا سفر کہیں ہو کہیں نہ ہو!

لیکن آج اس ضرورت کے پیش نظر بتلاتا ہوں کہ ملتان، رحیم یار خان، فیصل آباد اور دیگر اضلاع کے دورے کے دوران معلوم یہ ہوا کہ کہیں تو بیت اللہ بنا ہوا ہے۔ اس میں حجر اسود رکھا ہوا ہے بارہ ربیع الاول کو اور اس کا عورتیں طواف کر رہی ہیں۔ مرد طواف کر رہے ہیں۔ اس حجر اسود کو بوسہ دیا جا رہا ہے۔ کہیں مسجد نبوی بنا رکھی ہے اور اس پر مسجد نبوی لکھا ہوا ہے۔ کہیں گنبد خضریٰ بنایا ہوا ہے۔ یہ حضور کا روضہ ہے۔ اس کی جالی بنائی ہوئی ہے۔ لوگ دوڑ دوڑ کر اس جالی کو چومتے ہیں۔

کہیں بیت اللہ کا طواف ہو رہا ہے اور کہیں مسجد نبوی ہے اور اس کو اس احترام سے دیکھا جا رہا ہے، حد ہو گئی ہے اس بے ایمانی کی، آج پیغمبر ﷺ کے گنبد خضریٰ کی عزت و ناموس لوگوں کی نظروں سے گرانے کیلئے اس کو بازاروں میں مصنوعی شکل میں رکھ دیا گیا ہے۔ بیت اللہ کی عظمت مٹانے کیلئے، آج ملتان میں، آج لاہور میں، آج دیگر اضلاع میں چوکوں میں بیت اللہ رکھ دیا گیا ہے اور یہاں طواف جاری ہے۔

آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا آپ کے پاکستان میں فلم خانہ خدا کے نام سے اعلان ہوا تھا۔ جس کے خلاف لاہور میں احتجاج ہوا۔ جس کے خلاف پشاور میں احتجاج ہوا۔ جس کے خلاف کراچی میں احتجاج ہوا۔ کیوں؟ فلم خانہ خدا میں یہی دکھلایا جائے گا۔ لوگ حج کیسے کرتے ہیں۔ حجر اسود کو بوسہ ایسے دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کیسے ہے، وہ کیسے ہے۔ شیطان کو پتھر کیسے مارتے ہیں، دوڑتے کیسے ہیں صفا مروہ میں، یہ دکھلایا جائے گا۔

علماء کرام نے احتجاج کیا، فقہاء عظام نے احتجاج کیا، مسلم قوم سڑکوں پر

نکل آئی کہ تم بیت اللہ کی عظمت تباہ کر رہے ہو، دنیا یہاں جان دے دے گی۔ وہاں جانے کا شوق مٹ جائے گا۔

کل فلم ''خانہ خدا'' پر تم بازار میں نکل کر احتجاج کرتے تھے۔ آج وہی بیت اللہ چوکوں پر رکھ دیا گیا ہے۔ تم کہتے ہو کہ خوشی پیغمبر ہے۔

''علی ساڈا شیر اے باقی ہیر پھیر ہے'' کی تردید:

میرے واجب الاحترام سامعین!

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ کوئی ایک ظلم ہو رہا ہے، ان گنت ظلم ہیں۔ پیغمبر ﷺ کی سیرتِ مقدسہ کے ساتھ، آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ، آپ ﷺ کے مقاصد کے ساتھ، لیکن محبت کے رنگ میں، پیار کے رنگ میں۔ نعرہ یہ ہے ہمارا کہ ہم عاشق پیغمبر ہیں، یہ وہ کردار ہے کہ جو ابوجہل سرانجام نہ دے سکا۔

اور دوسرا ظلم میرے ضلع میں یہ ہوا ہے کہ جس کا نوٹس لئے بغیر میں نہیں رہ سکتا کہ جھنگ سٹی میں ''بابِ عمرؓ'' کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فقرہ بلند کیا ہے:

علی ساڈا شیر اے
باقی ہیر پھیر اے

لگا ہے نعرہ، آپ نے سنا ہے؟ بابِ عمرؓ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فقرے بلند کئے گئے ہیں:

علی ساڈا شیر اے
باقی ہیر پھیر اے

کون سے جلوس میں یہ فقرہ بلند ہوا؟ جس جلوس کی قیادت مذہبی ٹھیکیدار کرتا ہے۔ کون سے جلوس میں ابوبکرؓ کے دشمن نے، اصحاب پیغمبرؐ کے باغی نے یہ نعرہ بلند کر کے ابوبکرؓ کو ہیر پھیر میں داخل کیا ہے۔ عمرؓ کو ہیر پھیر میں داخل کیا ہے۔ عثمانؓ کو ہیر

پھیر میں داخل کیا ہے۔ کس جلوس میں یہ نعرہ بلند ہوا اور اس مذہبی غنڈے کو، اس مذہبی بدمعاش کو، اس ملت اسلامیہ کے باغی کو، ابوبکرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کرنے کا موقع رضا خانیت کی ذریت نے دیا ہے۔ رافضی کے ایجنٹ نے دیا ہے۔ جسے میں معاف نہیں کرسکتا۔ تم کب تک شیعت کے ہاتھ میں کھیلتے جاؤ گے۔

یاد رکھو! اگر اس قسم کے گندے اور گھناؤں نعرے ان جلوسوں میں بندہ ہوئے تو جیسے محرم کے جلوس کے لائسنس بن گئے ہیں۔ ہم طاقت سے تمہارے جلوس کے بھی لائسنس بنائیں گے۔ پھر ٹکراؤ ہوگا، لڑائیاں ہوں گی۔ جس کا رزلٹ یہ نکلے گا کہ تم بارہ ربیع الاول کا جلوس بھی بلا روک ٹوک نہ نکال سکو۔

اس لئے اجازت ہے کہ تم اصحاب رسول پر تبرے کراؤ متعہ کی اولاد سے؟

علی ساڈا شیر اے
باقی ہیر پھیر اے

سوال ..... ''پرچی پر لکھا ہے کہ صحابہؓ نے جلوس نہیں نکالا، تو اس کا جواب جلوس میں یہ دیا گیا ہے کہ صحابہؓ فارغ نہیں تھے، ہم فارغ ہیں۔''

کیا کہنے؟ اور واقعی محض جلوس میں ایسے نہیں جواب دیا گیا، کتابوں میں لکھا گیا ہے اس جلوس کے جواز کیلئے کہ صحابہؓ کیوں جلوس نہیں نکالتے تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ فارغ نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔ کام دین کا تھا لیکن صحابہؓ دین کے کام کیلئے فارغ نہیں تھے۔ ہم فارغ ہو گئے ہیں۔

میرے واجب الاحترام سامعین!

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ جن افراد نے باب عمرؓ کے سامنے کھڑے ہو کر

علی ساڈا شیر اے
باقی ہیر پھیر اے

یہ ابوبکرؓ وعمرؓ کو جو ہیر پھیر میں شامل کیا ہے۔ میں احتجاج کرتا ہوں کہ جس آدمی نے اس جلوس کی قیادت کی ہے۔ اس آدمی کو غنڈہ فہرست میں شامل کر کے باز پرس کی جائے کہ تم نے یہ فساد کیوں کرایا ہے۔

وہ باب عمرؓ جس پر پانچ آدمی قتل ہو چکے ہیں اصحاب رسول j کی ناموس کیلئے ۔آج تم پیدائش نبوی کی آڑ میں آ کر اسی میں ابوبکرؓ وعمرؓ کو ہیر پھیر کہلوانے کے ذمہ دار بنتے ہو۔

اور تم نے یہ سمجھا ہے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ لاوارث ہیں، کوئی پوچھے گا نہیں اور یہ بات چھپ جائے گی کہ ہم تو نبی کا دن منا رہے تھے، ہم تو یوم پیغمبر منا رہے تھے۔ تم رافضی کے ایجنٹ ہو، تم رافضی کے ناؤڈی ہو، تمہیں نذرانے ملتے ہیں روافض سے اور اس کی آڑ میں تم ناچتے ہو اور تم ذریعہ بنے ہو ان غنڈوں کا کہ وہ بازاروں میں آ کر ابوبکرؓ وعمرؓ پر تبرا کر جائیں۔

علی ساڈا شیر اے
باقی ہیر پھیر اے

ان کو ہیر پھیر میں شامل کیا ہے۔ کیا وہ ہیر پھیر ہے کہ جس نے آ کر نبوت کے سامنے عرض کیا تھا آ قاﷺ! میرا بچہ لے جائیں، دودھ پیتا بچہ، آ قاﷺ فرماتے ہیں کہ کیا کروں گا؟ فرماتے ہیں کہ جس وقت دشمن آپ کی طرف وار کرے، میرا بچہ ہاتھ پر رکھ دیں تلوار آئے یہ کٹ جائے، نبوت بچ جائے۔ میرا بچہ کٹ جائے، میری نجات ہو جائے گی۔

کیا یہ ہیر پھیر میں شامل ہے۔ جس نے دودھ پیتا بچہ کٹوا دیا؟

کیا بلال h کے ہاتھوں میں کیل نہیں گاڑے گئے؟ ان کے جسم پر چٹانیں رکھ کر تیز دھوپ میں انہیں لٹایا گیا، وہ ہیر پھیر میں شامل ہے؟

کس نے یہ تبرا کیا ہے اصحاب رسولؐ پر؟ بریلویت نے گالی دلوائی ہے اصحاب پیغمبر پر، رافضی کے ہاتھ پر کھیلتے ہوئے، ہفتہ ہوا میں نے تجھے ڈھیل دی ہے۔ موقع دیا ہے تمہیں کہ باز آؤ، باز آؤ، نہ کھیلو شیعت کے ہاتھ پر، رافضی میرا اصل دشمن ہے۔ میرا کیا ابوبکرؓ کا دشمن ہے۔ عمرؓ کا دشمن ہے۔ عثمانؓ کا دشمن ہے۔ پیغمبرؐ کا دشمن ہے۔ زہراؓ کا دشمن ہے۔ قرآن کا دشمن ہے۔ علیؓ کا دشمن ہے۔ ملک کا دشمن ہے۔ ملت کا دشمن ہے۔ ملک کا غدار ہے۔ نہ کھیلو ان کے ہاتھ پر لیکن اس ڈھیل دینے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ تم نے بارہ ربیع الاول کو ابوبکرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کروادیا ہے۔

شرم وحیا کے تمام برقعے اتار پھینکے گئے ہیں۔ کیا وہ ہیر پھیر میں شامل ہے۔ خبابؓ، جس نے اپنے آپ کو انگاروں پر لٹوادیا۔ خبابؓ آج کیوں انگاروں پر لیٹا ہے.....؟

☐ ..... پیغمبر ﷺ کی سیرت منوانا چاہتا ہے

☐ ..... نبوت کا کریکٹر منوانا چاہتا ہے

☐ ..... نبوت کا کردار منوانا چاہتا ہے

کون سا کردار؟ اللہ کے سوا نبوت کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ کون سا کردار خبابؓ منوانا چاہتا ہے؟ اللہ کے سوا کسی کی پکار نہیں، کون سا کردار خبابؓ منوانا چاہتا ہے؟ اللہ کے سوا کسی اور کو مشکل کشا مت سمجھا جائے۔ کون سا کردار خبابؓ منوانا چاہتا ہے؟ یتیم کا مال مت کھاؤ، بیواؤں کا مال مت کھاؤ۔ کون سا کردار منوانا چاہتا ہے؟ تجارت سود سے پاک ہو۔ کون سا کردار منوانا چاہتا ہے؟ سفر پاک ہو۔ حضر تمہارا پاک ہو۔ گھریلو زندگی پاک ہو۔ اس کردار کو منوانے کیلئے، اس سیرت کو منوانے کیلئے، آج خبابؓ انگاروں پر لیٹتا ہے۔ جسم سے چربی نکلتی ہے۔ جس سے آگ بجھتی ہے۔

علی ساڈا شیر اے

باقی ہیر پھیر اے؟

یہ خبابؓ کی قربانی اس ہیر پھیر میں شامل ہے؟

بارہ ربیع الاول کے جلوس کے دھونس میں، اس عشق نبی کے نعرے کی آڑ میں تم پیغمبر ﷺ کی مقدس جماعت کا قلع قمع کرنا چاہتے ہو؟ اور سمجھتے ہو کہ تمہیں پوچھا نہ جائے۔ حالات بنتے ہیں یا بگڑتے ہیں۔ جو اصحابؓ کو برسر عام گالی دے گا۔ اس کو چیروں گا، اس کے کردار کو ننگا کروں گا۔

ہمیں صحابہؓ کی عزت مقدم ہے:

حالات ایسے ہیں، ویسے ہیں، حالات جائیں وہاں جہاں سے نکلے ہیں۔ ہمیں حالات سے زیادہ اصحابِؓ رسول ﷺ کی عزت مقدم ہے.....

- ..... نہ اپنی جان کی پرواہ ہے
- ..... نہ اپنی عزت کی پرواہ ہے
- ..... نہ اپنی ناموس کی پرواہ ہے

جو صدیق اکبرؓ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا۔ اس کو جوتوں سے سیدھا کیا جائے گا۔

کیا تماشہ ہے۔ کیا بدمعاشی ہے کہ جو خاتم الانبیا ﷺ کے عشق کی آڑ میں، اس جماعت کو گالیاں اس جماعت کو ہیر پھیر کہ جس جماعت کیلئے نبوت اعلان کریں:

ابوبکرؓ فی الجنۃ..... عمرؓ فی الجنۃ..... عثمانؓ فی الجنۃ ..... علیؓ فی الجنۃ..... طلحہؓ و زبیرؓ فی الجنۃ.....

آج ان کو بازاروں میں ہیر پھیر کہا جائے۔

جانتا ہوں میں کہ تم علیؓ کو کتنا شیر مانتے ہو۔تم ناپاک ذریت ہو کہ جو کہتی ہو کہ علیؓ کے سامنے زہراءؓ کو تھپڑ لگے اور علیؓ حجرے سے باہر نہ نکلے۔

وہ کون ہے؟ تم ہی ہو شیر ماننے والے، وہ کون ہے؟ کہ جس نے یہ بکواس کی ہے کہ علیؓ کے سامنے نبوت کو گالیاں دی گئی ہوں اور علیؓ میدان میں نہ آئے، وہ کوئی اور ہے؟ تم ہی ہو کہنے والے۔ نہ تم علیؓ کو شیر مانتے ہو، نہ تم ابوبکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہو، صرف گالی دینے کا ایک طریقہ کار تھا، جو تم نے ان کو دے دی ہے۔علیؓ کی آڑ میں!

میرے واجب الاحترام سامعین!

میں عرض یہ کر رہا ہوں واللہ العظیم! میں نے واضح کر دیا ہے کہ رافضی ایک بدترین فتنہ ہے۔ بدترین دشمن ہے۔اور یہ گود میں پل رہا ہے۔اور اس کے رنگ میں آ کر وار کرتا ہے۔

مجھے بریلوی عوام سے گلہ نہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہارے منبر و محراب پر چند رافضی آ گئے ہیں جنہوں نے داڑھیاں سنیوں والی رکھ لیں، جبہ سنیوں والا پہن لیا۔ چوغہ سنیوں والا پہن لیا۔ دستار سنیوں والی پہن لی۔ خطبہ سنیوں والا سیکھ لیا۔ نماز سنیوں والی سیکھ لی۔ وہ قاتل، وہ رافضی ہے اور تمہارے ایمان کو لوٹ رہے ہیں۔ کہ تم ابوبکرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کرواتے ہو۔

سمجھو، عقل کرو خدارا! کہ تم نبی ﷺ کے صحابہؓ کو برسرِ عام گالیاں مت دلواؤ۔

میرے واجب الاحترام سامعین!

اس کا نوٹس مجھے لینا چاہیے تھا یا نہیں؟ آپ اس حق میں ہیں کہ یہ جو بارہ ربیع الاول کو ہیر پھیر کے الفاظ ابوبکرؓ و عمرؓ کیلئے استعمال کئے گئے ہیں۔ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہیں۔فوری طور پر اس کی انکوائری کی جائے اور جو جلوس کی قیادت

کر رہا تھا، اس سے باز پرس کی جائے، کہ تو نے یہ تماشہ کیوں کیا ہے؟ اس میں مجسٹریٹ کا کیا جرم ہے؟ سچی بات کہتا ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ ہم ہر الزام انتظامیہ کے سر تھوپ دیں۔ مجسٹریٹ کا کیا جرم ہے؟ جرم اس ملوانے کا ہے کہ جس نے یہ غنڈے جلوس میں شامل کئے ہیں۔

ان کا جرم ہے کہ جنہوں نے پیغمبر ﷺ کی پیدائش کی آڑ لے کر یہ کرتوت اور کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ چمٹے بج رہے ہیں۔ گانے گائے جا رہے ہیں۔ ریس ہے۔ ناچ ہو رہا ہے۔ کیا یہ پیغمبر اسلام ﷺ کا کردار ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ وہ ہیں کہ بازاروں میں چیخا نہیں کرتے۔ اٹھائیں احادیث کی کتب، نبی ﷺ کی یہ تعریف کہ وہ بازاروں میں چیخا نہیں کرتے۔

اور آج صاحب جبہ و دستار بازاروں میں ناچتا ہے۔ جمالو کے نعرے، طبلہ، سرنگی، چمٹا، ناچ..... اگر گرمی ہے تو بوتلیں چڑھائی جا رہی ہیں۔ سردی ہے تو چائے چڑھائی جا رہی ہے۔

میں قربان:

میرے واجب الاحترام سامعین!

آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ پیر کے دن کا روزہ رکھو، آقا ﷺ! کیوں؟ فرمایا۔ ''اس دن میں پیدا ہوا ہوں۔''

کتنے ملوانوں نے روزہ رکھا ہے پیر کے دن؟ جگہ جگہ فراڈ ہے پیغمبر کے ساتھ، اگر آپ تھوڑا سا غور کر لیں، قوم کو انگوٹھے چومنے پر لگا دیا ہے۔ تاکہ درود نہ پڑھیں۔ نبی ﷺ کا نام آیا تو انگوٹھے چومو، کیوں؟ درود مت پڑھو۔ صرف انگوٹھے

چوم لو..... اور اگر پیغمبر ﷺ کی سیرت کا مسئلہ آیا ہے تو بازاروں میں جلوس نکالنے اور ناچ گانے پر لگا دیا ہے کہ مت یہ قوم پیغمبر ﷺ کا کردار دیکھے، مت یہ غور کرے شادی کیسے ہو؟ میری غمی کیسے ہو؟ میرا چلنا کیسا ہو؟ میرا بیٹھنا کیسا ہو؟ میرا اٹھنا کیسے ہو؟ میرا سفر کیسے ہو؟ میرا حضر کیسے ہو؟

حضور ﷺ کی اعلیٰ سیرت:

میرے واجب الاحترام سامعین!

اس کائنات میں ایک ہی ذات آئی ہے اور وہ ذات محمد ﷺ کی ذات ہے، جس نے چالیس برس میں، بیک وقت ایک ذات نے وہ کام سرانجام دیئے ہیں، جو آج ہزاروں آدمی انجام نہیں دے سکتے۔

- ..... وہی ذات ہے کہ جو خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے کہ جو امامت کے فرائض سرانجام دیتی ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے، مجاہد کے فرائض سرانجام دیتی ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے، تجارت کے اصول سمجھاتی ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے، شادی اور غمی کے اصول سمجھاتی ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے کہ قاضی القضاۃ کا عہدہ سنبھالا ہوا ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے فیصلہ کرنا سکھاتی ہے
- ..... وہی ایک ذات ہے جو دشمنان اسلام سے سلوک کرنا سکھاتی ہے

اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں.....

- ..... تاجر ہو، محمد ﷺ کی سیرت سامنے رکھ لو
- ..... معلم ہو، پیغمبر ﷺ کی سیرت سامنے رکھ لو

- ..... استاد ہو، پیغمبر ﷺ کی سیرت سامنے رکھ لو
- ..... خطیب ہو، نبوت ﷺ کا کردار سامنے رکھ لو
- ..... امام ہو، نبوت ﷺ کا کردار سامنے رکھ لو

اور اگر قاضی اور چیف جسٹس ہو تو نبوت ﷺ کا فیصلہ سامنے رکھ لو..... تاجر ہو تو پیغمبر ﷺ کی تجارت سامنے رکھ لو..... مسافر ہو تو پیغمبر ﷺ کا سفر سامنے رکھ لو..... مجاہد ہو تو پیغمبر ﷺ کا جہاد سامنے رکھ لو..... خاوند ہو، پیغمبر ﷺ کی سیرت سامنے رکھ لو..... اور اگر باپ ہو تو پیغمبر ﷺ کی سیرت سامنے رکھ لو..... جس جس کو جو منصب حاصل ہے، واللہ! مکہ کا یتیم ہر ایک میں اسوۃ حسنہ دیتا ہے۔

.....لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ لیکن آج میری اور آپ کی تجارت میں کوئی نمونہ نہیں ہے.....

- ..... آج میری اور آپ کی نماز میں وہ نمونہ غائب ہے
- ..... آج میری اور آپ کی خطابت میں وہ نمونہ غائب ہے
- ..... مجاہد میں وہ نمونہ غائب ہے
- ..... فیصلے میں وہ نمونہ غائب ہے
- ..... لوگوں کے ساتھ تعلقات میں وہ نمونہ غائب ہے

جس نمونے کو کرہ ارض پر پھیلانے کیلئے محمد ﷺ آئے، آج اس نمونے سے آنکھیں ہٹا کر صرف بارہ ربیع الاول کے جلوس پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔

جلوس کیلئے دلیل دیکھو!

جلوس نکالو، یہ کرو، وہ کرو، تماشہ بناؤ اور لے دے کے پھر دلیل کیا ملتی ہے.....؟ سنیں! اس جلوس کیلئے اور اس کرتوت کیلئے جو قرآن کی آیت پڑھی جاتی

ہے، وہ کون سی ہے۔ کہ تم نے بھٹو کے دور میں جلوس نہیں نکالا، یہ پہلی آیت یہ قرآن کی، غالباً ''3'' پارے میں ہے۔

تم نے بھٹو کے دور میں جلوس نہیں نکالا ہے؟ تم نے یحییٰ کے دور میں جلوس نہیں نکالا ہے؟ تم نے تحریک ختم نبوت 74ء میں جلوس نہیں نکالے؟ یہ دلائل ہیں۔

لیکن چلو یہی سہی، یہی مان لیتے ہیں، ایمان داری سے بتلائیں.....

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلے، اس میں ناچ تھا؟

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا ہے، اس میں طبلہ تھا؟

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا ہے، اس میں چمٹا تھا؟

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا ہے، اس میں سرنگی تھی؟

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا ہے، اس میں ریس تھی؟

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا ہے، اس میں مصنوعی داڑھیاں لگائی تھیں؟

() ..... جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا ہے، اس میں صحابہؓ پر تبرا کیا گیا تھا؟

اگر یہی مان لوں۔ تو تیرا یہ جلوس وہ بھی نہیں بنتا جو بھٹو کے خلاف نکلتا تھا۔ تیرا یہ بھی گندہ ہے۔

تاہم یہ کہنا چاہتا ہوں، وہ جلوس احتجاج کا جلوس تھا۔ نہ ہم نے اس کو فرض کہا، نہ اس کو واجب کہا، کوئی اس میں شامل ہوا، جلوس بھی اس مقصد کیلئے کہ سیرت پیغمبر ﷺ نافذ کرو۔ وہ بھی اس لئے کہ اسوہ پیغمبر ﷺ نافذ کرو۔

جلوس کیوں نکالا؟ حالات بدلتے رہتے ہیں جہاد کے، تلوار کی طاقت نہیں تھی تو احتجاج کی طاقت آ گئی۔ بندوق اور توپ کی طاقت نہیں تھی تو قوم نے اپنے

جذبات کا اظہار ہڑتال کر کے کر دیا۔ بازار میں بول کر کر دیا۔ ہمیں پیغمبر ﷺ کی سیرت دو۔

تیرا یہ جلوس آخر کس لئے ہے؟ تو پیغمبر ﷺ کی سیرت مٹانے آیا ہے جبکہ بھٹو کے خلاف جلوس شریعت کے نفاذ کے لئے تھا۔ تیرا یہ وہ بھی نہیں بنتا۔

نمبر دو، ہم اس کو فرض نہیں کہتے۔ ہم اس کو واجب نہیں کہتے تھے۔ کوئی شریک ہوا، ٹھیک ہے۔ نہیں شریک ہوا، ہم نے شیطان نہیں کہا۔ ہم نے گناہ گار نہیں کہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ گناہ گار آدمی اس وقت بنتا ہے۔ جب پیغمبر ﷺ کی سنت کے خلاف کرے۔ پیغمبر ﷺ کے حکم کے خلاف کرے۔ تم جو بارہ ربیع الاول کو شامل نہ ہونے والوں کو شیطان کہتے ہو، اس کا معنی یہ ہے کہ یہ پیغمبر ﷺ کا حکم ہے۔ اب جب تک تم حکم پیغمبر ﷺ نہ دکھلاؤ، ہم اس میں تمہیں مجبور کریں گے۔ کہ تم شرارتی ہو، کہ نہ شریعت کا حکم ہے، نہ شریعت کا حکم دکھلاتے ہو، اور جو شریک نہیں ہوتے، ان پر فتویٰ بھی لگاتے ہو، فتویٰ تیرے اور میرے باپ کے کردار پر نہیں لگتا۔ فتویٰ لگتا ہے کہ پیغمبر ﷺ کا کردار ہو، اور جو نہ کرے تو فتویٰ لگتا ہے۔

لیکن کردار ہو تیرے باپ کا، کردار ہو چند غنڈوں کا، کردار ہو چند شرارتیوں کا، اور اس کو کوئی سرانجام نہ دے تو تم فتویٰ کی کتاب کھول کر بیٹھ جاؤ، تو کیوں نہ تمہیں بدعتی کہوں، کیوں نہ تمہیں ملت کا باغی کہوں، کیوں نہ تمہیں نبی کا دشمن کہوں۔

شرعی جلوس تب بنے گا کہ جب پیغمبر ﷺ کی سند لاؤ گے۔ سند کے بغیر شرعی نہیں بنتا، جب تک کہ نبی کی مہر نہ ہو، نبی کی مہر کے بغیر سنت نہیں بنتی۔ نبی کی مہر کے بغیر واجب نہیں بنتا، نبی کی مہر کے بغیر فرض نہیں بنتا، تم اس کو فرض سمجھتے ہو، تم اس کو واجب سمجھتے ہو، نہ شریک ہونے والوں کو شیطان کہتے ہو اور یہ شیطان ہونے کی ضد کہاں پہنچتی ہے۔ ابو بکرؓ نے جلوس نہیں نکالا، تیری اس بکواس سے معاذ اللہ نقل کفر کفر نا

باشد، وہ بھی شیطان میں شریک ہوں گے۔ عمرؓ نے جلوس نہیں نکالا، تیری اس بکواس سے معاذ اللہ نقل کفر کفر نا باشد، وہ بھی شیطان میں شریک ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

اس طرح تمام صحابہؓ نے جلوس نہیں نکالا، وہ بھی اس میں آئیں گے.....

- ..... ابو حنیفہؒ نے نہیں نکالا
- ..... امام مالکؒ نے نہیں نکالا
- ..... امام شافعیؒ نے نہیں نکالا
- ..... امام بخاریؒ نے نہیں نکالا
- ..... امام ترمذیؒ نے نہیں نکالا
- ..... خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے نہیں نکالا
- ..... سلطان باہوؒ نے نہیں نکالا
- ..... بہاؤالدین زکریاؒ نے نہیں نکالا
- ..... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے نہیں نکالا

آگے چلتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے نہیں نکالا..... اور آگے چلئے خواجہ ضیاء الدین صاحب سیال شریف والوں نے نہیں نکالا..... پیر مہر علی شاہ صاحب نے نہیں نکالا..... تیرے احمد رضا خان نے نہیں نکالا۔

تو اس کا معنی یہ ہوا کہ یہ سب شیطان تھے، جو جلوس میں نہیں آئے؟ تم قوم کو بارہ ربیع الاول کو لڑانے کیلئے اور لوگوں کو شیطان کہنے کیلئے، علمائے حق پر تبرا کرنے کیلئے تم بازاروں میں ناچنے آئے ہو اور سمجھا ہے کہ تمہارا نوٹس نہیں لیا جائے گا۔ اینٹ مارو گے تو جواب پتھر آئے گا۔

اور اگر بندے کے بچے بن کر چلو تو میرا ایک راستہ متعین ہے۔ میں اصحابؓ

رسول ﷺ کے دشمن کو ٹھکانے لگانا چاہتا ہوں، مجھے چلنے دو، نہ تم ان کے ہاتھ پر کھیلو اور نہ میرا رُخ اپنی طرف موڑو۔

مجدد الفِ ثانیؒ کو سلام:

میرے واجب الاحترام سامعین!

میرے شہر میں، میرے ضلع میں، ابوبکرؓ و عمرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کیا جائے، اور اس پر رگِ فاروقی تڑپ نہ اٹھے، محال ہے۔

کیوں میں نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں خطیبوں نے خطبوں میں تذکرہ چھوڑ دیا صحابہ کرامؓ کا، اتفاق سے، خطبے کے اندر سے صحابہ کرامؓ کے نام آتے ہیں۔ کچھ خطیبوں نے نام لینے چھوڑ دیے، ازراہ بغض وعناد نہیں!

حضرت مجدد الفِ ثانیؒ نے..... وہ مجدد کہ جس نے جہانگیر کے آگے جھکنا گوارہ نہ کیا، وہ مجدد الفِ ثانیؒ کہ جس کی وفات بھی بارہ ربیع الاول کو ہے۔ وہ مجدد کہ جس کو حکمران، وقت کا ظالم بادشاہ اپنے سامنے جھکانا چاہتا ہے۔ سجدہ کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اکڑ گیا، مقابلہ کرتا ہے۔ آج اس نے ایک طریقہ اختیار کیا، مجدد کو قوم کے سامنے بے وقار کرنے کا، کہ قلعہ گوالیار سے نکال کر اور ایک چھوٹا دروازہ بنایا اپنے محل میں، اس کے اندر سے اندر لایا جائے، جھک کر آئے گا۔ ہم پروپیگنڈہ کر دیں گے، وہ دیکھو خود تو جھکتا ہے بادشاہ کے آگے اور ہمیں کہتا ہے کہ سجدہ جائز نہیں ہے۔

یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ آج مجدد اس دروازے پر کھڑا ہے۔ اس چھوٹے گیٹ پر کھڑا ہے۔ پولیس کہتی ہے حضرت چلیں، فرمایا۔ ''اس محل کا کوئی بڑا دروازہ نہیں ہے؟'' بادشاہ اسی گیٹ سے جاتا ہے۔ کہا گیا کہ نہیں بڑا دروازہ موجود ہے، یہ خاص آپ کیلئے بنایا گیا ہے۔

یہ کامل ولی سمجھ گیا کہ میرے لئے کیوں بنا ہے۔ فرمایا پھر اپنی مرضی سے گزاروں گا۔ تمہاری مرضی سے نہیں، پولیس نہیں سمجھی اس مجاہد کی بات کو، کہ کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت! ہم نے تو پیش کرنا ہے۔ جیسے آپ کا دل چاہتا ہے گزر جاؤ.....اور مجدد پہلے پاؤں کرتا ہے اور بعد میں سر کرتا ہے۔

آگے بادشاہ غصے میں آتا ہے۔ لال پیلا ہوتا ہے اور کہتا ہے او مولوی! اس قدر میری بے عزتی اور توہین.....؟ کیا توہین ہوئی آپ کی؟ میری طرف پاؤں کئے ہیں۔

مجدد الف ثانیؒ گرجتے ہوئے شیر کی طرح بولتا ہے۔ کہتا ہے کہ اگر کوئی اور طریقہ ہوتا تو میں اس طرز سے آتا۔ میرے پاؤں کے تلوے بھی اتنے قیمتی ہیں کہ تیرا چہرہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ میں نے صرف پاؤں کئے ہیں، ورنہ تو تُو جوتی کی نوک کے برابر بھی نہیں ہے۔

وہ مجدد خطیبوں کو خط لکھتا ہے، کہتا ہے ظالمو! تم نے نبی ﷺ کے صحابہؓ کا تذکرہ چھوڑ دیا ہے۔ میری رگِ فاروقی تڑپ اٹھی ہے۔ تذکرہ شروع کرو۔ ورنہ تمہارا جنازہ نکال دوں گا کہ تم صحابہؓ کے دشمن ہو۔

صحابہؓ کا احترام کرو، ہم تمہارا احترام کریں گے:

میرے واجب الاحترام سامعین!

تم نے بارہ ربیع الاول کو.....

- ..... ابوبکرؓ و عمرؓ کو
- ..... عثمانؓ و معاویہؓ کو
- ..... طلحہؓ و زبیرؓ کو

- ..... خبیبؓ کو
- ..... ابو ہریرہؓ کو

اور پیغمبر ﷺ کی سوا لاکھ جماعت کو کہ.....

- ..... جس نے بدر میں کفر کو لوہے کے چنے چبوائے
- ..... جس نے اُحد میں کفر کو لوہے کے چنے چبوا دیئے
- ..... جس جماعت نے قیصر و کسریٰ کی سپر طاقتوں کے پاؤں سے زمین کھینچ لی

تم نے اس کو ہیر پھیر میں شامل کروایا ہے۔ اس لئے جس طرح تم صحابہؓ کے باغی ہو اور جن کے ہاتھ پر کھیل رہے ہو، تم سے بڑے باغی ہیں۔ باز آؤ، باز آؤ، باز آؤ..... اگر نہیں باز آؤ گے تو تمہاری دستار، جوتے کی نوک پر رکھ کر ہوا میں اڑاؤں گا۔ یہ میرا فرض ہے۔

کوئی تمہاری دستار فضیلت کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ اگر اس کے بل اور اس کے بیچ میں آ کر تم ابو بکرؓ کو ہیر پھیر کہلواؤ گے۔

بہر حال! احتجاج تھا، میرا حق تھا۔ مزید حالات ابھی معلوم نہیں ہو سکے۔ نہ معلوم، کچھ اور بھی ہوگا۔ چونکہ میں ہفتہ آپ سے غائب رہا۔ بہر حال! مجھے حالات معلوم ہوں گے۔ میں اس کا بھی نوٹس لوں گا.....!

اور واشگاف الفاظ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔ دیوبند عوام سے، بریلوی عوام سے کہ دوست اور دشمن کو پہچان جاؤ۔ خدارا! خانہ خدا میں کھڑا ہوں۔ پورے اخلاص سے نیک نیتی کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ دلائل کو دیکھو! براہین کو دیکھو، کردار کو دیکھو، کریکٹر کو دیکھو، زبان کو دیکھو، خدمات کو دیکھو..... اور مسئلے کے دلائل کے وزن کو دیکھتے ہوئے دوست اور دشمن کو پہچانو..... بریلوی عوام! کہیں ایسا تو نہیں

ہے کہ رافضی تمہاری منبر ومحراب میں آ کر تمہیں لوٹ رہا ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

عقیدہ ختم نبوت

خطبہ:

الحمد للّٰہ..... الحمد للّٰہ نحمدہ و
نستعینہ و نستغفرہ ونومن بہ
ونتوکل علیہ..... و نعوذ باللّٰہ من
شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من
یہدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا
ہادی لہ ..... ونشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ
لا شریک لہ ..... ونشہد ان محمداً عبدہ
و رسولہ x اعوذ باللّٰہ من الشیطن
الرجیمx

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمx

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا x

(سورۃ الاحزاب:۴۰)

و قال اللّٰہ تعالیٰ فی مقام اخر.....

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وقال النبی صلی اللّٰہ
علیہ و آلہ وسلم انہ سیکون فی امتی
کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی
وانا ختم النبیین لا نبی بعدی و قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو
کان بعدی نبی لکان عمرؓ صدق اللہ و
صدق رسولہ النبی الکریمx

تمہید:

صدر جلسہ! معزز علماء کرام!

آج کے اجلاس کی غرض و غایت بذریعہ اشتہار اور پیش رو مقررین وخطباء سے بخوبی معلوم کرلیا ہے، اشتہار میں موضوع کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کو بیان کرنا ہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ عالیہ میں یہ دعا کیجئے کہ حق جل مجدہ مجھے سچ بولنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)۔

جہاں تک عقیدہ ختم نبوت کی صداقت کا تعلق ہے، وہ اب کسی سے چھپا ہو انہیں ہے۔ پورے عالم اسلام میں اس عقیدے کی سچائی میں شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

جہاں تک مسئلہ ختم نبوت کی اشاعت اور تحفظ کا تعلق ہے، پاکستان کی ہر مسلم تنظیم کی ضرورت بن چکا ہے۔ اس مسئلہ کے کچھ ایسے پہلو بھی ہیں جو براہ راست ارباب اقتدار سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے اپنے انداز میں کچھ باتیں آپ سے کرنی ہیں۔ کچھ ارباب اقتدار سے، کچھ اہل علم، اہل حق کی متعدد جماعتوں اور تنظیموں سے.....!

میں آپ حضرات سے یہ گزارش کروں گا کہ جتنا آپ پرسکون اور پوری توجہ کے ساتھ بیٹھیں گے، اتنا ہی میں آسانی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں گا۔ اگر آپ کی توجہ نہ رہی تو مجھے گفتگو کرنا مشکل ہوجائے گا۔ آپ کو اس پر غور کرنا مشکل ہوگا۔

CamScanner

پیش رو مقررین مسئلہ ختم نبوت سے متعلقہ مسائل پر اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کر رہے تھے۔ آپ حضرات بھی پر جوش، پر عزم لہجہ میں ان کے جذبات و احساسات کی لاج رکھتے ہوئے ان کو داد دے رہے تھے۔ میں آپ کے ان جذبات و احساسات کی قدر و منزلت کو برقرار رکھتے ہوئے یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک وقتی اور جذباتی نعروں کا تعلق ہے، وہ بے شک آسان ہیں اور جہاں تک عملی اقدام ہے وہ بظاہر صورت مشکل نظر آتا ہے اور اگر انسان یہ عزم کر لے کہ آخر ایک نہ ایک دن موت آئے گی اور مجھے اپنے خالق کی بارگاہ عالیہ میں پیش ہو کر جواب دینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ان جذباتی نعروں کو عملی صورت دے دینا بھی کوئی مشکل نہیں ہوگا۔

قادیانی غیر مسلم ہیں:

جہاں تک تحریک ختم نبوت کے مطالبات کا تعلق ہے اور بحیثیت مسلمان کے مجھے متفق ہونا چاہیے، لیکن اتنا کہنے کا بھی مجھے بنیادی حق ہے کہ یہاں پر ہوش و حواس کو برقرار رکھتے ہوئے میری بات سنیں اور اس کا جواب دے دیں۔ اتنی تکلیف گوارہ فرمائیں۔

بات ڈنکے کی چوٹ کہوں گا۔ رنجش لگے لگے، نہ لگے نہ لگے۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا تمام مذہبی تنظیموں سے بھی خواہ وہ سنی ہوں، بریلوی ہوں، اہلحدیث ہوں یا کوئی اور جماعت ہو، یا پیر ہوں، مرشد ہوں، طلبہ ہوں، سکالر ہوں، شیخ الحدیث ہوں، کوئی ہو۔

نیز میں حتی المقدور کوشش کروں گا کہ آپ میں سے کوئی آدمی بھی اختتام جلسہ پر یہ کہتے ہوئے نہ اٹھے کہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔

CamScanner

توجہ کیجئے! دلیل کے طور پر میں عرض کرتا ہوں۔ جو دلیل عام فہم ہر ایک کے ذہن میں آ جائے کہ اگر مرزا طاہر قاتل نہیں۔ وہ اگر اغوا کرنے والا نہیں، وہ اگر اس ظلم میں ملوث نہیں ہے تو اسے بمع اہل وعیال ملک چھوڑنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔

قادیانی لاہور میں بھی رہ رہے ہیں۔ قادیانی جھنگ میں بھی رہتے ہیں۔ قادیانی کراچی میں بھی رہتے ہیں۔ ہر شہر میں قادیانی رہ رہے ہیں اور پوری ہٹ دھرمی کے ساتھ، پوری ڈھٹائی کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اسلحہ لے کر رہ رہے ہیں۔ اسی طرح اپنی عبادت گاہوں میں جا کر اپنی عبادت کر رہے ہیں۔ اسی طرح سازشیں کر رہے ہیں۔ وہ اپنی سرگرمیوں کو انڈر گراؤنڈ (under Ground) جاری رکھے ہوئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر لاہور کا قادیانی لاہور میں رہ سکتا ہے۔ اگر ربوے کا قادیانی ربوے میں رہ سکتا ہے۔ اگر ساہیوال کا قادیانی ساہیوال میں رہ سکتا ہے۔ اگر جھنگ کا قادیانی جھنگ میں رہ سکتا ہے اور رہ رہا ہے اور ان کو اسمبلی میں بھی اپنے نمائندے اقلیت کے حساب سے بھیجنے کی اجازت ہے تو گھر یا وہ ملک میں رہ رہے ہیں آرڈیننس نافذ ہو گیا۔ بے شک ہو گیا لیکن آرڈیننس میں ابھی یہ تو نہیں آیا کہ قادیانیوں کو حکومت پھانسی لگائے گی۔ ان کا قتل عام کرے گی۔ یہ کرے گی، وہ کرے گی۔ یہ تو ابھی نہیں آیا نا!

آرڈیننس یہ آیا ہے کہ غیر مسلم ہیں، اقلیت ہیں، یہ اسلام کا کوئی بھی ایسا شعار استعمال نہیں کر سکتے کہ جس سے دوسرے مسلمان کو دھوکہ دیں اور اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان ہیں۔ یہی آرڈر آیا ہے نا؟ (جی) یا اس کے ماسوا کچھ اور بھی ہے؟ (نہیں)

یہی آیا ہے کہ یہ چیزیں استعمال نہیں کر سکتے جس سے کسی کو دھوکہ لگے کہ یہ

مسلمان ہیں۔ مثلاً کلمہ طیبہ اپنی عبادت گاہ پر نہیں لکھ سکتے۔ کلمہ طیبہ کے بیج اپنی چھاتی پر نہیں لگا سکتے۔ کیوں؟ تا کہ دیکھنے والے کو مغالطہ نہ لگے۔

دل آزار بیان:

آپ کے لاہور شہر کا ایک بد دماغ کہہ لیجئے، یا اس کا کوئی اور نام رکھ لیجئے، حنیف رامے وہ یہ بیان دیتا ہے کہ یہ کلمہ دشمنی ہے کسی کی چھاتی پہ کلمہ لکھا ہو اور اس کو اتار لیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ لاہور میں ہزاروں مسجدیں ہیں دیوبندیوں کی، بریلویوں کی، اہلحدیثوں کی، ان مساجد کے باہر بڑے جلی حروف سے لکھا ہوا ہے:

﴿ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﴾

کسی نے اس کو مٹایا ہے؟ (نہیں) کسی نے اس کو مٹانے کا مطالبہ کیا ہے؟ (نہیں) جب کسی نے کسی جگہ سے کلمہ مٹانے کا مطالبہ نہیں کیا اور صرف مطالبہ یہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ پہ کلمہ نہ ہو اور قادیانی اس کلمہ کو سینے پر لگا کر بازاروں میں، شہر میں مختلف مقامات پہ نہ چلیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کا اس کلمے سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ غیر مسلم اقلیت قرار پا گئے ہیں اور یہ کلمہ استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ تا کہ مسلمان یہ سمجھیں کہ یہ مرزائی تو کلمے کے بڑے شیدائی ہیں۔ کلمہ مانتے ہیں۔ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس دھوکے سے بچانے کیلئے اہل حق نے یہ فیصلہ کیا اور اس فیصلے کو جہاں اسمبلی میں مانا، جہاں ارباب اقتدار نے مانا، جہاں اس فیصلے کو پاکستان کی شرعی عدالت نے تسلیم کیا۔ وہاں پورے عالم اسلام میں یہ فیصلہ مانا گیا۔ تسلیم کیا گیا کہ واقعتاً یہ دھوکے سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں پر بھی کلمہ نہ ہو۔ یہ اپنی چھاتی پر بھی کلمے کا بیج لگا کر نہ نکلیں۔ یہ کلمہ دشمنی

ہے یا مسلمانوں کو ایک کلمے کے دشمنوں سے بچانے کی صورت ہے۔

اگر کلمہ دشمنی ہوتا جیسے رامے نے کہا ہے تو کسی ایک مسجد پر بھی کلمہ نہ ہوتا۔ جب دیوبندیوں کی مسجدوں پر بھی کلمہ لکھا ہوا ہے، بریلویوں کے ہاں بھی کلمہ لکھا ہوا ہے۔ اہلحدیثوں کے ہاں بھی کلمہ لکھا ہوا ہے۔ تو معلوم یہ ہوا کہ معاذ اللہ تم معاذ اللہ کلمہ دشمنی نہیں بلکہ اس کلمے کو جو غلط استعمال کر رہے تھے، ان کے اس دجل وفریب کو بتانے کے لئے آپ نے یہ مطالبہ کیا۔ حکومت نے آرڈیننس نافذ کیا، تاکہ لوگ اس دھوکے اور فریب میں نہ آئیں۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ کے لاہور جیسے شہر میں ایک گھٹیا سیاستدان، ایک اتنا گندہ اور غلیظ انسان کہتا ہے کہ یہ کلمہ دشمنی ہے۔

گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنے بریلوی ہیں، وہ تمام فرقہ کافر، جتنے اہلحدیث ہیں، وہ تمام فرقہ کافر، جتنے دیوبندی ہیں، وہ تمام فرقہ کافر، پورا عالم اسلام کافر، سعودی حکومت ساری کافر، جن جن لوگوں نے اس بات کو تسلیم کیا، پاکستان کی شرعی عدالت کافر، جب کلمہ دشمنی ہے تو کلمہ سے دشمنی رکھنے والا، کبھی مسلمان نہیں رہ سکتا، حنیف صاحب یہ بھی کہتا ہے میں قادیانی نہیں ہوں، میرا کوئی رشتہ دار قادیانی نہیں ہے۔ اس سے بڑا دجل اور فریب اور کیا ہوگا تو نے قادیانیوں کو کلمے کا وفادار ثابت کیا اور پوری مسلم قوم کو کلمے کا دشمن ثابت کیا ہے۔ یہ قادیانیت نہیں ہے تو اور کیا چیز ہے۔

کیا خیال ہے آپ کا آپ کلمے کے دشمن ہیں؟ (نہیں) آپ کلمے کے دشمن ہیں یا وفادار؟ (وفادار) جو کلمے کا دشمن ہو وہ مسلمان ہوتا ہے؟ (نہیں)

رامے نے پورے ملک کو کلمے کا دشمن نہیں کہا؟ (کہا ہے) نہ کسی بریلوی نے اعتراض کیا ہے کہ یہ نہ کیا جائے، نہ کسی دیوبندی نے اعتراض کیا ہے کہ یہ نہ کیا جائے، نہ کسی اہلحدیث نے اعتراض کیا ہے کہ یہ نہ کیا جائے، نہ کسی اور اسکالر نے، نہ

کسی مورخ نے، نہ کسی مفسر نے، نہ کسی مفتی نے، نہ کسی عالم نے، نہ کسی شیخ الحدیث نے، کوئی ایک بھی مستند شخص ایسا نہیں کہ جس نے اس سے اختلاف کیا ہو، پوری قوم نے پھر اس کے بعد اس بات کو تسلیم کیا کہ واقعی یہ دجل ہے اور یہ مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے دھوکے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی عبادت گاہوں کی شکلیں بدلی جائیں۔

کلمہ نہ لکھنے دیا جائے۔ ان کو کلمہ کے بیج چھاتیوں پر لگا کر مسلمانوں کے ساتھ یہ فریب کرنے کی اجازت نہ دی جائے کہ عام لوگ سمجھیں کہ یہ بیچارے تو مسلمان ہیں۔ کلمے سے بڑا پیار رکھتے ہیں، بڑی کلمے کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔

پر حد ہوگئی ظلم اور تشدد کی کہ یہ اسی حکومت میں تھا، جس حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم تسلیم کیا اور غیر مسلم اگر کوئی عبادت گاہ تعمیر کرے تو وہ عبادت گاہ مسجد نہیں کہلاتی، خانہ خدا نہیں کہلا سکتی۔ اگر وہ مسجد کہلاتی، خانہ خدا ہوتا تو خاتم الانبیاء کبھی مسجد ضرار کو تباہ برباد نہ کرتے، وہ بھی مسجد تھی۔ بنانے والے غیر مسلم تھے، بنانے والے منافق تھے، زبان سے کلمہ پڑھتے تھے، دل میں کلمہ نہیں تھا، انہوں نے مسجد بنائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسجد گرادی۔

جب قادیانی غیر مسلم ہیں۔ قادیانی کافر ہیں۔ قادیانی مرتد ہیں اور اس حکومت نے غیر مسلم تسلیم کیا، جس حکومت کے وزیر اعلیٰ یہی حنیف رامے تھے۔ غیر مسلم جو عمارت بنائے گا وہ مسجد نہیں ہوگی۔ حنیف رامے کہتے ہیں کہ مسجد میں قادیانیوں کی یہ خانہ خدا ہے اور خانہ خدا سے کلمہ مٹایا جارہا ہے۔ لعنت ہے اس کی اس بکواس پر، کہ اس نے منافقوں کی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھا ہے۔

آپ کو بات سمجھ بھی آئی ہے یا جوش میں نعرے لگا رہے ہیں۔ یعنی اس نے یہ کہا ہے کہ نہیں کہا کہ جو قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ مٹا رہے ہیں، یہ کلمے کے

دشمن ہیں، اس نے یہ کہا ہے یا نہیں کہا؟ (کہا ہے) کلمے کا دشمن مسلمان ہے یا کافر؟ (کافر) ایمانداری سے بتلایئے۔ (کافر ہے) جذبات میں آ کر نہیں، سوچ کے، سمجھ کے، غور کر کے، فکر کر کے بتلایئے کہ جس کو آپ کلمے کا دشمن کہیں گے، وہ مسلمان رہے گا یا کافر ہوگا؟ (کافر ہوگا)

حنیف رامے نے پوری ملت اسلامیہ کو کافر کہا ہے یا نہیں کہا؟ (کہا ہے) پوری مسلمان قوم کے جذبات مجروح کئے یا نہیں کئے؟ (کئے ہیں) آپ مانتے ہیں کہ جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ حنیف رامے کے خلاف پرچہ رجسٹرڈ ہوا؟ (نہیں) کیوں؟ حق نواز ایک چھوٹی سی تقریر کر دے کسی مسجد میں، کوئی اور عالم تقریر کر دیں۔ اگلے دن سولہ ایم پی او اتنا بڑا منہ کھولے گا۔ اگلے دن ایک سو اٹھاسی (۱۸۸)، دفعہ ایک سو چوالیس (۱۴۴) کی خلاف ورزی ہوگئی۔ کہیں کوئی سیاسی جماعت معمولی سی میٹنگ کر لے۔ اگلے دن وہ اندر ہوتے ہیں کہ انہوں نے خلاف ورزی کی ہے۔ جماعتیں بین تھیں، انہوں نے خلاف ورزی کی۔ حنیف رامے کفر بکے، پوری ملت اسلامیہ کو کافر کہے، اسلام کا مذاق اڑائے، آئین پاکستان کی دھجیاں بکھیرے، اس کے خلاف لاہور کی انتظامیہ کا مقدمہ، رجسٹرڈ نہ کرنا پوری قوم سے زیادتی ہے۔

پوری قوم کو اس نے کافر کہا ہے یا نہیں کہا؟ (کہا ہے) پوری مسلم قوم کو جو اس نے کلمہ کا دشمن کہا ہے تو اس نے کفر کا فتوی دیا ہے یا نہیں دیا؟ (دیا ہے) اس نے اپنے بیان سے رجوع کیا ہے؟ (نہیں)

ملکی اخبارات نے اداریے لکھے۔ اسے شرم آنی چاہیے، اس نے بیان نہیں بدلا، ملک کے مختلف حصوں سے علماء نے اس کے خلاف احتجاج کیا اس نے بیان نہیں بدلا۔ اب بھی اس کے قادیانی ہونے میں کوئی شبہ ہے؟

ایک یہی انسانیت کا ہمدرد لاہور میں پیدا ہوا ہے؟ کہ جس کو قادیانیت کی

تڑپ اٹھی ہے کہ ان کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے اور کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی سوائے اس رامے کے۔

دوسرا بیان:

اعتزاز احسن بھی بولا ہے اور وہ ایم آر ڈی میں بھی شامل ہے اور اس نے رامے جیسا بیان دیا ہے۔ ایم آر ڈی کی جماعت کا میں بھی ایک فرد ہوں۔ میں چھپاتا نہیں۔ لیکن میں ایم آر ڈی سے مطالبہ کروں گا کہ اس قسم کے بے ایمانوں کو فوراً نکال دیا جائے۔ ورنہ ہم ایم آر ڈی میں شامل رہنے پر غور کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ سچی بات سچی ہے جہاں ہو کہنی چاہئے جو اسلام سے غدار کرے۔ جمعیت علماء اسلام میں کیوں نہ ہو، اسے بھی نکال دیا جائے۔ یہ تو ایم آر ڈی کی بات ہے۔

میں نے آپ کو جگانے کے لئے دو چار باتیں آپ کے مزاج کی کرنی تھیں کیونکہ آپ جوتے اٹھا کر بھاگ رہے تھے۔

میں نے کہا کہ ذرا گرم بات میں کردوں تاکہ یہ ٹھہر تو جائیں اگلا مسئلہ سنیں۔ تو اب آپ بیٹھیں گے؟ (جی)

مرزا طاہر کی بزدلی:

اگر وہ نہ ہوتا تو باقی قادیانی پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ اس نے پاکستان کیوں چھوڑا۔

یہ بھی بتلایئے کہ پاکستان کا ایک آدمی جو ایک فرقے کا، فرقے مت کہیے، بلکہ ایک تنظیم کا سربراہ ہے۔ اس کا ایک ہیڈ ہے۔ اس کا ایک مرکز ہے۔ اور اس مرکز سے وہ بھاگتا ہے۔ بھاگتا بھی بیرون ملک ہے۔ جاتا بھی بذریعہ طیارہ ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ حکومت وقت کو اس کا بھاگنا، اس کا جانا، اس کا طیارے پر سوار ہو کر

نکلنا معلوم نہیں ہے؟ (ہے)

اگر حکومت کہتی ہے کہ نہ ہمیں طیارے کے آنے کا علم، نہ مرزا طاہر کا ربوے سے اس طیارے کی طرف پنڈی تک جانے کا علم، نہ اس کا طیارے پر سوار ہونے کا علم، نہ طیارے کے اڑنے کا علم، اگر حکومت یہ کہتی ہے کہ ہمیں اس پورے پارٹ کا کوئی علم نہیں ہے، ہمیں اس پوری فلم کا کوئی علم نہیں ہے، ہمیں اس پورے واقعہ کا کوئی علم نہیں ہے تو پھر مولوی، غیر مولوی، سیاستدان، غیر سیاستدان، پیر، غیر پیر، خطیب، غیر خطیب، تاجر و غیر تاجر، دکان دار اور غیر دکان دار، سراپا یہ مطالبہ کرے کہ یہ حکومت اس قابل نہیں کہ برسر اقتدار رہے۔

یہ بات میں نے غلط کہی ہے یا صحیح؟ (صحیح) انصاف کا تقاضا ہے نا، اتنا بڑا المیہ ہو جائے اور حکومت کو پتہ تک نہ ہو۔

اس کا معنی یہ ہوا کہ کل کو کوئی روس کا طیارہ پاکستان میں داخل ہو اور ملک کا ستیاناس کر کے چلا جائے اور آپ کو علم بھی نہ ہو۔ آپ اتنی لمبی چادر تان کر سوئے ہوئے ہیں۔ اگر آپ اقرار کرتے ہیں کہ آپ کو علم نہیں تو ریفرنڈم کو چھوڑیئے۔ دوسری باتوں کو چھوڑیئے۔ تم اپنی زبان سے اقرار کرتے ہو کہ تم نے اقتدار کی آڑ نہیں اور اگر تمہیں علم ہے۔ تمہارے علم کے اندر یہ بات آئی ہے کہ وہ جا رہا ہے۔ وہ ملک سے بھاگ رہا ہے۔ مغوی تم نے بھگایا ہے۔ وہ مولوی ٹاؤٹی کرتا ہے جو موجودہ حکومت کو اسلم قریشی کا مغوی تصور نہیں کرتا۔

گل پلے پئی کہ کوئی نا؟ (پئی اے) تم بھی ناراض ہوتے ہو۔ اونچی آواز سے بولو۔ اونچی بولو یار ایک دن مر جانا ہے۔

صاف صاف کیوں نہیں کہتے۔ چھوڑو لمبی چوڑی باتوں کو ہم یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ طاہر کو کس نے بھگایا ہے۔ مان لیا کہ بڑے حضرات کے علم میں نہیں

ہوگا۔ بڑے عہدوں والوں کو علم نہیں ہوگا۔ لیکن جن کو علم تھا، جو عملہ وہاں تعینات ہے، ان میں سے کسی ایک کو سزا ملی؟ (نہیں) صدیاں بیت گئیں۔ آج تک آپ نے یزید کو معاف کیا ہے؟ (نہیں) وہ بھی تو کہتا تھا کہ مجھے حسینؓ کے قتل کا علم نہیں۔ وہ بھی کہتا تھا کارستانی ابن زیاد اور شمر کی ہے۔ تاریخ میں اس کا بیان بھی موجود ہے۔ لیکن آج تک آپ نے اس کو معاف کیا، نہیں کیا۔

سوال آپ کا یہی رہتا ہے کہ مان لیا کہ ایک منٹ کے لئے کہ آپ کو ابن زیاد کی کارروائی کا علم نہیں تھا۔ لیکن جب علم ہوا پھر کچھ کیا؟ جب علم ہوا پھر ابن زیاد سے کچھ کہا گیا؟ (نہیں) کچھ کیا شمر کے ساتھ۔

اگر اس دلیل سے یزید کو معافی نہیں ملی تو آج بھی کسی کو اس طرز کی دلیل سے معافی نہیں دی جاسکتی۔ (بے شک) دلیل تو ایک ہی ہے دونوں کی، ہمیں پتہ نہیں چلا، تمہیں پتہ نہیں چلا تو تم بیٹھے کس لئے ہو۔

اس کے مقابل خلافت راشدہ کا چشم و چراغ، خلافت راشدہ کا عظیم سپوت، ملت اسلامیہ کا قابل فخر فرزند، نبوت کی مانگی ہوئی مقدس شخصیت، جس کو سرتاج انبیاء نے غلاف کعبہ پکڑ پکڑ کر مانگا۔ درخواست کی:

﴿اللّٰھم اعز الاسلام بعمر ابن خطابؓ﴾

وہ عمر h خطبہ دیتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھوک سے مرجائے تو اس کا جواب دہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوگا۔ اس لئے کہ سلطنت میری ہے۔

بات سمجھ آئی آپ کو؟ میں بہت دور نکل گیا۔ عنوان یہ نہیں تھا۔ لیکن آپ کو جگانے کے لئے، آپ کو بیدار کرنے کے لئے میں نے تمہیداً چند باتیں عرض کردی ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت کا بیان:

میرا اصل عنوان تو مسئلہ ختم نبوت ہے۔ اب آپ جاگ گئے ہیں۔ تقریر شروع کردوں، ہے ارادہ سننے کا؟

مسئلہ ختم نبوت کو میں نے آج ایک ایسے طرز سے بیان کرنا ہے کہ جہاں تک میری معلومات ہیں لاہور کی کسی مسجد میں، لاہور کے کسی چوک پر، لاہور کی کسی عمارت میں اس طرز سے مسئلہ ختم نبوت اب تک بیان نہیں ہوا۔

جہاں تک میری معلومات ہیں کہ اس طرز پر مسئلہ ختم نبوت بیان نہیں ہوا، جس طرز سے میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ البتہ ساتھ یہ بات ضرور کہوں گا کہ چونکہ طرز نیا ہوگا اور اس میں خاصا گہرائی میں اتر کر آپ کو سوچنا پڑے گا۔ محض ہوائی فائر نہیں ہوں گے۔ محض شعلہ نوائی نہیں ہوگی۔ محض جوش اور جذبہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس میں حقائق، دلائل، براہین قاطعہ ہوں گے، جتنا آپ غور کرتے جائیں گے، اتنا اتنا مضمون ذہن میں اترتا جائے گا۔

چونکہ اس طرز سے یہ بات پہلے نہیں آئی۔

آئی ہے لیکن اور انداز سے آئی ہے۔ لیکن اور دلائل سے، جس طرز کے ساتھ، جس انداز کے ساتھ میں اس کو آج لانا چاہتا ہوں، وہ چونکہ بظاہر موجودہ حالات میں اور قریب قریب زمانے کے اعتبار سے نیا ہے، اس لئے اگر آپ کی توجہ ایک منٹ کے لئے مجھ سے ہٹ گئی تو بات ذہن میں نہیں آئے گی۔ اور اگر آپ کی توجہ مسلسل لگی رہی تو بات ذہن میں آتی جائے گی۔

یہ بھی عرض کردوں کہ مسئلہ ختم نبوت کو میں نے اس طرز سے بیان کرنا ہے، جس طرز سے قاسم العلوم والخیرات امام الاتقیاء، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا

محمد قاسم نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں بیان کیا ہے۔

تحذیر الناس حضرت نانوتویؒ کی ایک کتاب ہے۔اسی مسئلے پر انہوں نے تصنیف کی ہے۔کس انداز سے کتاب لکھی ہے، میں سادے اور احسن سے احسن الفاظ میں آپ کے ذہن میں اس کو لانے کی کوشش کروں گا۔تہہ دل سے بارگاہِ فاطر السمٰوٰت والارض میں التجا کیجئے کہ حق جل مجدہ مجھے سمجھانے کی توفیق بخشے۔(آمین)

حضرت قاسم نانوتویؒ نے اپنے انداز سے، اپنی زبان میں، اپنے طرز گفتگو سے ایک سوال پیدا کیا ہے۔وہ سوال یہ ہے کہ سلسلہ نبوت جاری ہوا۔آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تسلسل کے ساتھ چلا آیا۔مختلف علاقوں کے لئے، مختلف اضلاع کے لئے، مختلف صوبوں کے لئے نبی آتے رہے، اللہ تعالیٰ پیغمبر بھیجتا رہا۔مختلف اقوام کے لئے، مختلف مضامین دے کر، متعدد صحائف اور کتب دے کر، اللہ پیغمبروں کو بھیجتا رہا، پیغمبر آتے، بگڑی ہوئی قوم کو راہ پر لگاتے، وہ نبی چلا جاتا، قوم بگڑتی، پھر پیغمبر آتا، پھر قوم کو راہ راست پر لگاتا، وہ نبی گیا، کتاب بدل گئی، شریعت بدل گئی، دین بدل گیا، قوم پھر گمراہی کے قعر ذلت میں گری، پھر پیغمبر آیا، اس نے قوم کو پھر سنوارا، نئے سرے سے، مختلف علاقوں میں، وہ گیا پھر قوم بگڑی، اللہ نے پھر پیغمبر بھیجے.....سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تسلسل کے ساتھ نبی آرہے تھے۔تسلسل کے ساتھ پیغمبر آرہے تھے، خالق ارض وسماء نے اس تسلسل کو، اس جاری سلسلے کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بند کیوں کیا؟

بند کیوں کیا؟.....ایک سوال

محمد رسول اللہ پر کیوں بند کیا؟ دوسرا سوال

بات ذہن میں آئی؟ سلسلہ نبوت جاری تھا۔بند کیوں کیا؟ بڑا اچھا سلسلہ

تھا۔قوم گمراہ ہوتی ہے۔پیغمبر اللہ کے حکم لا کر سناتے ہیں۔قوم درست ہوتی ہے۔ سلسلہ ٹھیک تھا یا نہیں؟ (ٹھیک تھا) عمدہ سلسلہ تھا، اچھا سلسلہ تھا، اللہ نے جاری کیا۔

سوال یہ جنم لیتا ہے کہ یہ سلسلہ جاری تھا بند کیوں کیا؟ اور جب بند کرنا ہی تھا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں بند کیا؟ سوال ذہن میں آ گیا؟

سوال آپ کے ذہن میں آ گئے؟ سوال میں نے آپ سے کتنے کئے؟ (دو)

ایک یہ کہ نبوت کا سلسلہ جاری تھا، بند کیوں ہوا؟

دوسرا یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں بند ہوا؟

یہ سلسلہ جو جاری تھا اس کے بند ہونے کی وجہ تو یہ ہے کہ عقلاء، حکماء اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ کسی بھی پروگرام کا تسلسل وہ عقلاً درست نہیں ہے، ہر کام کی آخر کار ایک انتہاء ہے۔ ہر کام کا ایک انجام ہے۔ ہر کام کو ایک مقام پر پہنچ کر ختم ہونا چاہئے۔ لہٰذا تسلسل چونکہ عقلاً محال تھا، اس کو آخر کار سلسلہ نبوت میں کہیں نہ کہیں ختم ہونا چاہئے تھا۔ لہٰذا خالق ارض وسماء نے اس تسلسل کو توڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ کو ختم کر دیا۔

دوسرا سوال ذہن میں آیا کہ چلو یہ بات تو ٹھیک ہے کہ دنیا کے تمام عاقل اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ تسلسل ٹھیک نہیں۔ آخر کار یہ کام کا ایک انجام وانتہاء ہے۔ یہ تو بات ذہن میں آ گئی۔ لیکن یہ سلسلہ جو جاری تھا، یہ خلیل اللہ ابراہیم پہ ختم ہو جاتا۔ کیوں؟ خلیل اللہ کے تقدس کی داستان قرآن پیش کرتا ہے۔ خلیل اللہ کی شجاعت، خلیل اللہ کی بہادری، خلیل اللہ کے کمالات کو قرآن کتنے بہترین انداز میں پیش کرتا ہے۔ کتنی قربانی دی اللہ کے اس پیغمبر نے کہ آرڈر ملتا ہے کہ بچے کو، اپنے اس لاڈلے فرزند کو اللہ کے راستے میں ذبح کیجئے، خلیل اللہ چھری تیز کر کے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی حد ہو گئی۔ انتہا ہو گئی کہ اتنا

عزیز ترین بچہ اور بچہ بھی نبی بچہ، جس کے حسن و جمال میں شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقی باپ، پیغمبر باپ اس کی گردن پر چھری رکھ کر اس کا سرتن سے جدا کر رہا ہے۔ اس کی رضا کے لئے چاہئے تھا کہ سلسلہ نبوت اس پیغمبر پر ختم کر دیا جاتا، اس نے خالق کی محبت کی انتہا کر دی۔

صرف یہاں تک نہیں بلکہ اسی خلیل کا نمبر آتا ہے اسے آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا۔ اس کی کبریائی کو بیان کرنے کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا۔ اس کی الوہیت کو بیان کرنے کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا۔ اس کی وحدت کو بیان کرنے کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا۔

خلیل نے بخوشی آگ میں جانا قبول کیا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ جب پنگھوڑے میں ڈال کر خلیل کو آگ میں ڈالا جارہا تھا تو جبرائیلؑ نے آکر پنگھوڑا روک لیا اور درخواست کی کہ قبلہ اجازت ہو تو نارِ نمرودی کو پر مار کر اس کا ہمیشہ کے لئے صفایا کر دوں؟ خلیل جواب میں پوچھتے ہیں، جبرائیل! بتاؤ اپنی مرضی سے آئے ہو یا خالق نے بھیجا ہے؟ کیا عجیب انداز ہے؟

چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ کا پیغمبر اس موڑ پہ آکر یہ کہہ دیتا کہ پوچھتے کیوں ہو؟ کبھی دوستوں نے، احباب نے سوال کئے ہیں کہ ہمارا مشکل وقت ہے، دوستی تو یہ ہوتی ہے کہ جب بھائی کو، دوست کو مشکل میں دیکھا تو خود کود پڑے۔ اس کی امداد کرنے کے لئے تم ابھی پوچھ رہے ہو کر سکتے ہو تو کچھ کرو۔ لیکن خلیل نے یہ نہیں کیا۔

سوال یہ کیا کہ اپنی مرضی سے آئے ہو یا خالق نے بھیجا ہے؟

جواب یہ آتا ہے کہ اس بحث میں کیوں پڑتے ہو کہ میں اپنی مرضی سے آیا ہوں یا خالق نے بھیجا ہے۔ آپ بتلائیں کہ میں خدمت انجام دے سکتا ہوں یا نہیں؟ تو خلیل کہتا ہے کہ اگر تو اپنی مرضی سے آیا ہے تو ہٹ جا، خالق جانے اور اس کا خلیل

جانے، اور اگر اس کے حکم سے آئے ہو تو جو ڈیوٹی ہے اس کو سرانجام دو۔

جبرائیلؑ ہٹتے ہیں۔ خلیل آگ میں پہنچتے ہیں۔ خالق ارض وسماء نے اعلان کر دیا۔ آرڈر دے دیا:

.....یٰنار کونی بردًا وسلامًا علی ابرٰہیم.....

خبردار! اگر میرے خلیل کو رائی برابر بھی نقصان پہنچا۔ آگ گلزار بن گئی۔

نبی ہے کہ نہیں؟ (نبی ہے)

علماء نے لکھا ہے، حوالہ جات کی روشنی میں لکھا ہے، دلائل کی روشنی میں لکھا ہے۔ خلیل کہتے ہیں کہ اتنا لطف والدہ کی گود میں نہیں آیا، جو نارِ نمرود میں آیا ہے۔ گلزار بن گئی تھی۔

میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ سلسلہ نبوت جو ختم کرنا تھا۔ اس پیغمبر پر کر دیا جاتا، جس نے قربانی کی انتہا کر دی ہے۔

یہ نبی ہے، اس کو حکم ہوتا ہے کہ دودھ پیتا بچہ اور اپنی اہلیہ کو جنگل بیابان میں بے آب وگیاہ زمین میں چھوڑ آیئے۔ یہ چھوڑ کر چلتے ہیں۔

اہلیہ سوال کرتی ہے کہ کس کے حوالے کر کے جا رہے ہو؟ جواب ملتا ہے اس (اللہ) کے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔ وہ صبر سے وہاں ٹھہر جاتی ہیں۔

اتنی بڑی قربانی دینے والا جس نے باپ کا گھر چھوڑا۔ قوم سے ٹکر لی۔ آگ تک پہنچے، بیٹے کی گردن پر چھری رکھ کر ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، دودھ پیتے بچے کو بے آب وگیاہ سرزمین میں چھوڑ آئے، اہلیہ کو جنگل میں چھوڑ آئے، صرف اس لئے کہ وہ راضی ہو جائے۔ اتنا بڑا محبوب پیغمبر جب آ گیا۔ چاہئے یہ تھا کہ نبوت کا دروازہ اس پر بند کر دیا جاتا۔ آخر یہ نبوت کا دروازہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں بند ہوا؟ قربان قاسم! تیری تحقیق اور تیرے علم وعرفان پر سوال یہ تھا کہ سلسلہ خلیل پر کیوں

ختم نہ ہوا؟

کلیم اللہ پر نبوت بند کیوں نہ ہوئی:

اسی طرح یہ سلسلہ کلیم اللہ پر کیوں ختم نہ ہوا؟

آپ کلیم اللہ کو جانتے ہیں؟ توجہ میری طرف رہے۔ یہ سلسلہ کلیم پر ختم کیوں نہ ہوگیا؟ جو براہِ راست اللہ سے کلام کرتا ہے۔ اسی زمین پر کھڑے ہوکر اللہ سے گفتگو کرتا ہے۔ اسی زمین پر کھڑے ہوکر وہ کلیم اللہ کا لقب حاصل کرتا ہے.....

- ..... وہ جس نے فرعونی طاقت سے ٹکر لی
- ..... وہ جس نے دریا سے راستے لئے

وہ جس کو خلاق عالم نے اتنا جلال بخشا۔ جس کے جلال سے کفر کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہوتا ہے۔ سلسلہ نبوت جو بند کرنا تھا، وہ کلیم اللہ پر بند کیوں نہ ہوا؟ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں بند ہوا؟ ان پر آ کر اختتام پذیر کیوں ہوا؟

نبوت حضرت یوسفؑ پر بند کیوں نہ ہوئی؟

جب نبوت کا دروازہ بند کرنا ہی تھا تو اس کو یوسفؑ پر بند کر دیا جاتا۔ جس کے حسن و جمال کے ڈنکے پوری دنیا میں بجتے ہیں۔ جس کے حسن کو دیکھ کر مصری عورتیں حسن یوسفی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹ دیتی ہیں۔

اگر نبوت کا دروازہ بند کرنا ہی تھا تو یوسفؑ پر بند ہو جاتا۔

اگر اس سلسلہ نبوت کو بند کرنا ہی تھا تو عیسیٰ بن مریم پر بند کر دیا جاتا۔ جو بن باپ کے پیدا ہوئے، جن کی والدہ عفت مآب تھیں۔ جس کی والدہ کے تقدس و عفت کے گن قرآن گاتا ہے۔ اس سلسلہ نبوت کو بند کر دیا جاتا۔

آخر اس میں راز کیا ہے کہ یہ جو سلسلہ نبوت بند تو ہوتا ہے لیکن عبداللہ کے

چاند پر۔ آخر وجہ کیا ہے سلسلہ بند تو ہوتا ہے لیکن آمنہ کے لخت جگر پر، وجہ کیا ہے سلسلہ بند ہوتا ہے تو صدیقؓ کے آقا پر، عمرؓ کے سردار پر، عثمانؓ کے آقا پر، علیؓ کے قائد پر، آخر اس میں راز کیا ہے؟ باقی پیغمبروں پر سلسلہ نبوت بند نہیں ہوا۔ اس پر آ کر سلسلہ بند کیوں ہوا۔

سوال ذہن میں جنم لیتا ہے یا نہیں جنم لیتا؟ (لیتا ہے)

جواب کیا ہے؟ جواب آپ کو معلوم نہیں؟

دنیا قاسم نانوتویؒ پر برستی ہے۔ ناعاقبت اندیشی میں برستی ہے۔ جہالت کے عمیق گڑھے میں اتر کے برستی ہے۔ بلکہ مجھے اجازت دیجئے۔ دست بستہ درخواست، ٹوپی پاؤں پر رکھ کر، کہ تیرے خطیب نے قاسمؒ پے دو دو ٹکے کے آدمی کو بولنے کی اجازت دی ہے۔

اگر تیرا خطیب تحذیر الناس پڑھتا۔ تیرا خطیب تحذیر الناس کا درس دیتا تو آج کسی ایرے غیرے کی زبان قاسمؒ پہ نہ کھل سکتی۔

اس کو موقعہ ملا، اس نے تیری غفلت سے، ناواقفیت سے فائدہ اٹھایا۔ نہ تحذیر الناس تو نے پڑھی، نہ تیرے امام نے پڑھی، نہ تیرے خطیب نے پڑھی۔ ایک جمعرات کے، نہیں نہیں دور نکل رہا ہوں، (آپ کہیں) ایک علم سے کورا، عقل سے خالی، فہم و دیانت سے عاری طبقہ، بلاوجہ قاسم العلوم والخیرات، حضرت قاسم نانوتویؒ پہ برس پڑا۔ جبکہ قاسمؒ نے برصغیر میں مسئلہ ختم نبوت پر وہ خدمت سرانجام دی ہے، جو قاسمؒ کے دشمنوں کے حاشیہ خیال میں بھی کبھی نہیں آئی۔

سوال کا تکرار:

- ..... سوال تھا کہ خلیلؑ پر سلسلہ نبوت بند کیوں نہیں ہوا؟

- ..... کلیمؑ پر بند کیوں نہیں ہوا؟
- ..... یوسفؑ پر بند کیوں نہیں ہوا؟
- ..... عیسیٰ بن مریم پر بند کیوں نہیں ہوا؟

ﷺ ..... وجہ کیا ہے کہ آمنہ کے لختِ جگر پہ یہ سلسلہ نبوت لا کے بند کیا گیا؟

قاسمؒ جواب دیتا ہے کہ آغاز دیکھئے، آدمؑ کو نبوت کہاں سے ملی؟ واسطہ کون تھا؟

توجہ کرنا۔ قاسمؒ جواب دیتا ہے، لاہور کی در و دیوار پکارے گی کہ تحذیر الناس نے کیا کام کیا ہے۔

قاسمؒ کہتا ہے کہ اس پر توجہ دے کہ آدمؑ کو نبوت ملی تو واسطہ کون تھا؟ سبب کون تھا؟ خلیلؑ کو نبوت ملی، علم ملا، فہم ملا، عفت ملی، عصمت ملی، تقدس ملا، شرافت ملی سبب کون بنا؟

خالق نے عطا تو کی، اس میں تو شبہ نہیں۔ لیکن جہاں اس نے اس عالم اسباب میں مختلف اسباب کے ذریعے لوگوں میں انعامات تقسیم کئے ہیں.....

کسی کی روزی کا سبب دکان بنی
کسی کی روزی کا سبب ملازمت بنی
کسی کی روزی کا سبب ادارہ بنا
کسی کی روزی کا سبب اخبار فروشی بنا
کوئی نہ کوئی سبب بنا

.....رازق تو اللہ ہے.....

لیکن عالم اسباب میں کوئی نہ کوئی سبب ہے ہر نعمت کی تقسیم کا، یہ اس کی عادت ہے۔ وہ اسی عادت کے مطابق اس کارخانہ کائنات کو چلا رہا ہے۔ وہ بغیر

اسباب کے بھی دے سکتا ہے۔ اور دے سکتا تھا۔ دے سکتا ہے، لیکن اس نے کائنات کو چلانے کے لئے ایک اسباب کا کارخانہ تیار کیا۔ اس کے ذریعے سے رزق ملتا ہے۔ روزی ملتی ہے تو والد اور والدہ سبب بنتے ہیں۔ تعلیم ملتی ہے تو استاد شاگرد کے لئے سبب بنتا ہے۔ ادارہ سبب بنتا ہے۔ سکول و کالجز سبب بنتے ہیں۔ یونیورسٹیاں سبب بنتی ہیں۔

قاسمؒ فرماتے ہیں کہ نبوت بھی ایک کمال ہے۔ علم بھی ایک کمال ہے۔ عصمت بھی ایک کمال ہے۔ شرافت بھی ایک کمال ہے۔ تقدس بھی ایک کمال ہے۔ یہ ملا آدمؑ کو، ملا موسیٰؑ کو، ملا ابراہیمؑ کو اور اس کمال اور شرافت کے ملنے کا کوئی سبب بھی بنایا نہیں؟ بات ذہن میں آئی، کوئی سبب بنایا نہیں؟ تو قاسمؒ فرماتے ہیں کہ سبب بنا، جب آدمؑ کو نبوت ملنے لگی تو سبب بنا، جب موسیٰؑ کو نبوت ملی تو سبب بنا، جب خلیلؑ کو نبوت ملی ایک سبب بنا۔ کوئی سبب بنتا گیا۔ نبوتیں ملتی گئیں۔ شرافت و تقدس ملتا گیا۔ ہر ایک کو علم و عرفان ملتا گیا۔

وہ سبب کون سا تھا۔ جس سبب کے ذریعے ان کو نبوت ملی تو قاسمؒ فرماتے ہیں کہ ذرا خاتم الانبیاء کے ارشاد پہ نظر کیجئے۔ آقا ﷺ اعلان کرتے ہیں:

﴿اول ما خلق اللہ روحی﴾

کسی کو روایت تلاش کرنی ہو تو صرف قاسم نانوتویؒ کی بات نہیں کرتا۔ ملا علی قاری کی شرح مشکوۃ اٹھایئے، اس میں بھی آپ کو یہ روایت مل جائے گی۔

انعامات کا مرکز:

ایک مزیدار بات آپ کو بھی ملے گی۔ طلبہ بیٹھے ہیں۔ تحقیقی نقطہ نظر سے مطالعہ کریں۔ اس مجمع میں دورہ حدیث کے طلباء بھی ہوں گے۔ ان سے بھی درخواست

کرتا ہوں کہ ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ایک روایت میں نقل کی ہے.....اول ما خلق اللہ نوری .....ایک روایت میں نقل کی ہے.....اول ما خلق اللہ روحی.....

توجہ ہے؟(جی)

قاسمؒ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ نے روح مصطفوی کو پیدا کیا۔سب سے پہلے روح خاتم الانبیاء کو پیدا کیا۔یہ روح سبب بن گئی تمام پیغمبروں کو نبوت ملنے کی۔یہ روح سبب بن گئی تمام پیغمبروں کو علم وعرفان ملنے کی،آگے عام فہم مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ جیسے بجلی کا پاور ہاؤس ہو۔اس پاور ہاؤس میں بجلی جمع ہے۔اس سے آگے نکلتی ہے۔ٹیوبیں جلتی ہیں،قمقمے جلتے ہیں،کچھ لائٹیں باریک باریک وہ بھی جلتی ہیں۔کہیں اس سے مشینری چلتی ہے۔کہیں اس سے چھوٹی چھوٹی مرچیں چلتی ہیں۔مختلف قسم کی روشنیاں ہیں۔رنگ برنگی روشنی ہے،کوئی روشنی زیادہ کوئی کم،کوئی چھوٹی،کوئی بڑی یہ سب کی سب نکلتی ہیں۔ان کا مرکز پاور ہاؤس ہوتا ہے اور جب یہ روشنیاں سب بجھادی جائیں تو تمام کی روشنی اس پاور ہاؤس میں جمع ہو جاتی ہے۔

گویا انجام کے لحاظ سے بھی پاور ہاؤس ہے۔ابتداء کے لحاظ سے بھی روشنی کا سبب پاور ہاؤس ہے۔بات ذہن میں آئی؟

تو قاسم نانوتویؒ کہتے ہیں کہ روح مصطفوی سبب بنی تمام کمالات کے تقسیم کی، کمال خالق نے دیا۔سبب روح مصطفوی بنتی گئی۔نبوت خالق نے دی۔سبب روح نے دیا،سبب روح مصطفوی بنتی گئی۔شرافت خالق نے دی،سبب روح مصطفوی بنتی گئی۔نہیں بنی؟(بنی ہے)

شرافت دینے والا وہ،نعرے بس کردو بھائی۔نعرہ صرف اللہ کا،دوسرا نعرہ ختم نبوت کا،تیسرا نعرہ خلافت راشدہ کا۔

ہم زندہ ہوتے تو قادیانیت پاکستان میں دندناتی پھرتی؟ ہم زندہ ہوتے تو رامے جیسے یہ بکواس کرتے۔ ہم قطعاً زندہ باد نہیں ہیں۔ میں خانہ خدا میں دل سے بات کہہ رہا ہوں شعبدہ بازی نہیں۔ دیانتداری سے بات کہہ رہا ہوں۔ قطعاً ہمارے زندہ باد کا نعرہ مت لگایئے۔ ہم نے مذہب کی کوئی خدمت نہیں کی۔

توجہ ہے؟ شرافت اللہ نے دی۔ سبب روح مصطفوی بنی۔ علم اللہ نے دیا، سبب روح مصطفوی بن گئی۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت قاسمؒ فرماتے ہیں کہ تمام نعمتیں جو انبیاءؑ کو ملیں، ان کا سبب روحِ مصطفوی تھا۔ گویا بلاتشریح یوں سمجھئے کہ ان انعامات کے اختتام کا وقت آیا۔ جب وہ قمقمے بجھانے کا وقت آیا۔ جب وہ لائٹیں بند کرنے کا وقت آیا۔ جب وہ روشنی بند کرنے کا وقت آیا تو تمام تر روشنی سمٹ کر اس پاور ہاؤس میں آ گئی۔ آغاز بھی وہیں سے تھا۔ اختتام بھی وہیں پر تھا۔

جب تمام کمالات کا مرکز روح مصطفوی سبب بن کے آئی میدان میں۔ تو جب تمام کمالات ختم کرنے کا وقت آیا تو اسی پر ختم ہوئے یا نہیں ہوئے؟ (ہوئے ہیں) آغاز بھی وہیں پر، اختتام بھی وہیں پر۔

اس لئے آپ کے قاسمؒ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی بن سکتے تھے اور کوئی نبی آخری نبی نہیں بن سکتا۔

موسیٰ کیوں آخری نبی نہ بنے؟

خلیلؑ کیوں آخری نبی نہ بنے؟

عیسیٰ بن مریم کیوں آخری نبی نہ بنے؟

اس لئے کہ وہ تو اسی سے روشنی لئے ہوئے تھے۔ وہ تو اسی سے روشنی لے کر چمکنے والے قمقمے تھے۔ اس لئے جب روشنی کے اختتام کا وقت آیا تو اسی پاور ہاؤس پہ آ کر سمٹ گئی۔ یہ اختتام کے لحاظ سے چونکہ مرکز تھا، اس لئے اس کو آخر زمانہ بھیجا گیا۔

توجہ کیجئے۔ اب قاسمؒ نے قادیانی کے دعویٰ نبوت سے پہلے اس کے تمام تر تجربوں، تمام تر فریب کو خاک میں ملا دیا۔ کیسے لکھتے ہیں۔

تحذیر الناس کا مطالعہ کیجئے۔ آپ کو لاہور میں یہ کتاب مل جائے گی۔ فرماتے ہیں کہ جب پاور ہاؤس، بلاتشریح جب مرکز روح مصطفوی ہے تو اختتام بھی اسی پر ہونا چاہیے تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس باکمال شخصیت کو جو دوسروں کے کمال کے تقسیم کی سبب بنی۔ اگر اس کو سب سے پہلے بھیجا جاتا تو تب بھی اس کی توہین تھی۔ نہیں سمجھے، نہیں سمجھے۔

جس سے تمام کمالات ملے ہیں، وہ روح مصطفوی ہے۔ اس مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اگر سب سے پہلے بھیج دیا جاتا۔ تو توہین تھی یا نہیں؟ (تھی)

کہ جب سب سے بڑا یہ ہے۔ سب سے باکمال یہ ہے تو اس کو ابتداء میں کیوں بھیجا؟ اور اگر سب سے بڑا آ گیا تو اس کے بعد چھوٹے کی ضرورت نہیں۔ یہ تحذیر الناس میں درج ہے۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔ محض شعبدہ نہیں۔ پڑھیے آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ قاسمؒ کہہ کیا گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر سب سے پہلے بھیجا جاتا تب بھی اس کے کمال کی توہین تھی۔ جب بڑا آ گیا تو اب کسی اور کی ضرورت نہ رہی۔ تو اگر یہ ہوتا کہ کچھ چھوٹے پہلے آتے اور کچھ بعد میں۔

کیا فائدہ، پھر اس کے کمال کی توہین ہوتی۔ کہ جب بڑا آ گیا، باکمال آ گیا، باکمال شرافت کا پتلا آ گیا۔ اب اس کے بعد چھوٹے کیوں آئے؟

اس لحاظ سے بھی اس کی توہین ہوتی تھی۔ خالق ارض وسماء نے سب چھوٹے پہلے بھیجے، جو سب سے بڑا تھا اس کو آخر زمانہ میں بھیجا۔

CamScanner

مولانا قاسم نانوتویؒ اسی تحذیر الناس میں فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ کے لحاظ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی بن کے آسکتے تھے۔ کیونکہ ساری نعمتیں انہیں سے تقسیم ہوئی تھیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ جیسے تعداد رکعات کا منکر کافر ہے۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت ہیں، صبح کی دو رکعتیں، عشاء کی چار رکعتیں فرض، فرماتے ہیں کہ جیسے عدد رکعت کا منکر کافر ہے۔ کوئی کہے کہ میں صبح کی دو رکعت نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔ کوئی کہے کہ میں ظہر کی چار رکعت نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔ کوئی کہے کہ عشاء کی میں چار رکعت فرض نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

قاسمؒ کہتے ہیں کہ جیسے عدد رکعات کا منکر کافر ہے، ایسے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر کافر ہے۔ اگر قاسمؒ کے یہ الفاظ تحذیر الناس میں نہ ملیں تو حق نواز کو شاہراہ قائداعظم پر کھڑا کر کے گولی ماردیں۔ اور اگر یہ لفظ اسی تحذیر الناس میں شامل ہیں۔ داخل ہیں تو اتنا بڑا دجل کرتا ہے، فریب کرتا ہے، جو کہتا ہے کہ قاسم نانوتویؒ نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت میں قاسم نانوتویؒ پر الزام لگانے والا ختم نبوت کا دشمن ہے۔

قاسمؒ نے تو قادیانیت کی جڑیں کاٹ دیں کہ کسی بھی قسم کا نبی اگر محمد ﷺ کے بعد آئے تو اس کی بڑائی میں فرق آتا ہے۔

کیوں؟ تمام نبوتوں کے انعامات کے تقسیم کا سبب یہ بنا ہے۔ آخر میں اسی نبی کو آنا چاہیے تھا، اگر اس کے بعد کوئی اور نبی آتا ہے تو اس کے کمال کی نفی ہوتی ہے۔ لہٰذا اختتام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہ ہوسکتا تھا کسی اور رسول پہ نہیں۔ اتنی وضاحت کے بعد بھی کوئی قاسمؒ کو گالیاں دیتا ہے تو میں یہی دعا کروں گا۔ یا اللہ! اسے ہدایت دے۔ ہدایت کے قابل نہیں تو اللہ اس زمین کو اس ملعون سے پاک کردے۔

حضرت نانوتویؒ اور عقیدہ ختم نبوت:

قادیانی ظلی نبوت کا دعوی کریں یا بروزی نبوت کا دعوی کریں یا تمثیل کا دعوی کریں، کسی بھی لحاظ سے، کسی قسم کی نبوت کا دعوی کریں، حضرت قاسمؒ نے اس کی جڑیں کاٹ دی ہیں۔ کہ تمام کمالات محمد ﷺ پہ ختم ہوتے ہیں۔ آخر میں اسے ہی آنا چاہئے تھا۔ اگر اس کے بعد کسی لحاظ سے چھوٹے درجے کا کوئی بھی نبی آتا ہے تو اس کی بڑائی کی توہین ہوتی ہے۔

ہر لحاظ سے قادیانیت کی جڑیں قاسمؒ کاٹ گیا۔ اللہ تیری قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ تیری قبر پہ کروڑوں برکتیں نازل فرمائے (آمین)۔ اللہ تیرے کارندوں کو، اللہ تیرے نام لیواؤں کو دن دگنی رات چگنی ترقی نصیب فرمائے۔ (آمین)

مولویو! حق نواز تم سے درخواست کرتا ہے کہ اپنے قائد کی کتاب پڑھئے۔ میں نے آٹھ مرتبہ تحذیر الناس کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنے لہجے میں تمہارے سامنے نقل کیا ہے۔ ہے اردو زبان میں لیکن پڑھیں گے تو سمجھنے میں تھوڑی سی دقت ہوگی۔

الحمدللہ! میں نے تحذیر الناس کو پڑھا ہے اور پوری جرأت سے میں نے بات کہی ہے کہ اتنا اس برصغیر میں چودھویں صدی کے زمانہ میں قاسمؒ نے مسئلہ ختم نبوت کا بیان کیا ہے۔ جس طرز بیان سے کتاب لکھی ہے۔ نہ دیوبندی نے لکھی ہے، نہ اہلحدیث نے لکھی ہے، نہ کسی رافضی نے لکھی ہے۔ اوئے! قاسمؒ بازی لے گیا نبوت کے عشق میں، قاسمؒ بازی لے گیا ختم نبوت کی خدمت میں، قاسمؒ بازی لے گیا پیغمبر ﷺ کی محبت میں۔

اتنے مدلل الفاظ میں قاسمؒ نے بحث کی ہے کہ دعا دیئے بغیر دل رہتا نہیں۔
کسی نبی کی ختم نبوت کو۔ آخری بات کہہ رہا ہوں۔ جس نبی کی ختم نبوت کو قاسمؒ نے ان عجیب وغریب دلائل سے بیان کیا ہے، وہ نبی، وہ پیغمبر، وہ رسول، وہ آقا، وہ تاج الانبیاء، وہ سرتاج الرسل کہ جس کو اگر میں مختصر لفظوں میں، سادے لفظوں میں، آسان پیرایہ میں، نذرانہ عقیدت پیش کرنا چاہوں تو شاید کچھ یہ الفاظ دل لگتے بن جائیں کہ میرا وہ محمد، میرا وہ آقا، میرا وہ رسول، میرا وہ پیغمبر.....

- ..... جس کی صداقت یکتا
- ..... جس کی دیانت یکتا
- ..... جس کی عفت یکتا
- ..... جس کا حسن یکتا
- ..... جس کا جمال یکتا
- ..... جس کا کام یکتا
- ..... جس کی زلف یکتا
- ..... جس کی نظر یکتا
- ..... جس کا چلنا یکتا
- ..... جس کا بیٹھنا یکتا
- ..... جس کا اٹھنا یکتا
- ..... جس کا لیٹنا یکتا
- ..... جس کا غزوہ یکتا
- ..... جس کی نطق یکتا
- ..... جس کی امامت یکتا

CamScanner

..... جس کا صدیقؓ یکتا

..... جس کا عمرؓ یکتا

..... جس کا عثمانؓ یکتا

..... جس کا علیؓ یکتا

..... جس کا طلحہؓ یکتا

..... جس کا زبیرؓ یکتا

جس کے لئے زمین، جس کے لئے آسمان، جس کے لئے ستارے، جس کے لئے شمس، جس کے لئے قمر، جس کے لئے نباتات، جس کے لئے جمادات، حتی کہ ساری کائنات پیدا کرنے کے بعد خالق قدوس نے اپنے اس محبوب کو مخاطب ہو کر اعلان کیا:

﴿ لولاک لما خلقت الافلاک ﴾

محمد (ﷺ)! آمنہ کے بیٹے اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو کائنات کبھی معرض وجود میں نہ آسکتی۔

طلباء کا مجمع ہے، علما کا مجمع ہے، شاید مجھ پر فتویٰ لگ جائے کہ محض مبالغہ آرائی کی ایک مبلغ نے، ہوں تو میں طالب علم، ادنیٰ سا رضا کار ہوں مگر غیر ذمہ دارانہ بات سٹیج پر کرنے کی بھی کوشش نہیں کی۔

اس لئے کہنا چاہتا ہوں کہ.....لولاک لما خل قت: الا فلاک.....

پر محدثین نے الفاظ کے لحاظ سے جرح کی ہے۔ لیکن معنی کے لحاظ سے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

محدث جلیل علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فتاویٰ عزیزی میں تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ پہ جرح ہے۔ معنی کے اعتبار سے صحیح ہے۔

محمد قاسم نانوتویؒ اسی روایت کو آب حیات میں تسلیم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ الفاظ پہ جرح ہوسکتی ہے۔ معنی کے اعتبار سے صحیح ہے۔ یہ نکتہ عوام الناس کو سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ طلباء کے لئے میں نے عرض کر دیا ہے۔ تاکہ کسی کو اشکال نہ رہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو ختم نبوت کا پروانہ بنائے اور دل سے خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ جس نوجوان تنظیم نے آج کا یہ پروگرام ترتیب دیا ہے۔ خلاق عالم ان کے اس پروگرام کو قبول فرمائے۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین



CamScanner

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و
نستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ و
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ
ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان
محمدًا عبدہ و رسولہ
اما بعد! فقد قال اللہ تعالیٰ فی الکلام
المجید..... اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم x
بسم اللہ الرحمن الرحیمx ولا تقولوا لمن
یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء
ولکن لا تشعرونx
وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر ..... اہدنا
الصراط المستقیم x
صراط الذین انعمت علیہم
وقال اللہ فی مقام آخر ..... فاولئک
مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین

والصدیقین والشہداء والصالحین x

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر..... ویتبع

غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّٰی

ونصلہ جہنم x

صدق اللہ و صدق رسولہ النبی الکریم

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد

وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک

وسلم وصل علیہ

تمہید:

صدر گرامی قدر! معزز حاضرین، واجب الاحترام علماء کرام!

آج کے اس جلسہ کی غرض آپ حضرات نے گذشتہ رات بھی.....اور آج مجھ سے پہلے علماء کرام سے سن چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس عنوان پر اس جلسے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مجھے اس جلسہ کی غرض مدنظر رکھتے ہوئے اسی موضوع پر بولنا چاہیے۔ بارگاہ خلاق عالم میں نہایت عاجزی سے التجاء فرمائیں کہ .....**فاطر السمٰوات والارض**.....مجھے سچ، سچ کہنے کی توفیق بخشے۔

کتاب ہدایت کے مختلف مقامات سے چند آیت آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ اور ان شاء اللہ آپ حضرات نے اگر توجہ فرمائی تو میں یہ حقیقت واضح کردوں گا کہ وہ لوگ جو خانہ خدا میں بیٹھ کر شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھ کر یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور ہمارے جواب میں کوئی قرآن پیش نہیں کرسکتا۔ میں اس سراپا کذب و دجل اور فریب کی دھجیاں بکھیر دوں گا اور ساتھ ساتھ یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ میرے اکابرین اور اسلاف تو بہت بڑی شخصیات

ہیں۔ میں تو ایک ادنیٰ سا اہل حق کا رضا کار اور مذہبی کارکن ہوں۔ کوئی دعویٰ نہیں ہے بڑائی کا۔ اللہ انانیت، تکبر اور غرور سے محفوظ فرمائیں۔ لیکن یہ بات واضح کر دوں گا کہ میری تقریر اور میری آج کی گزارشات، ان گنت ٹیپس ریکارڈ کر رہی ہیں۔

اگر کوئی شخص میری گزارشات کا جواب دینے کی کوشش کرے اور اس کے اندر ایک رتی بھر حیاء اور شرم ہو تو وہ شخص حرف بحرف میری تقریر کی تردید کرے اور دلائل کے ساتھ، تبرہ بازی کے ساتھ نہیں!

حق پہنچتا ہے ہر انسان کو کہ وہ اپنے مؤقف کو بیان کرے۔ اگر اس کے پاس دلائل ہوں اور یہ بھی میں عرض کروں گا کہ الحمد للہ! ہمارے ملک میں شرعی عدالت قائم ہو چکی ہے۔ بجائے اس بات کے کہ ہم قصبوں میں، شہروں میں اور مختلف مساجد میں بحث و مباحثہ کرتے رہیں۔

کیوں نہیں ایسا ہوتا؟ جو شخص دعوی کرتا ہے کہ میرے پاس قرآن ہے اور بہت وزنی دلائل ہیں۔ وہ شرعی عدالت میں آ جائے تو فیصلہ عدالت سے کرالیں۔

میری بات آپ کو سمجھ آ رہی ہے یا نہیں؟ (آ رہی ہے)

اگر قادیانی شرعی عدالت میں درخواست دے سکتا ہے اس واسطے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان ہمیں غلط کہتے ہیں۔ جس کو ہم غلط کہتے ہیں وہ بھی درخواست دے کہ میں تو قرآن پڑھتا ہوں اور مسلمان میرے خلاف یلغار کر رہے ہیں۔ وہ بھی یہ قسمت آزما کر دیکھ لے اگر اس میں جرأت ہے اور دلائل موجود ہیں۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟ کوئی غلط بات تو نہیں؟ (نہیں) تاکہ فتنہ ہی ختم ہو جائے ہمیشہ کے لئے اور ان شاء اللہ اگر فتنے نے اپنا رخ اور انداز نہ بدلا تو ایک وقت آئے گا کہ اس قسم کے افراد کے متعلق شرعی فیصلہ کرا کے فتنہ پر ہمیشہ کے لئے بین لگا دیا جائے۔

آیت کا ترجمہ:

قرآن حکیم کی جو آیت میں نے خطبے میں، سب سے پہلے تلاوت کی ہے، اس کے الفاظ ہیں:

.....ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات.....

نہ کہو ان لوگوں کو مردہ جو اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے، کٹ گئے، ذبح ہو گئے.....

﴿ بل احیاء ﴾

مردہ نہ کہو؟ بلکہ زندہ کہو۔

دوسری جگہ قرآن کے الفاظ ہیں، جو عام طور پر سماع نبوی ﷺ کے منکرین پیش کرتے ہیں:

﴿ اموات غیر احیاء ﴾

دونوں آیات کو سامنے رکھ لیں۔ خالق جل مجدہ نے مشرکین کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جن کو تم پکارتے ہو..... **اموات غیر احیاء.....** وہ مردہ ہیں زندہ نہیں۔

یہی آیت اہل حق کے جواب میں عموماً پیش کی جاتی ہے اور اس کو بہت بڑی دلیل تصور کیا جاتا ہے اپنے موقف پر!

موت کا معنی کیا ہے:

میں عرض صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ موت کا معنی کیا ہے اور موت کس کو کہتے ہیں.....؟ تو یہی جواب ملتا ہے کہ روح کا جسم سے نکل جانا یہ موت کا معنی ہے۔ اگر روح کا تعلق جسم کے ساتھ رہے پھر بھی موت نہیں اور اگر روح بالکل جسم میں لوٹ

آئے، پھر بھی موت نہیں۔

ہاں! اگر روح جسم سے نکل جائے اور اس کا تعلق کسی بھی لحاظ سے جسم کے ساتھ نہ ہو۔ یہ موت کا معنی عموماً لوگ کیا کرتے ہیں۔

﴿ اموات غیر احیاء ﴾

اس آیت کو بطور دلیل پیش کرنے والا طبقہ موت کا یہ معنی اور مفہوم پیش کرتا ہے۔ توجہ میری طرف رہے..... یہی معنی عموماً اس اسٹیج کی زینت ہے، جس اسٹیج کا خطبہ بہت لمبا ہے۔ چاہے دلائل بیکار ہوں، سمجھ گئے ہو؟

شہید زندہ ہوتا ہے:

میں سوال یہ کرنا چاہتا ہوں ابتداً کہ جب موت کا معنی یہ ہے جسم سے روح نکل گئی۔ اب اس کا کسی لحاظ سے جسم سے تعلق نہیں۔ اگر اس کا تعلق جسم کے ساتھ ہو تو وہ موت نہیں۔ اور اگر روح جسم کے اندر موجود ہو پھر بھی موت نہیں۔ موت تب بنے گی جب روح جسم سے بالکل نکل گئی۔ اور اس کا کسی لحاظ سے جسم کے ساتھ تعلق نہیں رہا؟ جب موت کا یہ معنی ہے تو خالق ارض وسماوات نے جب شہداء کے متعلق یہ اعلان فرمایا:

.....ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء.....

جو میرے راستے میں ذبح ہو گئے، اللہ کے راستے میں کٹ گئے، ان کو مردہ نہ کہو..... **بل احیاء.....** بلکہ وہ زندہ ہیں۔ جب مردہ نہیں کہنا اور زندہ کہنا ہے اور موت کا معنی ہی یہ ہے کہ روح کا جسم سے نکل جانا۔ اس کا کسی لحاظ سے جسم کے ساتھ تعلق نہ ہونا۔ جب موت یہ ہوئی اور خالق اس لفظ موت کی تردید کرتے ہوئے اعلان فرماتے ہیں:

.....ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء.....

بلکہ زندہ مانو، مردہ نہ کہو۔ تو معلوم ہوا کہ روح کا تعلق شہید کے جسم کے ساتھ ہے نا.....؟ نہیں سمجھ آئی.....؟ اگر تعلق نہیں، قطعاً نہ تعلق ہے، نہ شہید کی روح جسم کے اندر لوٹ کر آئی ہے۔

تو موت کا معنی یہی ہے۔ لیکن خالق نے جب موت کی نفی کی ہے۔ مردہ نہ کہو تو معلوم ہوا کہ جب موت کی نفی ہے اور حیات بتائی گئی ہے۔ حیات کا معنی ہی یہی ہے۔ یا روح بالکل لوٹ آئے یا روح کا تعلق ہو جسم کے ساتھ۔ جس کے ساتھ جسم حس محسوس کرے، جس کے ساتھ جسم کوئی تلذذ محسوس کرے۔ جس کے ساتھ جسم کوئی آسائش محسوس کرے۔ جب حیات کا معنی ہی یہی ہے اور موت کا معنی ہے روح کا بالکل کٹ جانا۔ اور حیات کا معنی ہے روح کا تعلق ہونا یا روح کا لوٹ آنا۔ تو شہداء کے متعلق خالق نے اعلان کیوں فرمایا ہے؟

میں پوچھنا چاہتا ہوں شرک کی مشین گن لگانے والے سے۔ کیا شہداء اللہ کے شریک ہیں؟ نہیں سمجھ آئی بات، میں نے کیا کہا ہے؟

اگر پیغمبروں کو زندہ ماننا یہ شرک ہے تو کیا شہداء کو زندہ ماننا شرک نہیں؟ اگر نبی کو زندہ ماننا یہ شرک ہے اور اللہ کی توحید میں فرق آتا ہے تو کیا شہید کو زندہ مان لینا یہ شرک نہیں؟

یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بندہ خالق کا شریک ہو، دوسرا نہ ہو؟

شرک کا معنی ہی یہی ہے کہ کوئی بھی اللہ کی صفت خاصہ میں شریک نہ ہو۔ اگر کسی کو اللہ کی صفت خاصہ کے اندر شریک کیا گیا تو یقیناً یہ کفر ہے۔ اس کا نام شرک ہے۔ تو میں یہ بھی ساتھ ساتھ پوچھوں گا کیا اس گروپ کا خدا ایسا ہے کہ جس پر موت آئی ہے۔ موت کے بعد اس کو زندگی ملی ہے۔ اگر الوہیت کی یہی تعریف ہے۔ خدا کی یہی

تعریف ہے کہ اس پر موت آئی، اس کی قبر بنی، اس کا جنازہ پڑھا گیا اور اس کے بعد اس کے اندر روح لوٹائی گئی ہے، اگر معبود یہی ہے پھر تو یقیناً اگر میں عقیدہ رکھوں.....!

پیغمبر پر موت آئی، موت کے بعد خالق نے روح لوٹائی۔ یا روح کا تعلق قائم کر دیا۔ اگر میں یہ عقیدہ رکھوں پھر تو کہا جا سکتا ہے کہ خدا بھی ایسا ہے اور ساتھ نبی علیہ السلام کی یہی تعریف مان لی ہے۔ پھر تو شرک ہوا؟

لیکن خالق پر موت شروع سے آتی ہی نہیں۔ تو پھر شرک کیسے بن گیا؟ کوئی بات سمجھ آئی ہے یا نہیں؟ (آئی ہے)

بڑی عالمانہ فاضلانہ تقریر آپ حضرت علامہ کی سن چکے ہیں۔ میں تو ایک رضا کار کی حیثیت سے، کچھ دلائل بھی ساتھ ساتھ عرض کروں گا اور تھوڑی سی مجتہد العصر کی داستان بھی میں نے بیان کرنی ہے۔ کرنی چاہئے یا نہیں؟ (کرنی چاہیے)

کیوں کرنی چاہیے؟ آپ تو کہیں گے کہ موضوع جلسہ حیات النبی ﷺ ہے، پھر کسی کی داستان کیوں بیان کرتے ہو؟

بھائی! اس واسطے کرتے ہیں کہ جو شخص پبلک کو علم کی دعوت دیتا ہے، جو شخص پبلک کو اہل حق ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ کیا اس کا کریکٹر زیر بحث نہ آئے؟ کیا اس کی زندگی زیر بحث نہ آئے؟ اس کا کردار اور کرتوت زیر بحث نہ آئے۔

اہل حق کی نشانی:

اہل حق کی نشانی اور علامت یہ ہے کہ وہ تختہ دار بھی اپنا مؤقف نہیں چھوڑتا اور جو اہل حق نہیں وہ دن بدن گرگٹ کی طرح بدلتا ہے۔ کیا یہی انسان جو تیرے شہر کے اندر اہل حق ہونے کا دعوی کرتا ہے، اس نے ایک مدت تک رفع یدین کیا ہے۔ ایک مدت تک آمین بالجہر کہتا رہا۔ اس لئے کہ چند مرلے زمین میرے نام منتقل

ہو جائے۔ جس وقت زمین مل گئی، رفع یدین گیا۔ آمین بالجہر گئی۔ جو شخص مذہبی عقائد اور نظریات کے ساتھ اس حد تک دجل کرتا ہے وہ اہل حق نہیں۔ شیطان کی ذریت ہے۔

حق کی نشانی یہ ہے کہ چکی میں ڈال کر پیس دینا پھر بھی وہ باز نہ آئے گا۔ بلکہ یوں کہیں آزمائش کر کے دیکھ حق اور باطل کی۔

جو شخص شب و روز یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ وہ بلا اجازت لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، کیوں؟ ہوسکتا ہے پرچہ بن جائے۔ اس کے مقابلے میں حضرت قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس ادنیٰ رضا کار کو کھڑا کر، جو دفعہ ۱۴۴ توڑ کر بھی ہتھکڑی ڈال کر بھی صدائے حق بلند کرے گا۔ اسی پر فیصلہ کر لے۔ چھوڑ دے بڑے اکابر کو، نوکر کو دیکھ کیسا ہے؟

جو ہتھکڑی سے ڈرتا ہے۔ وہ اس (اللہ) کو مشکل کشا نہیں سمجھتا؟ اگر مشکل کشا مانے تو ہتھکڑی کوئی چیز نہیں۔

اگر حاجت روا وہ ذات ہے تو جیل کوئی چیز نہیں؟ اگر حاجت روا وہ ہے تو پھر درخواستیں کس بات کی؟ کہ مجھے قتل کرنے کا پروگرام ہے؟

جلسے کی اجازت نہ دو؟ اگر تیری موت کے دن آ گئے ہیں تو ٹل نہیں سکتے ۔اگر نہیں آئے تو موت آ نہیں سکتی۔ درخواست کس بات کی؟

جرأت مندانہ اقدام:

اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ عنقریب وقت آ رہا ہے کہ میں تیری مسجد میں تقریر کروں گا اور جرأت کیساتھ کرونگا، کرنی چاہیے یا نہیں؟ (کرنی چاہیے) اخلاقی طور پر یہ حق پہنچتا ہے۔ کیوں کہ میں مسافر ہوں۔ اگر دارالعلوم کے اساتذہ نے مجھے

اجازت دی تو میں تمام تر قانونی پابندیوں کو توڑ کر اس مسجد میں تقریر کروں گا۔ جس مسجد کے منبر پر قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کو مشرک کہا گیا ہے۔ جس مسجد کے منبر پر جہاں نبوت کی توہین کی گئی ہے، وہ منبر چھین لوں گا۔ وہ مسجد چھین لوں گا۔ بشرطیکہ مجھے کبیر والا کے لوگ اخلاقی اجازت دے دیں۔

پھر دیکھ لوں گا۔ کون خالق کو مشکل کشا مانتا ہے، کون پولیس کو حاجت روا مانتا ہے۔

بلکہ کہنا چاہتا ہوں، کہ غلیظ زبان بند کر لے۔ دجل وفریب پہ مبنی گستاخانہ انداز بند کر۔ ورنہ عنقریب وقت آئے گا کہ تیرا اڈہ تجھ سے چھین لیا جائے اور تجھے کبیر والا چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا جائے ٹھیک ہے؟ (وعدہ کرتے ہو ہاتھ کھڑا کر کے) نت نت جلسے، نت نت جواب، نت نت کھلے خط۔ یہ پرانی داستان، کہو یہ پرانی کارروائی ہے۔ مجھے خود شنوائی کی عادت نہیں، نہ کرنی چاہیے۔ لیکن اطلاعاً عرض ہے کہ اس سے بڑی طاقتیں ضلع جھنگ کی، جو رئیس اعظم کہلواتے تھے۔ شب و روز اصحابؓ رسول ﷺ کے خلاف ایک اشتہار چھپتا تھا۔ اس اشتہار کی تحریر، قلم بند کی ہے۔ وہ قلم توڑ دیا ہے۔ وہ زبان گنگ کر دی ہے۔ نہیں یقین آتا تو گڑھ مہاراجہ کی سرزمین سے پوچھ لے۔

اس واسطے میں کہنا چاہتا ہوں کہ بہتری اسی میں ہے زبان سنبھال کر بات کرو۔ اخلاق کے دائرے میں رہ کر گفتگو کرو، اخلاق کے دائرے میں رہ کر اپنا موقف پیش کرو۔ لیکن اگر غلیظ زبان استعمال کی گئی تو پھر وہ اڈا چھین لینا چاہیے یا نہیں؟ (چھین لینا چاہیے)۔

اونچی آواز سے، تعاون کرو گے؟ (کریں گے) اگر زبان نہ بدلی تو اڈا چھین لینا ہے۔ بے شک انتظامیہ میری تقریر ریکارڈ کر لے۔

ہاں! انتظامیہ اگر گستاخ رسول کو لگا دے کہ وہ ہر جمعہ کو کیوں بکتا ہے۔ وہ ہر جمعہ کو کیوں تبرہ بازی کرتا ہے؟ وہ ہر جمعہ کو کیوں مغلظات بکتا ہے؟ کیا تمام جمعے اس واسطے وقف ہیں کہ پوری ملت اسلامیہ کی تکفیر کی جائے۔ آپ سوئے ہوئے ہیں؟ انتظامیہ سوئی ہوئی ہے؟ میں واضح لفظوں میں تحصیل کی انتظامیہ کو عرض کروں گا کہ آج کے بعد وہ غلیظ زبان مغلظات مت بکے۔

اگر اس کی زبان کو قانون نے لگام نہ دی، اس کی زبان کو قانون نے نہ پکڑا تو مجھے حق ہوگا کہ میں اس کی بدزبان کو اپنی طاقت سے روک لوں۔

قرآنی آیت کی روشنی میں:

میں جو عرض کر رہا تھا، تقریر ہے آپ کے ذہن میں؟

اگر موت کا معنی یہ ہے کہ روح جسم سے نکل جائے اور اس کی کسی لحاظ سے جسم کے ساتھ تعلق نہ ہو تو خالق نے شہداء کے متعلق کیوں فرمایا؟

..... ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات .....

جب روح کا تعلق ہی کوئی نہیں۔ روح جسم سے بالکل نکل جائے اس کا نام موت ہے۔ شہداء جن کو خالق زندہ فرماتا ہے، وہ زندگی یہی ہوگی کہ یا روح لوٹ آئی ہے یا روح کا شہداء کے جسم سے تعلق ہے۔ اگر لوٹی بھی نہیں؟ تعلق بھی نہیں۔ تو زندگی کا کیا معنی؟ ہر کسی کی روح نکل گئی۔ شہداء کی بھی نکل گئی؟ نہ کافر کی روح کا جسم سے تعلق ہے؟ نہ مومن کی روح کا جسم سے تعلق، نہ نبی کی روح کا جسم کے ساتھ تعلق ہے۔ تو خالق نے خصوصیت کیوں بیان کی ہے کہ شہداء کو مردہ نہ کہو۔ یہ کیا معنی؟ بات ذہن میں آئی ہے؟

زندگی بیان فرمائی کہ مردہ نہ کہو..... بل احیآء ...بلکہ زندہ ہیں۔ موت کا

معنی معلوم، زندگی کا معنی معلوم۔ اللہ یہی اعلان کرتے ہیں کہ مردہ نہ کہو۔ زندہ کہو۔ اب بات کوئی خفیہ رہ گئی؟ کہ جس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نہیں جانتے۔ موت بھی جانتے ہیں کہ کیا ہے؟ حیات بھی جانتے ہیں کیا ہے؟ اور اللہ کہتا بھی یہی ہے کہ مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں۔ تو پھر کیوں فرمایا کہ آپ نہیں جانتے وہ زندہ ہیں۔ یہ کیا معنی؟

بتاؤں اللہ تعالیٰ نے کس کے لئے فرمایا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے پتھری کو کہا ہے کہ تیری مت ماردی گئی ہے۔ تو کہتا ہے کہ ہاتھ کٹ گئے ہیں۔ یہ مردہ نہیں تو زندہ کیسے؟ تو کہتا ہے کہ کلیجہ نکلا ہوا ہے، زندہ کیسے؟ تو کہتا ہے جنازہ اٹھایا گیا ہے، زندہ کیسے؟ تو بکتا ہے کہ زندہ کو قبر میں کیسے رکھ دیا گیا ہے؟ یہ تو بھونکے گا۔

اس واسطے فرمایا:

.....ولکن لا تشعرون.....

تو دیکھے گا ہاتھ کٹ گئے ہیں

تو دیکھے گا جگر نکل گیا ہے

تو دیکھے گا زبان باہر نکلی ہوئی ہے

تو دیکھے گا آنکھیں نکلی ہوئی ہیں

تو دیکھے گا جگر نکل گیا ہے

تو دیکھے گا زبان باہر نکلی ہوئی ہے

تو دیکھے گا آنکھیں نکلی ہوئی ہیں

تو دیکھے گا سر تن سے جدا ہے

تو دیکھے گا جنازہ اٹھ رہا ہے

CamScanner

تو دیکھے گا قبر میں دفن کر رہے ہیں

تو دیکھے گا قبر پر مٹی ڈال رہے ہیں

تو دیکھے گا جنازہ پڑھ رہے ہیں

..... یہ سب کچھ ہوگا؟ .....

آپ کہیں گے زندہ کو کبھی قبر میں رکھا جاتا ہے؟

تو کہے گا زندہ کا کبھی کلیجہ نکال لیا جاتا ہے؟

تو کہے گا زندہ کی کبھی آنکھیں نکالی جاتی ہیں؟

تو کہے گا ہاتھ، پاؤں کاٹ دیئے گئے ہیں، سر وجود کے ساتھ نہیں ہے، زندہ کیا معنی؟

فرمایا! زندہ ہے، زندہ ہے۔ بک نہیں، زندہ ہے، تو نہیں جانتا؟ ہے تو زندہ۔ لیکن تیری حماقت ہے کہ تو ظاہر دیکھ کر کہتا ہے کہ کوئی نہیں۔ اس کی تردید کی ہے خالق نے، ظاہر پر نظر نہ رکھ حقیقت دیکھ کہ میں جو کہتا ہوں کہ زندہ ہیں۔ تو زندہ ہیں نا؟ ..... ولکن لا تشعرون۔ بات ذہن میں اتری ہے یا نہیں اتری؟ (اتری ہے) شہداء زندہ ہیں یا نہیں؟ (زندہ ہیں)

تو نہیں جانتا، تو ظاہر کو دیکھ رہا ہے۔ تو ظاہر قبر دیکھ کر کہتا ہے کہ کوئی نہیں۔ تو جنازہ دیکھ کر کہتا ہے کہ کوئی نہیں، تو یہ دیکھتا ہے کہ جنازہ پڑھا، کفن دیا، غسل دیا۔ لہٰذا زندہ نہیں، مردہ ہے۔ تو ظاہر دیکھ کر کہتا ہے۔ جب میں (اللہ) کہتا ہوں کہ زندہ ہیں تو مان زندہ ہیں۔ تیری نظر اور ہے تیری نظر وہ نہیں جس کے ساتھ تو حقیقت تک پہنچ جائے، ہے تو زندہ!

بات ذہن میں آئی یا نہیں؟

..... ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیآء .....

مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں۔

شہید زندہ ہیں؟ پھر خدا کے شریک ہو گئے؟ جو زندہ ہو وہ خدا کا شریک ہے؟ اونچی آواز سے؟ (نہیں) آپ زندہ ہیں، خدا کے شریک ہیں؟ (نہیں) ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا چلوں.....

منکر حیات کی باطل دلیل دیکھو!

دلیل ہے:

.....انک میت وانہم میتون.....

اللہ اپنے پیغمبر کو فرماتے ہیں کہ آپ بھی مرنے والے ہیں اور باقی لوگ بھی مرنے والے ہیں۔ بطور دلیل کے پیش ہوتی ہے یہ آیت..... **انک میت وانہم میتون** x ..... وظیفہ بن گیا۔ تسبیح پڑھی تو بھی یہ آیت، خطبہ پڑھا تو بھی یہ آیت۔ تقریر کی تب بھی یہ آیت۔ نجی مجلس تو بھی یہ آیت پڑھی جاتی ہے یا نہیں؟ پڑھی جاتی ہے؟ (پڑھی جاتی ہے) بالکل قرآن ہے۔ اگر بطور برکت کے پڑھتا ہے تو بہت بڑا اجر ہے اور اگر کسی شرارت کے تحت پڑھتا ہے کہ آیت کو کسی غلط معنی کے لئے استعمال کرتا ہے تو یقیناً دجال ہے۔ ٹھیک ہے نا؟

انک میت وانہم میتون x ..... آیت پڑھی جا رہی ہے یا نہیں؟ (پڑھی جا رہی ہے)

دجل ہی دجل:

لیکن کتنا بڑا دجل ہے۔ اگر میرا عقیدہ ہوتا، میرے اسلام کا عقیدہ ہوتا کہ پیغمبر پر موت آئی ہی نہیں پھر تو یہ دلیل بنتی تھی..... **انک میت.....** اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ پر موت آنی ہے۔ لیکن جب میرا عقیدہ ہے موت آئی۔ میرا

عقیدہ ہے غسل دیا گیا۔ میرا عقیدہ ہے کفن دیا گیا۔

قرآن کی آیت بتاتی ہے کہ موت آئی ہے۔ اگلے مسئلہ پر قرآن خاموش ہے۔ اس موت کے بعد آگے کیا ہوگا؟

ورنہ شہداء کی آیت دلیل بنتی ہے کہ جس کے صدقے شہید بن رہا ہے، وہ خود مردہ کیسے؟ اس کی وضاحت آگے چل کر کروں گا۔ یہاں اتنا غور کر کہ انک میت..... میں قرآن نے پیغمبر کی موت ذکر فرمائی ہے کہ موت آنی ہے۔ یہ عقیدہ میرا بھی ہے۔ چودہ صدیوں کے علماء کا بھی ہے۔ اہل اسلام کا بھی ہے کہ موت آئی۔ اگر یہ عقیدہ ہوتا کہ موت نہیں آئی پھر یہ آیت پڑھی جاسکتی تھی کہ قرآن کہتا ہے کہ پیغمبر پر موت آنی ہے۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ پیغمبر پر موت آئی اور موت کے بعد اللہ نے پیغمبر کو ایک زندگی دی ہے جو زندگی ہر انسان کو قیامت سے پہلے مل جائے گی۔

ہر وہ انسان جو آج فوت ہوا ہے، اسے قیامت سے پہلے قبر میں زندہ ہونا ہے۔ زندہ ہونے کے بعد اٹھ کر اس نے میدان محشر میں جانا ہے۔ جانا ہے یا نہیں؟ (جانا ہے)

موت آئی۔ موت کے بعد کفن دفن ہوا، قبر میں دفن کر دیا گیا۔ اس کو اللہ نے قیامت سے پہلے زندگی دینی ہے یا نہیں؟ (دینی ہے)

موت بھی آئی پھر زندگی بھی ملی۔ موت کے بعد جو زندگی ملی ہے اور بندہ نے قیامت کے دن اٹھنا ہے۔ یہ اب خدا کا شریک بن گیا ہے؟ (نہیں) موت کے بعد زندگی ملتی ہے یا نہیں ملتی؟

چلو ایک آدمی آج فوت ہوا ہے۔ اس کو ہزار سال بعد زندگی ملے گی۔ یا دو ہزار سال بعد یا چار ہزار سال بعد کئی ہزار سال بعد سمجھ لو۔ یعنی قیامت سے پہلے ہر مردے کو زندگی ملے گی۔

CamScanner

موت کے بعد زندگی ملنی ہے، تب وہ میدان محشر میں جائے گا۔ یہی زندگی چترو ڑی کو ملے گی۔ یہی زندگی مجھے ملے گی۔ یہی زندگی ابوجہل کو ملے گی۔ یہی زندگی عتبہ شیبہ کو ملے گی۔ یہی زندگی نیکوں کو ملے گی۔ یہی زندگی بُروں کو ملے گی۔ نیک بھی میدان محشر میں، برے بھی میدان محشر میں۔ نیک جنت میں۔ برے جہنم میں۔ لیکن اسی وجود کے ساتھ، اسی روح کے ساتھ، زندگی لے کر جانا ہے۔ موت آئی پھر زندگی ملی اور زندگی ملی، قبر میں! نہیں سمجھ آئی؟

پہلے قبر میں زندگی ملی۔ پھر قبر سے اس کو زندہ اٹھا کر میدان محشر میں لے جایا گیا۔

میرا اور اکابرین کا عقیدہ:

میرا اور میرے اسلاف کا عقیدہ ہے کہ پیغمبروں پر موت آئی۔ موت کے بعد جو زندگی ہر انسان کو ملنی تھی، اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا اعزاز فرمایا ہے۔ انبیاء کو مقام دیا ہے۔ وہ ہی موت اور زندگی، جو ہر کسی کو قیامت سے پہلے دینی تھی۔ انبیاء f کو سب سے پہلے فوری طور پر عطا فرمادی ہے۔ یہ قرآن کے خلاف ہے؟ میرا خیال ہے بات سمجھ نہیں آئی۔

زندگی ہر کسی کو موت کے بعد ملنی ہے۔ کہو نا ملنی ہے۔ تو کب ملنی ہے؟ میدان محشر میں جانے سے کچھ دیر پہلے ملنی ہے۔ موت بھی آئی ہے۔ زندگی بھی ملی۔ زندگی ملی کہاں؟ اونچی آواز سے۔ قبر کے اندر ملی۔ قبر میں زندہ کر کے۔ اللہ نے پھر قبر کو کھڑا کیا۔ میدان محشر میں۔ موت کے بعد زندگی ملی یا نہ ملی؟

اگر یہی زندگی ہر کسی کو میدان محشر میں جانے سے پہلے ملنی ہے۔ اگر اللہ اپنے پیغمبروں کو فوری طور پر عنایت فرمادیں تو کیا یہ قرآن کا انکار ہے؟ (نہیں)

یہ شرک ہوگیا؟ (نہیں)۔اب نبی اللہ کے شریک بن گئے؟ (نہیں) زندگی جو کل ملنی تھی، انبیاء کا معجزہ ہے کہ خالق نے وہ پہلے عنایت فرمادی ہے۔

توجہ ہے میری طرف؟ خالق نے وہ پہلے عطا فرمادی۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ احادیث نبوی ﷺ میں پیغمبر ﷺ نے اس حقیقت کو واشگاف کردیا کہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ یہ احادیث مدتوں سے پڑھی جارہی ہیں۔کوئی ایک روایت کائنات کی کسی کتاب سے ایسی پیش کردی جائے کہ.....

جس کا عنوان اور موضوع یہ ہو کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں مردہ ہیں۔اور صلوٰۃ وسلام نہیں سنتے؟ ایک روایت پیش کردی جائے۔نہیں سمجھے؟ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں مردہ ہیں اور روضہ پاک پر جانے کے بعد صلوٰۃ وسلام نہیں سنتے۔ایک روایت پیش کردی جائے؟ اگر کوئی نہیں تو احادیث میں انبیاء کی حیات بیان کی گئی ہے۔قرآن نے موت کا آنا بیان فرمایا ہے۔اگلی زندگی احادیث نے واضح کردی ہے۔کیا قرآن اور احادیث میں کوئی ٹکراؤ رہ گیا ہے؟ (نہیں) قرآن اور احادیث میں کوئی تضاد رہ گیا ہے؟ (نہیں)

توجہ کریں اگلی بات پر.....!

حضرت نانوتویؒ کا سوال:

قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سب کہو رحمتہ اللہ علیہ، انہوں نے ایک سوال کیا ہے۔اور وہ سوال آج تک مماتی برادری پر جبل اُحد بن کر سوار ہے۔وہ سوال آج تک مماتی برادری کے سامنے سد سکندری کی طرح قائم ہے۔

تا کہ بات ذہن میں اترے محمد قاسم نانوتویؒ، اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں

نازل فرمائے (آمین)۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام فصیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام بلیغ ہے۔ اور فصاحت و بلاغت کا معنی یہ ہے۔ فصاحت و بلاغت کہتے اس کو ہیں کہ انسانی کلام میں یا کسی کے کلام میں الفاظ کا تکرار نہ ہو۔ ایک لفظ کا بار بار آنا جبکہ اس کا معنی وہی ہے۔ مفہوم ایک ہے اور اس سے دو معنی مراد نہیں کہ ایک لفظ ایک مقصد کیلئے بار بار آئے، یہ فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے۔

کیونکہ اللہ کا کلام فصیح و بلیغ ہے۔ اس میں کوئی شک ہے؟ (نہیں) خالق جل مجدہٗ نے اعلان فرمایا ہے:

.....انک میت وانہم میتون.....

میرے پیغمبر (ﷺ)! موت آپ پر بھی آنے والی ہے..... **وانہم میتون**..... اور لوگ بھی مرنے والے ہیں۔

لفظ میت، ایک مرتبہ استعمال ہوتا ہے۔ اس کو دو جگہ استعمال کیوں کیا ہے؟

ایک دفعہ..... **انک میت**..... اور دوسری جگہ پھر..... **وانہم میتون**..... جب موت برابر ہے تو لفظ دو جگہ کیوں؟

اللہ کا کلام فصیح و بلیغ ہے۔ اور فصاحت و بلاغت کا تقاضا یہ ہے کہ لفظ میں بلاوجہ تکرار نہ آئے۔

اب اگر نبی ﷺ کی موت اور غیر نبی کی موت میں فرق کوئی نہیں تو لفظ میں تکرار بنتا ہے۔ جو کلام الٰہی کی شان کے خلاف ہے۔ اور جب کوئی مسلمان اللہ کے کلام میں تکرار اور تضاد نہیں تسلیم کرتا، نہ کرسکتا ہے تو ماننا پڑے گا کہ..... **انک میت**..... میں مفہوم الگ ہے اور..... **وانہم میتون**..... میں مفہوم الگ ہے اور اگر توجہ نہ ہو تو یہ کہو کہ جب لفظ ایک ہے تو مفہوم الگ الگ کیسے؟

قرآن سے دلیل:

ذرا قرآن میں غور کریں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ قرآن پیش کرتا ہے اور اس میں ایک لفظ دونوں جگہ ہے لیکن مفہوم الگ الگ ہے۔ ایک لفظ آیا ہے زلیخا کے واسطے۔ ایک لفظ آیا ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے۔ زلیخا کے واسطے لفظ ہے:

.....وہم بہا.....

اور یوسف علیہ السلام کے واسطے لفظ ہے:

.....وہم بہ.....

حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے بھی .....وہم..... آیا ہے۔ جس کا معنی ''ارادہ'' ہے۔ اور زلیخا کے معاملے میں بھی .....وہم بہا.....آیا ہے۔ اس میں بھی معنی ''ارادہ'' ہے۔ دونوں جگہ لفظ ایک ہے۔ معنی دونوں کا ارادہ ہے۔ تو جو ارادہ زلیخا کا تھا کیا وہی ارادہ یوسف علیہ السلام کا تھا؟ معاذ اللہ (نہیں)۔ اونچی آواز سے تاکہ بات ذہن میں اتر جائے۔ (نہیں)

جو ارادہ زلیخا کا، اگر وہی ارادہ یوسف علیہ السلام کا تھا تو نبوت گئی اور اگر ارادے میں فرق ہے تو لفظ ایک ہے، فرق کیسے کیا ہے؟

لفظ وہاں بھی ''بہم'' لفظ یہاں بھی ''بہم''.....!

اگر دونوں لفظ کے مفہوم میں فرق کیا جا سکتا ہے تو .....انک میت..... میں اور .....انہم میتون..... میں فرق کیا جا سکتا ہے۔

ہاں اگر موت میں فرق نہیں تو وجہ بتا کہ تکرار کیوں آیا؟ لفظ میت دو دفعہ کیوں آیا؟ جبکہ .....انک وانہم میتون..... کہا جا سکتا تھا۔ یہ بار بار تکرار کیا

معنی؟

جبکہ تکرار آیا ہی اس واسطے کہ نبی کی موت اور ہے اور تیری میری موت اور ہے۔

حضور ﷺ انبیاء کے امام:

اسی پر تھوڑی اور تفصیل عرض کرتا ہوں۔ آقا دو عالم ﷺ معراج کی رات تشریف لے کر گئے۔ سفر کیا، براق پر بیٹھ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے لگام پکڑی، ہے واقعہ؟ یا اس میں کوئی شبہ ہے؟ کوئی شبہ ہے؟ (نہیں) سارے مسلمان مانتے ہو؟ (جی)

بیت المقدس پہنچ گئے۔ بیت المقدس پہنچ کر نظارہ کیا دیکھتے ہیں؟ صفیں لگ گئیں۔ کس کی صفیں؟ مماتیوں کی؟ (نہیں) تھوخیرے کی؟ (نہیں)

انبیاء f کی صفیں لگ گئیں۔ جبرائیلؑ کھڑا ہے۔ آقا دو عالم ﷺ کھڑے ہیں۔ جبرائیل d دست اقدس پکڑ کر عرض کرتا ہے آقا ﷺ! امامت پر آپ کا حق ہے اور کوئی امام نہیں بن سکتا!

نبی ﷺ اعلان فرماتے ہیں۔ آخری پیغمبر اعلان فرماتا ہے۔ کہ میں نے انبیاء کی امامت کرائی ہے۔

نبی ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے نبیوں کی روحوں کی امامت کرائی ہے۔

نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے پیغمبروں کے صرف وجود کی امامت کرائی ہے۔

لفظ استعمال کیا ہے:

''انبیاء مقتدی اور میں امام بن کر کھڑا ہوا تھا۔''

لفظ نبی اور لفظ انبیاء اس وقت جو استعمال ہوا ہے

..... روح مع الجسد..... کیلئے استعمال ہوا ہے۔

اگر صرف روح ہوتی تو خاتم الانبیا ﷺ فرماتے کہ صرف انبیاء کی روحیں تھیں۔ اگر صرف جسم ہوتے آ قا ﷺ فرماتے، نبیوں کے جسم آئے تھے۔

جب پورا لفظ استعمال ہو تو..... روح مع الجسد..... کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کا ہاتھ ہے؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کی ٹوپی ہے؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کا پاؤں ہے؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کا کرتہ ہے؟ لیکن جب حق نواز کہے گا تو پورا پورا وجود شمار ہوگا۔

حضور ﷺ معراج پر:

ایک ایک جز، ایک ایک حصے کا نام حق نواز نہیں رکھا جا سکتا؟ بلا تشبیہ کہتا ہوں کہ صرف روح کو نبی نہیں صرف جسم کو نبی نہیں۔ نبوت معنی ہی اس کا ہے کہ "روح مع الجسد" نبی تسلیم کیا جائے، تو کون ہوتا ہے اس میں تحریف کرنے والا۔

جب میرا پیغمبر ﷺ کہتا ہے کہ میرے پیچھے نبی کھڑے تھے تو روحوں کی تخصیص کیوں کرتا ہے؟ تو جسد کی صرف تخصیص کیوں کرتا ہے؟ تو تسلیم کر کہ آ قا ﷺ امام تھے۔ پیچھے انبیاء کھڑے تھے۔ کیا یہ مردہ کھڑے تھے یا زندہ کھڑے تھے؟ (زندہ کھڑے تھے)

نبوت زمین چھوڑ کر پرواز کرنا چاہتی ہے۔ پرواز کرتے کرتے پہلے آسمان پر، پھر دوسرے آسمان پر دستک دی گئی۔ آواز آئی کون؟ عرض کی جبرائیل۔ آپ کے ساتھ کون؟ "محمد رسول اللہ" آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا ہے؟ جبرائیل ارشاد فرماتے ہیں۔ ہاں! بھیجا گیا ہوں۔ دروازہ کھلتا ہے اندر داخل ہوتے ہیں۔

- ..... کون نظر آیا؟.....حضرت آدم علیہ السلام
- ..... کون نظر آئے؟.....حضرت موسیٰ علیہ السلام
- ..... کون نظر آئے؟.....حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت جبرائیلؑ تعارف کراتے ہیں۔میرے آقا ﷺ.....!

- ..... یہ آپ کے ابو حضرت آدم علیہ السلام ہیں، ان کو سلام کرو
- ..... یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ان کو سلام کرو
- ..... یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، ان کو سلام کرو

کیا جبرائیلؑ نے روحِ آدم کو ابوئے محمد ﷺ شمار کیا؟

میں پوچھنا چاہتا ہوں! کیا جبرائیلؑ روح کو آدمؑ کہتے ہیں؟ کیا روحِ آدمؑ کو ابوئے محمد ﷺ شمار کرتا ہے؟ اگر پیغمبر ''روح مع الجسد'' نہیں گیا۔تو جبرائیلؑ کو یہ کہنا چاہیے تھا۔روح آدم ہیں، ان کو سلام کریں۔یا یہ کہتے کہ جسد آدم ہیں، ان کو سلام کریں۔یہ کہنا کہ حضرت آدمؑ ہیں، ان کو سلام کریں۔ابراہیمؑ ہیں، ان کو سلام کریں۔موسیٰؑ ہیں، ان کو سلام کریں۔تو معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر ''روح مع الجسد'' کو کہا گیا ہے۔

یہ بات میں نے کیوں کی ہے؟

ممکن ہے کچھ علماء اس میں ایک علمی اختلاف کریں۔میں اس سے الگ ہو کر کہنا چاہتا ہوں چترو ڑی کو کہ بزرگ کا حوالہ نہ دینا، کسی مفسر کا حوالہ نہ دینا، قرآن میں سے بتا کہ یہ صرف روحیں تھے یا صرف جسد تھے؟

نہیں سمجھ آئی آپ کو میری بات! ہائے کاش! میری بات آپ کے دل و دماغ میں اتر جاتی! امام رازیؒ کا حوالہ نہ دینا، امام مسلمؒ کا حوالہ نہ دینا، امام شافعیؒ کا

حوالہ نہ دینا، کسی مفتی کا فتویٰ نہیں پیش کرنا۔ قرآن میں سے بتا کہ صرف روح گئی تھی یا صرف جسم گیا تھا؟ اگر تو کتاب اٹھا کر لے آیا کہ فلاں بہت بڑا بحر العلوم علامہ لکھتا ہے کہ روحیں جسم مثالی میں آ گئی تھیں، میں اس بات کو نہیں مانوں گا۔ اس وقت تک نہیں مانوں گا جب تک تو یہ نہ کہے کہ میں بزرگوں کا قول مانتا ہوں۔ اس وقت تک نہیں تسلیم کروں گا۔ مطالبہ یہی رہے گا کہ قرآن پڑھ جس میں سے معلوم ہو کہ روح گئی ہے، جسم نہیں گیا۔

نبوت کہتی ہے کہ آدمؑ تھے تو روح کیوں مراد لیتا ہے؟

پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ موسیٰؑ تھے تو روحِ موسیٰ کیوں مراد لیتا ہے؟

نبوت فرماتی ہے کہ ابراہیمؑ تھے تو روحِ ابراہیمؑ کیوں مراد لیتا ہے؟

بزرگ کا حوالہ نہ دے، اپنے پاس سے بتا کہ تیرے پاس روح مراد لینے کی کون سی آیت ہے؟

ایک بات اس کے ساتھ ملتی ہے، وہ بھی کہہ دوں۔ قادیانی کافر ہیں یا نہیں؟ (کافر ہیں) کیوں کافر ہیں؟ آپ کے پاس کون سی دلیل ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں؟ ہے کوئی دلیل؟ (قرآن کہتا ہے)

ختم نبوت پر دلیل اور قادیانیت کا فریب:

قرآن کی کونسی آیت ہے؟

ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

قادیانی کہتا ہے کہ میں یہ آیت مانتا ہوں۔ قادیانی کہتا ہے کہ میرا ختم نبوت پر یقین ہے۔ قادیانی کہتا ہے کہ میں قرآن کی اس آیت کا انکار نہیں کرتا۔ بلکہ

اس کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ معنی ہی غلط کرتے ہو۔ خاتم النبین کا معنی ہے۔ مہر نبوت۔ اب مہر نبوت لگے گی۔ اب ''محمد (ﷺ)'' کی مہر لگے گی تب نبی بنے گا۔ پہلے نبی بنتے آئے ہیں اپنے طور پر۔ اب نبی بنے گا محمد (ﷺ) کی مہر کے بعد۔ تو خاتم النبیین کا معنی ہے مہر نبوت۔

میں نے آیت کا انکار تو نہیں کیا۔ میں نے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی ختم نبوت کا بھی انکار نہیں کیا۔ یہ قادیانی کا دعویٰ ہے کہ خاتم النبیین کا معنی ہے ''مہر نبوت'' کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) اب آخری نبی اس لحاظ سے ہیں کہ مہر نبوت بن گئے ہیں۔ اب ان کی مہر لگے گی تو نبی بن جائیں گے۔

میں سوال کرتا ہوں قادیانی سے کہ تیرے پاس دلیل کیا ہے کہ اس کا معنی مہر نبوت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن دوسری جگہ لفظ ختم کو مہر کے معنی میں لے آیا ہے۔ میں نے کہا دلیل پیش کر، کہتا ہے..... ختم اللہ علی قلوبہم..... اللہ نے دلوں پر مہریں لگا دیں۔ یہ بطور دلیل کے قادیانی پیش کرتا ہے۔

بڑی وضاحت سے کہتا ہوں کہ جب اسمبلی میں قادیانیوں کا کیس پیش ہوا تو مفکر اسلام شیخ الاسلام والمسلمین امام انقلاب مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ نے یہ کیس اسمبلی میں لڑا ہے اور ان گنت دلائل پیش کئے.....

لیکن قادیانی اس بات پر پکا ہوا کہ جب آپ نے خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین کر سکتے ہو تو میں خاتم النبیین کا معنی مہر نبوت کیوں نہیں کر سکتا.....؟ لفظ مہر کا شبہ بھی ہو سکتا ہے اور آخری نبی کا شبہ بھی ہو سکتا ہے۔ تو ہم مہر نبوت مراد لیتے ہیں۔ آپ آخری معنی مراد لے لیں۔ بات تو شبہ میں پڑ گئی۔ تکفیر کیسے کرتے ہو ہماری.....؟ کفر کا فتویٰ کیسے لگاتے ہو.....؟

حضرت مفتی محمودؒ اور مسئلہ ختم نبوت:

جس وقت قادیانی اس موڑ پر آیا ہے تو مفتی محمودؒ جیسا بحر العلوم.....

- ..... آخر کار امام رازیؒ کے دروازے پر جھکتا ہے
- ..... آخر کار ابو حنیفہؒ کے دروازے پر آیا ہے
- ..... آخر کار شاہ ولی اللہؒ کے دروازے پر آیا ہے
- ..... آخر کار مجدد الف ثانیؒ کے دروازے پر آیا ہے

آخر کار مفتی محمودؒ جیسے عظیم عالم دین کو قاسم نانوتویؒ کے دروازے پر آنا پڑا ہے۔ حتیٰ کہ مفتی محمودؒ کو حضرت حسین احمد مدنیؒ سے لے کر سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ تک، ایک ایک دروازے پر جانا پڑا اور اس نے ایک ایک دلائل پیش کیے کہ.....

ابو بکرؓ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
عمرؓ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
عثمانؓ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
تابعینؒ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
مفکرینؒ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
آئمہ مجتہدینؒ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
مجدد الف ثانیؒ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
علی ہجویریؒ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
سلطان باہوؒ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں
شاہ ولی اللہ	.....	اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں

CamScanner

شاہ عبدالعزیزؒ ..... اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں

شاہ اسماعیل شہیدؒ ..... اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں

قاسم نانوتویؒ ..... اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں

حسین احمد مدنی ..... اس کا معنی آخری نبی ﷺ لیتے ہیں

مفتی محمودؒ دلیل کے طور پر ساری امت کے بزرگ پیش کرتا ہے کہ چودہ صدیوں کے لوگ اس کا معنی آخری نبی ﷺ سمجھتے تھے۔

قادیانی مان گیا:

تو بتا مرزا ناصر! کہ یہ لوگ گمراہ تھے یا حق پر تھے؟

قادیانی جیسا بدمعاش بھی پوری امت کو گمراہ نہیں کہہ سکا۔ جھک گیا کہ یہ لوگ گمراہ تو نہیں تھے۔ نیک لوگ تھے۔ تو مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ جب نیک لوگ تھے تو پھر ان کا ترجمہ مانا؟

خاتم النبیین کا معنی بھی اس وقت تک نہیں منوایا جاسکتا۔ دشمن کو جب تک اولیاء اللہ اور بزرگوں کے دروازے پر نہ لائیں۔

امت کا اجماع:

ہر دجال دجل کرتا ہے۔ ہر فریب کار فریب کاری کرتا ہے۔ اس فریب کے راستے میں رکاوٹ امت کا اجماع ہے۔ ہر دجال کے راستے میں رکاوٹ امت کا اجماع اور امت کے اولیاء اللہ کے عقائد و نظریات ہیں ورنہ ختم نبوت جیسا قطعی عقیدہ بھی مشکوک قرار دیا جائے۔

قادیانی نے شبہ پیدا کیا یا نہیں پیدا کیا؟ (کر دیا) کہ خاتم النبیین کا معنی اگر آخری نبی ہے۔ تو اس کا معنی مہر بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے..... ختم اللہ علی

قلوبہم..... میں ہے۔شبہ دور کیسے کیا گیا؟ اونچی آواز سے؟ (بزرگوں کے قول سے)

چراغ بالی جیسی مُچھ رکھنے والا بغیر بزرگوں کے معنی متعین کرتا ہے۔ کیا جانتے ہو چراغ بالی مچھ کو؟ (آپ میں سے جن کو چوری ڈاکہ سے کچھ تعلق ہوا تو وہ ضرور جانتے ہونگے) چراغ بالی جیسی مچھ، پگڑی واہ واہ، پگڑی کو دیکھ تو شاہ ولی اللہ یاد آجاتے ہیں۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ یاد آجاتے ہیں۔ پگڑی داڑھنگ وکھرا۔ مُچھ داڑھنگ وکھرا۔ چادر داڑھنگ وکھرا۔ چال، ڈھال وکھری۔ اور زبان تو کوثر و تسنیم کے ساتھ دُھلی ہوئی ہے۔اس کے کہنے ہی کیا!

بزرگان دین اور عقیدہ ختم نبوت:

بزرگوں کے حوالہ دیئے بغیر ختم نبوت جیسے قطعی عقیدے پر دلائل پیش کر دکھائیں؟ جب تک امت کے اولیاء اللہ کے نکتہ نظر کو تسلیم نہیں کروگے۔اس وقت تک کوئی مسئلہ ثابت کرنا مشکل ہوجائیگا۔

یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خالق کائنات اعلان فرماتے ہیں:

ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما
تولی و نصله جهنم وسآء ت مصیرا
(۵ پ،۱۴ ع)

کوئی بندہ اگر مومنین کا راستہ چھوڑ کر غیر مؤمنین کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ کون ہے؟ (جہنمی ہے) کیا مؤمنین! اولیاء اللہ نہیں، مؤمنین بزرگ نہیں؟ (ہیں) اللہ جو فرماتے ہیں کہ مؤمنین کا راستہ چھوڑ کر، غیر مؤمنین کا راستہ اختیار نہ کرو۔ جن کو

اللہ فرماتا ہے کہ مومنین کا راستہ اختیار کروتو کیا مؤمنین اولیاء اللہ نہیں؟ اللہ نے حکم دیا ہے یا نہیں کہ بزرگوں کا راستہ اپناؤ؟ (حکم دیا ہے)

چار طبقات پر انعامات ربانی:

چار طبقے ہیں ایک طبقہ نبیوں کا، ایک طبقہ شہداء کا ہے، ایک طبقہ صدیقین کا ہے اور ایک طبقہ صالحین کا ہے۔

پہلے سبق دیا ہے کہ مجھ سے راستہ طلب کر اور راستہ سیدھا مانگ، پھر سبق دیا ہے کہ راستہ طلب کر ان کا جن پر اللہ کا انعام ہوا۔

اس سبق کے بعد پھر وہ آدمی متعین کر دیئے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ ان میں جیسے انبیاء کا نام آیا ہے۔ ویسے ہی صدیقین کا آیا ہے۔ صدیقین کے بعد شہداء کا نام آیا ہے۔ شہداء کے بعد صالحین کا نام آیا ہے۔

تُو یہ کیوں کہتا ہے کہ صالحین کوئی نہیں۔ سب مشرک تھے۔ تُو بے ایمان ہے یا ساری امت کو بے ایمان کہوں؟ تجھ اکیلے کو بے ایمان کہہ کر کیوں نہ اپنی آخرت سنبھال لی جائے۔

قرآن نے سبق دیا ہے کہ سیدھے راستے پر چل، سیدھا راستہ کن کا؟

.....صراط الذین انعمت علیہم.....

ان کے راستے پر چل جن پر اللہ نے انعام کیا۔ وہ آدمی کون ہیں؟ جن پر انعام کیا ہے؟

فأولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من
النبیین والصدیقین والشہداء
والصالحین (۵ پ، ۶ ع).....

صالحین کا تذکرہ آیا ہے یا نہیں؟ (آیا ہے)

مثال پیش خدمت ہے:

میں قرآن پڑھ رہا ہوں۔ ایک بندہ مجمع میں بیٹھا ہے، وہ ناظرہ قرآن پڑھا ہوا نہیں ہے۔ اردو بھی نہیں جانتا۔ بالکل جٹ ہے۔ اس کو اللہ اور رسول کا حکم ماننا چاہیے یا نہیں؟ (ماننا چاہیے) کیسے مانے؟ کیونکہ وہ اردو بھی نہیں جانتا، وہ عربی بھی نہیں جانتا۔ ان پڑھ ہے۔ ناظرہ قرآن بھی نہیں جانتا۔ وہ خالق کا حکم کیسے مانے؟ (مجھے سمجھائیں) کیونکہ جو بزرگوں کا قول بیان کرے وہ تو بے ایمان ہوا نا؟ (نہیں)

اگر وہی جٹ خود قرآن پڑھا ہوا نہیں ہے۔ اردو نہیں جانتا۔ اگر وہ سعید بلوچ کی زبان سے سن کر ترجمہ مان لے۔ تو موحد ہے اور اگر وہی جٹ، قاسم نانوتویؒ کی زبان سے سن کر ترجمہ مانے تو مشرک ہے؟

حسین احمد مدنیؒ کی زبان سے مانے تو مشرک ہے، اگر عطاء اللہ شاہ بخاری کی زبان سے سن کر مانے تو مشرک ہے؟ امام شافعی کی زبان سے سن کر مانے تو مشرک ؟ امام ابوحنیفہؒ کی زبان سے سن کر مانے تو مشرک؟

یعنی اگر آئمہ کی زبان سے ترجمہ سن کر عمل کرتا ہے، اس نے بزرگوں کا قول مان لیا ہے۔ اس لئے قرآن کا منکر ہوا۔ لیکن اگر سعید بلوچ کا ترجمہ مان لے تو پکا موحد ہے؟ اس کا معنی یہ ہوا کہ تیری زبان معاذ اللہ وحی کے ساتھ بولتی ہے۔ اور باقی لوگوں کی زبان پر وحی کوئی نہیں؟ بات سمجھ آئی؟ (آئی ہے)

بھائی! مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا ترجمہ نہیں ماننا۔ کیا سعید بلوچ کا ماننا ہے؟ (نہیں) سعید بلوچ بھی تو کہتا ہے۔ کہ میں قرآن پڑھتا ہوں تو جو سارا دن جوتوں کو جوڑتا ہے وہ اُلو کا پٹھہ جانتا ہے کہ قرآن کیا کہتا ہے؟ اس نے کیوں بلوچ کی

زبان پر اعتبار کیا ہے؟ اگر تجھے قاسم نا توتویؒ کی زبان پر اعتبار نہیں اور تو سمجھتا ہے کہ اس نے گمراہی پھیلائی ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے گمراہی پھیلائی ہے۔ تو وہ بلوچ جو، رن (عورت) کو لے کر بھاگ گیا تھا، یہ سچ پھیلا رہا ہے؟

صداقت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ:

کسی کا کوئی تقوی اور پرہیز گاری کو دیکھ!

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ علم رکھتا ہے، تقوی رکھتا ہے، پرہیز گاری رکھتا ہے، زبان کی صداقت رکھتا ہے۔ برطانیہ کا خزانہ عطاء اللہ کی جوتی کی نوک کو خرید نہیں سکا۔ یہ صداقت کی دلیل ہے۔ اگر سچ نہ ہوتا تو انگریز خرید لیتا یا نہیں؟ (خرید لیتا)

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سچ پر ڈٹ گیا تھا یا نہیں (ڈٹ گیا تھا)

آج تک انگریز مؤرخ لکھتا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیل کی کال کوٹھڑی میں بیٹھا ہے، قید بامشقت کے ایام پورے کر رہا ہے۔ جیل سپرنٹنڈنٹ راؤنڈ پر نکلتا ہے اور دیکھتا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قرآن پڑھتا ہے اور چکی خود بخود گھومتی ہے۔ کیا یہ مشرک کے کہنے پر چکی خود بخود گھومتی ہے؟ (نہیں)

آپ یہ کہیں گے کہ مولوی نے بڑی سخت زبان استعمال کی ہے۔ پر میں جس کے جواب میں کھڑا ہوں اس کے لئے لہجہ ہی یہی چاہیے۔ اس نے یہ سمجھا ہے کہ میرے مقابلے میں علماء میدان میں نہیں آئے؟

میں بڑا بحر العلوم ہوں تو گالیوں میں بحر العلوم ہے اگر ایک دے گا تو میں دس دوں گا اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر میری اس گفتگو اور اس گزارش کے بعد چترو ڑی نے غلیظ زبان استعمال کی، میرے اکابرین کو اس نے مشرک، کافر، بے ایمان، گیدڑ اور خنزیر کہا تو میں (شہر) عبدالحکیم کی داستان برسر عام بیان کروں گا۔ میری وارننگ

سمجھ لے بلوچا۔ اگر تو نے میرے اکابرین پر تبرا بازی کی تو میں (شہر) عبدالحکیم کا تیرا تقوی، تیری پرہیز گاری، تیری عشق بازی کو کبیر والہ کے چوک پر بیان نہ کیا تو میرا نام بدل دینا۔ یا زبان بدل، لہجہ بدل تجھے ٹکریا کوئی نہیں۔

اگر وہ قاسم نانوتویؒ کو گیدڑ کہے میں معاف کردوں؟ (نہیں)

اگر وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو مشرک کہے میں معاف کردوں؟ (نہیں)

ظالما! جس کی زندگی دین کیلئے جیل میں کٹ گئی، آج وہ مشرک ہے اور تو جو ایک سی۔ آئی۔ ڈی کے ایجنٹ سے پیسے لے کر فتنہ پھیلا رہا ہے، تجھے امام مان لوں؟

حضرت جھنگویؒ کا چیلنج:

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں سر پر قرآن رکھ! کیا کراچی کے ڈاکٹر عثمانی کے ساتھ تیرا اختلاف پیسے کی وجہ سے نہیں ہوا؟

کیا "دم دمة الجنود الی دم دمة الیہود" اس غصہ میں نہیں لکھی؟

اللہ کی کتاب سر پر رکھ کر خانہ خدا میں موافقت باالعذاب قسم کھا کہ تیرا اختلاف ڈاکٹر عثمانی اور کیپٹن کے ساتھ پیسوں کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ عقیدے کی بنیاد پر ہوا ہے تو پھر میں تیرے ہاتھ چوم لوں گا۔ موافقت باالعذاب قسم اٹھا کر یہ کہے کہ اے اللہ! اگر میں سر پہ قرآن رکھ کر جھوٹ بولتا ہوں تو مجھے یہیں غرق کردے۔ ان لفظوں کے ساتھ قسم اُٹھا۔ اگر نہیں اٹھاتا تو کراچی کا ڈاکٹر سی۔ آئی۔ ڈی کا براہِ راست ایجنٹ ہے اور تو اس کا ایجنٹ ہے۔

چترو ڑی ایک ایجنٹ:

سی۔ آئی۔ ڈی کے ایجنٹ امریکہ کے اشارے پر امت مسلمہ میں انتشار اور افتراق کا بیج بو رہے ہیں۔ حضرت قاسم نانوتویؒ کی روحانی ذریت، عطاء اللہ شاہ

بخاریؒ کا نام لیوا ور کر سر بکف ہو کر میدان میں آ جا، راستہ روک لے اس جابر کا، سد سکندری بن جا منافقت کے سامنے، دجل وفریب کے سامنے اساس بن کر آ، بنیاد بن کے آ، اس زبان کو روک لے جو چودہ سو سال کی امت کو مشرک کہتی ہے۔

میں نے عرض یہ کیا ہے کہ قاسم نانوتویؒ کا ترجمہ قابل قبول نہیں۔ سعید بلوچ کا ترجمہ قابل قبول ہے؟ (نہیں) کیوں بھائی! وہ تو جٹ آدمی ہے وہ تو خود قرآن نہیں جانتا۔ کیسے قرآن پڑھے گا؟

کیسے قرآن پر عمل کرے گا، نبی کا حکم کیسے مانے گا؟ کسی سے پوچھ کر عمل کرے گا نا؟ کسی مولوی سے پوچھے گا، کسی عالم سے، کسی مفتی سے، کسی قرآن وسنت کے جاننے والے سے پوچھے گا۔ اس کے بغیر اللہ کا حکم مان سکتا ہے؟ (نہیں) جب عالم سے پوچھ کر مانے گا تو پھر عالم کی بات مانی گئی یا نہیں؟ (مانی گئی)

عالم کی زبان پر اعتبار کرے گا تو تب سمجھے گا کہ اللہ کا حکم ہے۔ اگر اس کو زبان پر اعتبار نہیں تو مانا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ کہے گا کہ پتہ نہیں اس نے جھوٹا ترجمہ کیا ہے یا سچا؟ اللہ کچھ کہے، یہ کچھ بیان کر رہا ہے۔ شک میں پڑ گیا یا نہیں؟ (پڑ گیا) جب شک میں بات آ جائے تو اس وقت ایمان آ سکتا ہے؟ (نہیں)

جب تک اسلاف، اکابرین کی زبان پر، ان کے تقوے اور پرہیز گاری پر یقین نہ کیا جائے تو اس وقت تک نہ قرآن مانا جا سکتا ہے، نہ سنت مانی جا سکتی ہے؟ (بے شک)

بات آپ کی سمجھ میں آئی ہے؟ (جی آئی ہے)

.....اہدنا الصراط المستقیم x صراط الذین انعمت علیہم.....

اللہ ان بندوں کا راستہ بتا، جن پر تو نے انعام کیا ہے.....

فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من

النبیین والصدیقین والشہداء

والصالحین وحسن اولئک رفیق

(پ۵/رکوع۶)

صالحین کا تذکرہ آیا ہے یا نہیں؟ (آیا ہے) اللہ کیا حکم دیتا ہے کہ صالحین کے راستے پر چلو۔

اب دعویٰ سنو! چودہ سو سال میں زیادہ نہیں صرف ایک آدمی چاہیے، جس آدمی کو اس وقت کی امت نے اہل حق شمار کیا ہو۔ اس وقت کی پبلک اور اہل حق نے، علماء نے، محدثین نے، مؤرخین نے، سکالروں نے اہل حق شمار کیا ہو اور اس کو امام مقتداء، مفتی، رہنما، عالم مانا گیا ہو۔ چودہ صدیوں میں صرف ایک آدمی چاہیے، جو یہ عقیدہ پیش کرتا ہو کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ نہیں، مردہ ہیں .....اور جو روضۂ اطہر پہ جا کر سلام کرے، اس کا سلام نہیں سنتے۔ اور اگر اس کا کوئی قائل ہو کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور قبر پر جانے والے کا درود وسلام سنتے ہیں جو اس کا قائل ہو تو وہ آدمی مشرک ہے۔ اس پوری تفصیل کے ساتھ صرف ایک آدمی چاہیے چودہ صدیوں میں، جو یہ عقیدہ رکھتا ہو جیسے تم آج عقیدہ رکھتے ہو ایک آدمی پیش کردیں میں مؤقف بدل لوں گا۔ نہیں سمجھ آئی؟ (سمجھ آ گئی)

اور اگر چودہ سو سال میں ایک آدمی بھی اس عقیدے کا نہیں ملتا تو مجھے کہنے کا حق پہنچتا ہے کہ چودہ صدیوں میں تو غنڈا پیدا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ تو علمی اختلاف نہیں کرتا۔ تو ''سی آئی ڈی'' کا ایجنٹ ہے۔

اور تیری اس تحریر نے مجھے شدت پہ آمادہ کیا ہے۔ جس میں تو نے لکھا ہے کہ قاسم نانوتویؒ نے توحید کی چولاں ہلا دی ہیں۔

او دے پٹھے! قاسم نانوتویؒ نے توحید کی چولیں ہلا دی ہیں؟ اور تُو توحید کا

علمبردار اٹھا ہے؟ تو نے نانوتویؒ کو مشرک کہا ہے، تو نے نانوتویؒ کو بے ایمان کہا ہے اور میں حضرت نانوتویؒ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں۔ زبان روک لے ورنہ میں تیری زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ میرے جذبات اور احساسات ہیں۔ میں اہل حق کے خلاف کوئی زبان درازی سن کر برداشت نہیں کرسکتا۔ اگر قاسم نانوتویؒ مشرک ہے تو مجھے بتا مومن کون ہے؟ اس کی تحریر ہے کہ قاسم نانوتویؒ نے توحید کی چولیں ہلادی ہیں۔

توحید کا بڑا علمبردار، یا پولیس اسلام علیک! یہ توحید کا علمبردار ہے؟ (نہیں)

کہ میرے پڑوس میں جلسہ ہورہا ہے۔ اب دفتر کا ایک ایک چکر لگاتا ہے، کہ مجھے خطرہ ہے، مجھے خطرہ ہے تو اس کی بارگاہ سے مانگ کہ میں تجھے مشکل کشاء اور حاجت روا مانتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی مارنے کے لئے آئے تو تُو میری مدد کر۔ اس وقت اس طرف کیوں نہیں گیا.....؟

اب تاویل کرے گا کہ عالم اسباب اور ہوتا ہے اور عالم مافوق الاسباب اور ہوتا ہے۔

للکار حضرت جھنگوی شہیدؒ:

تو اس کو چھوڑ دے اور اپنے تمام غنڈے جمع کر، میں تیری اجازت کے بغیر تیری مسجد میں تقریر کرتا ہوں تو روک کے دکھا؟ اور آج میں کہہ کر جارہا ہوں اس ہزاروں کے فقید المثال اجتماع میں کہ اگر سعید بلوچ نے زبان نہ بدلی تو میں اس کی مسجد میں تقریر کروں گا اور جرأت کے ساتھ کروں گا اور تمام تر پابندیوں کو توڑ کر کروں گا، چاہے کبیر والہ کے لوگ میرے ساتھ تعاون کریں یا نہ کریں۔ میرا خالق مجھے کافی ہے.....

میں ظلم کی زبان کو روکوں گا
دجل کی زبان کو روکوں گا
فریب کی زبان کو روکوں گا
بے حیائی کی زبان کو روکوں گا
.....کفر کی مشین گن کو تالے لگا دوں گا.....

موت کا ایک دن متعین ہے۔ جو رات قبر میں آئے گی باہر نہیں آ سکتی۔ جو باہر آئے گی وہ قبر کے اندر نہیں آ سکتی۔

یہ کیا عقیدہ توحید ہے کہ مجھے مارنا چاہتے ہیں؟ درخواست پہ درخواست، درخواست پہ درخواست، اوئے چینی میں پانی لے کر ڈوب مر! اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں صرف کبیر والہ تک محدود نہیں، اگر تیری زبان پورے پنجاب میں نہ رکی تو ہر جگہ میں تیرا تعاقب کروں گا۔ تو اپنی زبان پہ کنٹرول کر! اگر بڑھنے کی کوشش کی تو بڑھنے نہیں دیا جائے گا۔

گستاخ رسول ﷺ کی سزا:

گستاخ رسول اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی توبہ اس دنیا میں قابل قبول نہیں، نہیں سمجھے؟ اگر دشمن رسول توبہ کرتا ہے عنداللہ قبول ہو جائے گی لیکن اسلامی حکومت اس توبہ کو قبول نہیں کرے گی۔ شرعاً وہ پابند ہے کہ وہ گستاخ رسول کو تختہ دار پر لٹکا دے اور یہ کہہ کر لٹکائے کہ ہمیں نہیں پتہ، دل سے توبہ کی ہے یا محض زبان سے توبہ کی ہے۔ دل کے ساتھ توبہ کی ہے تو بخشش ہو جائے گی۔ اگر محض زبان سے توبہ کی ہے تو آگے بھی چھتر پڑیں گے۔ ہم پابند ہیں اس بات پر کہ تو توہین رسول ﷺ کر چکا ہے۔ لہٰذا تجھے سزا موت دے دی جائے۔ یہ کہہ کر عدالت گستاخ رسول کو تختہ دار پر لٹکا دے،

شرعاً پابند ہے۔

احمد سعید بلوچ کی گستاخیاں:

اب بتاؤں اس نے گستاخیاں کہاں کہاں کی ہیں؟ ٹیپ موجود ہے ریکارڈ موجود۔ ایک جگہ پر تقریر کرتا ہے اور تقریر کے دوران تردید کر رہا ہے۔ ایک روایت عام طور پر بریلوی طبقہ اور کچھ دوسرے لوگ بیان کرتے رہتے ہیں..... **نور من نور اللہ**..... یہ ایک روایت ہے۔ روایت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس کے روایت کی کیا پوزیشن ہے؟ میں اس بحث کو چھوڑ کر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ روایت بیان کرتے ہوئے اس پر کئی دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کہ..... **نور من نور اللہ** ..... سے کیا مراد ہے؟ اس کا مفہوم کیا ہے؟ کیا نہیں ہے؟ علمی رنگ سے، معزز لہجے سے کئی جواب دیے جا سکتے تھے۔

لیکن اس روایت کو بلوچ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ..... **نور من نور اللہ**.....یا..... **سور من سور اللہ**..... نقل کفر کفر نا باشد۔

حالانکہ اس روایت میں تذکرہ حضرت محمد رسول ﷺ کی ذات اقدس کا ہے۔ ان کے متعلق یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں..... **نور من نور اللہ** ..... اس کا علماء نے مفہوم بتایا ہے۔ معنی بتایا ہے۔ اس کی روایت پہ جرح کی ہے۔ لیکن یہ انداز بیان کہ..... **نور من نور اللہ**..... یا ..... **سور من سور اللہ** ..... کھلی گستاخی اور توہین ہے اور یہی الفاظ جب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کو بتائے گئے، سنائے گئے تو انہوں نے اعلان کیا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے اور یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ جس جلسے پر یہ (احمد سعید بلوچ) جائے گا، میں نہیں جاؤں گا۔

ایک اور جگہ پیغمبر ﷺ کی توہین کر رہا ہے۔ ٹیپ موجود ہے لوگوں کے پاس، تقریر کے دوران کہتا ہے کہ ..... انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء وہوا اعلم بالمہتدین..... (پ۲۰/ع۹)

کہتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بلالؓ کھچے مار رہا تھا، استغفر اللہ۔ کہتا ہے بلالؓ کھچے مار رہا تھا۔ کیوں بھائی؟ (بلال) کہتا تھا اللہ میاں اچھا کیا کہ نبی کے کھاتے کوئی چیز نہیں رکھی۔ اگر نبی کے کھاتے اختیار رکھ دیتا تو مجھ کالے کو ایمان کس نے دینا تھا۔ یہ سارا اپنی (برادری) کو تقسیم کر کے چلا جاتا۔ (استغفر اللہ)

وہ پیغمبر! جس کے لئے خالق فرماتا ہے:

فلعلک باخع نفسک علی اثارہم ان
لم یومنوا بہذا الحدیث اسفا
(پ۱۵/ع۱۳)

میرے پیغمبر! آپ ایسے لگن میں ہیں کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ ایسے لگتا ہے کہ شاید اپنے آپ کو ختم کر دو گے کہ ہائے کاش! یہ سارے لوگ کلمہ پڑھ لیں۔

اس (نبی) کو چتروڑی کہتا ہے ''کہ بلال کہتا تھا کہ اللہ میاں اچھا کیا ہے کہ نبی کے کھاتے کچھ نہیں رکھا ورنہ مجھے ایمان کس نے دینا تھا''۔

اس کا معنی یہ ہوا کہ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو پیغمبر اپنی برادری کو کلمہ پڑھا کر چلا جاتا اور باقی لوگوں کو کافر رکھتا، نعوذ باللہ۔ نبوت پر حملہ ہے یا نہیں؟ (حملہ ہے)

توہین رسول ہے یا کوئی نہیں؟ (توہین ہے)

پھر یہ گستاخ رسول ملک میں پھرتا رہے؟ (نہیں)

پھر یہ گستاخ رسول ملک میں عیش کرتا رہے؟ (نہیں)

اس کی زبان نہ روکی جائے؟ (روکی جائے) ہے توہین یا نہیں؟ (ہے)

پھر ایک اور جگہ تقریر کر رہا ہے۔ تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نبی کا چچا جب مرنے لگا تھا تو نبی چاہتا تھا کہ (اس کی) موت ایمان پر آئے۔

اب کہنے کا انداز یہ بھی تو ہے کہ پیغمبر نے آخری وقت تک بڑی مقدس کوشش کی کہ کاش میرا چچا ایمان لے آئے لیکن اس کی قسمت میں نہ تھا اور وہ چلا گیا پر نبی نے اپنی طرف سے شفقت، رحمت کے دریا بہا دیے ایسے بھی کہا جا سکتا تھا یا نہیں؟ (کہا جا سکتا تھا)

اب انداز دیکھیں! یہ کیسے کہہ رہا ہے کہتا ہے کہ "نبی نے بیٹھیاں اڈیاں"۔

(استغفر اللہ)

اللہ تعالیٰ کے سامنے نبی نے بیٹھیاں اڈیاں کہ میرا چچا جہنم میں جا رہا ہے اس کو بچا لے۔ یہ لفظ "بیٹھی" جو کہا ہے نبی کی توہین ہے یا نہیں؟ (توہین ہے)

ظالما! بیٹھی بچہ اڈتا ہے منہ بیگاڑ کر، کیا میرا پیغمبر خالق کے سامنے منہ بیگاڑ کر دعا مانگتا تھا؟ (نہیں)

ہائے ہائے! اے کاش! کوئی علم دین پیدا ہو جائے، اس قدر بدتمیز گستاخِ پیغمبر تیرے شہر میں گلو کار بن کے آیا ہے۔ زبان روک لو اس گستاخِ رسول کی، روکتے ہو یا نہیں؟ وعدہ کرو! (روکیں گے)

گستاخِ رسول کو روکو:

پھر کہتا ہوں تحصیل کی انتظامیہ کو، روک لو اس گستاخِ رسول کی زبان ورنہ یہ شہری امن تباہ کر دے گا۔ ایک دن ایسی نوبت آ جائے گی، پھر کنٹرول نہیں ہوگا۔ بہتر ہے آج اس کی زبان انتظامیہ روک لے اور یہ بھی ساتھ کہتا ہوں کہ تحصیل کی انتظامیہ یہ

نہ سمجھے کہ تجھ سے درخواست کا معنی یہ ہے کہ زبان رکتی نہیں۔ تجھ سے درخواست کا معنی یہ ہے کہ اگر قانون ہمارا تعاون کرتا ہے تو! جی آیاں نوں اور اگر تعاون نہ کیا تو پھر ہم جرأت سے زبان روکیں گے۔ اِن شاء اللہ۔ ٹھیک ہے؟ (بیشک) اوئے کچھ نہیں ہوتا؟ ہتھکڑی کوئی چیز نہیں، جیل کوئی چیز نہیں۔ (بیشک) اگر اس کو رزاق مانتے ہو تو کوئی شے نہیں، کوئی طاقت نہیں جو موحد اور مسلم کا راستہ روک لے۔ (بیشک)

یہ جو میں نے عرض کیا ہے توہینِ رسول ہے یا نہیں؟ (توہین ہے) یہ ملک کے اندر مختلف جگہوں پر تقریریں ہیں۔

مماتی کا گستاخانہ انداز:

اور ایک تقریر تو آپ نے ابھی سنی ہے کہ حضرت ابوبکر h کی شان حضرت علیؓ سے کم تھی۔ علی h کی شان ابوبکرؓ سے اعلیٰ تھی۔

ایک تو ہے مسئلہ کا بیان! ایک بندہ کہے کہ میرا عقیدہ یہ ہے بیشک یہ عقیدہ رافضی کا ہے۔ لیکن ایک بندہ کہے کہ میرا یہی ہے۔ یہ انداز تو ہوا الگ۔ لیکن آگے بکواس ہے۔ سائل سوال کرتا ہے جو آپ سن رہے تھے کہ ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول کیسے بن گئے؟ ان کو تو بعد میں آنا چاہیے تھا۔ تو جواب دیتا ہے ''کہ خلیفہ تو مصلی اور چوڑھے (یعنی بھنگی) بھی بن سکتے۔ کیا نبی کے خلیفے چوڑھے تھے؟ (نہیں)

یہ ٹیپ آپ نے سنی ہے یا نہیں؟ (سنی ہے) آواز پہچانی ہے؟ (پہچانی ہے)

ابوبکرؓ کی توہین ہے یا نہیں؟ (توہین ہے)

گستاخِ پیغمبر ہے یا نہیں؟ (گستاخ ہے)

جو پیغمبر کے خلیفوں کو چوڑھا کہہ رہا ہے، میں اس رافضی کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کبیر والہ کے لوگو! متحد ہو جاؤ۔ بریلویو! اختلاف بھول جاؤ۔ اس گستاخِ نبی

اور گستاخِ صدیق کو شہر بدر کردو۔ راستہ روکو گے؟ (روکیں گے) اگر اس مرتبہ زبان نہ بدلی تو پھر دوسرا پھیرا لگانا پڑے گا۔ پھر ان شاء اللہ زبان نہیں! بلکہ شہر بھی بدل جائے گا۔ جو نبی کے خلیفہ کو مصلی اور چوڑھا کہے۔ وہ نبی ﷺ کا گستاخ ہے یا نہیں؟ (گستاخ ہے) صدیق اکبرؓ کا گستاخ ہے یا نہیں؟ (گستاخ ہے)

اور حواس باختی دیکھ، حواس کا اجڑ جانا دیکھ۔ تمام پاکستان کے علماء کے نام خط لکھتا ہے اور اس میں لکھتا ہے۔ یہ آیت قطعی ثبوت ہے۔ قطعی ثبوت ہے یہ آیت قعطی الدلالت ہے۔ اتنا بھی علم نہیں کہ ہر آیت قطعی الثبوت ہے؟ کسی ایک آیت کو خاص کر کے کہے کہ یہ آیت قطعی الثبوت ہے۔

یہ کیا معنی؟ کہ یہ آیت قطعی الثبوت ہے۔ قطعی الدلالت کے اوپر تو بحث چل سکتی ہے لیکن قطعی الثبوت تو ہر آیت ہے۔

ہر آیت قطعی ہے یا نہیں؟ (قطعی) قطعی الثبوت کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں۔ یہ لکھتا، لکھتا آگے لکھتا ہے کہ اس آیت کا انکار کفر ہے۔ اس آیت کے مفہوم کا انکار کفر ہے۔ اس آیت کے معنی کا انکار کفر ہے۔ یہ لکھتا، لکھتا، لکھتا آگے لکھتا ہے کہ جن علماء نے دین کی خدمت کی ہے ان پر کفر کا فتوی نہیں لگ سکتا۔ چاہے وہ آدمی اس آیت کا انکار بھی کردیں۔ ہائے ہائے! کیا کہنے علم کے؟ کیا کہنے فہم کے؟ یعنی چاہے کوئی عالم، دین کی خدمت کر رہا ہے، وہ کچھ حصہ قرآن کا مان لے اور کچھ کا انکار کردے، پھر بھی اس کو کافر نہیں کہیں گے کیونکہ اس نے دین کی خدمت جو کی ہے؟ یہی معنی ہوا نا؟ کھلا خط چھپا ہوا موجود ہے۔

پہلے کچھ بدعات شروع ہوئی تھیں کہ لمبے چوڑے خطبے، لمبی چوڑی تقریریں، مقابلے میں آؤ؟ حواری اٹھ گئے، بادشاہو! میدان میں کوئی نہیں آسکتا؟ علامہ ہوا، مفکر ہوا، بہت بڑا علامہ ہے؟ بہت بڑا بحر العلوم ہے۔ چند دن تو یہ شہرت رہی۔ پھر

چند دنوں کے بعد جب علماء میدان میں آئے تو پھر ایک ایک بچہ دارالعلوم کا وہ دکانوں سے پوچھتا پھرتا تھا کہ کہیں سعید بلوچ کو دیکھا ہو؟ کنوؤں کے قریب سے دارالعلوم کے بچے پوچھتے پھرتے تھے کہ کہیں سعید بلوچ کو دیکھا ہو۔ ندارد (کسی صاحب نے کہا کہ کماد اور جواری میں بھی تلاش کر) ہاں! کمادوں میں تلاش کیا ہوسکتا ہے کمادوں سے مل جائے۔ کیونکہ ایسی نسل کمادوں سے ملتی ہے نا؟

لیکن کمادوں میں کوئی نہیں؟ جواری میں کوئی نہیں..... جی؟ (کوئی نہیں)

ایک بات اشارۃً کہوں؟ (ضرور کہیں)

بندہ پیش کروں گا۔ ان شاء اللہ جس نے مجھے بتایا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ طالب علمی کے زمانے میں جب سکول میں پڑھتے تھے۔ تو سعید بلوچ کی ایک عادت خراب تھی کہ جو چھوٹے بچے تھے، وہ اس عادت سے ڈرتے تھے تو کوئی بچہ دوسرے بچے سے ڈرانا چاہتا تو وہ کہتا کہ اوئے وہ سعید بلوچ ہے؟ یہ وہ نسل ہے! (واہ) اگر اس کا انکار کیا گیا تو میں بندہ پیش کروں گا ککڑھٹے کا، جھنگ کا نہیں۔ بندہ ککڑھٹے کا اور ایک نہیں، دو پیش کروں گا اور مجمع عام میں پیش کروں گا۔

اس واسطے کہتا ہوں کہ نہ کھیڈ پا کہ (یعنی نہ ٹکرلے) بڑے بڑے راستہ چھوڑ گئے اہل حق کا، تو کیا چیز ہے۔ آج میری وارننگ سمجھ کہ آج کے بعد لہجہ بدل لے۔ ہم آپ کو کچھ نہیں کہتے۔ ٹھیک ہے لہجہ بدل، زبان بدل، تقریر کا انداز بدل۔

لیکن اگر زبان درازی کی تو پھر برداشت بھی نہیں۔ ٹھیک ہے (جی) یہ جو میں نے باتیں کی ہیں۔ یہ آپ کو دل لگی ہیں؟ (بہت لگی ہیں)

اگر زبان نہ بدلی تو میں شہر عبدالحکیم کی داستان برسرعام بیان کروں گا۔ فقیر والی کی داستان برسرعام کروں گا اور رن (یعنی عورت) کا لے جانا برسرعام بیان کروں گا۔ ابھی نہیں! وارننگ ہے۔

رن کون لے گیا؟ بندہ کون تھا اور اس کا حمایتی کون تھا، کون نہیں تھا؟ برسر عام بیان کروں گا۔

نمبر چار، سکول کی زندگی، اس کے اساتذہ کی زبان سے، اس کے ساتھیوں کی زبان کے ساتھ، برسر عام بیان کروں گا۔ اگر زبان بدلی گئی تو یہ خفیہ راز حق نواز کے سینہ تک محفوظ رہیں گے اور اگر زبان نہ بدلی تو یہ کبیر والہ کے چوک۔ چوک اور چپہ چپہ پہ چسپاں کردوں گا بات ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے) ابھی تو میں نے نرمی کی ہے کہ چلو ایک آدمی کی خفیہ بات ہے، خفیہ رہنے دیں، اللہ جانے تے وہ جانے۔

لیکن! اگر اخلاق والی زبان کے ساتھ نہ باز آیا تو؟ پھر مجھے کہنا پڑے گا۔

ساتھ اگلی بات بھی کہتا ہوں کہ تجھے اگر حق نواز کا ریکارڈ ملتا ہے تو تُو بھی بیان کر لے (واہ.....واہ) یہ باتیں ذہن میں رہیں۔ اتنا آپ کو یقین ہو گیا کہ گستاخِ رسول ہے؟ (ہو گیا یقین)۔

تقریر کا ایک اور اقتباس سن!

''کہ میرے ساتھ چلو، نبی کے روضے پر چلتے ہیں، نبی کی قبر کھودتے ہیں تو میں نبی کو چونڈی مارتا ہوں تو دیکھتے ہیں زندہ ہے تو کوئی تو جسم کا پلٹا، یعنی کوئی پہلو تو بدلیں گے نا''؟ (استغفر اللہ) ظالما! کائنات کی چھانٹی ہوئی ذریت.....پیغمبر ﷺ تیری چونڈی واسطے رہ گیا ہے؟

پیغمبر اتنا عظیم مقام رکھتا ہے، کافر صحابیؓ سے پوچھتا ہے کہ تیرا کیا خیال ہے، تجھے بچاؤں یا تیرے پیغمبر کو تلوار ماردوں؟

نبی ﷺ کا صحابیؓ کہتا ہے کہ تُو تلوار کی بات کرتا ہے، میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ میرے نبی ﷺ کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے۔ ہائے ہائے! یہ نبی سے محبت کی زبان ہے۔ کہو! یہ نبی ﷺ سے محبت کی زبان ہے۔ (محبت کی زبان)

یہ کہتا ہے کہ میں نبی ﷺ کو چونڈی مارتا ہوں۔ قبر کھود کر چونڈی ماریں۔ نعوذ باللہ پھر دیکھیں! شرم نہیں آئی تجھے یہ زبان استعمال کرتے ہوئے۔ حیا نہیں آئی تجھے زبان استعمال کرتے ہوئے۔ اب چونڈی پر نوبت آ گئی ہے؟

یہ تو کلمہ پڑھ رہا ہے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ؟

بزدل حواس باختہ ہوئے:

پھر جرأت دیکھ اس کی!

ڈیرہ اسماعیل خان میں مناظرہ ہوا۔ اس کو بھی دعوت دی گئی۔ آپ کے اس رضا کار کو بھی بلایا گیا۔ مولانا یوسف رحمانیؒ کو بھی دعوت دی گئی۔ مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کو دعوت دی گئی، ہم سب پہنچ گئے۔

علامہ کی ایک چھوٹی سے چٹ گئی کہ میں تو پہلے اہل بدعت والوں سے بحث کروں گا..... لاالٰہ الا اللّٰہ..... پر، یہ چٹ لکھ کر بھیجی۔

جو لینے گیا اس نے کہا کہ بحث تو مناظرے کے میدان میں ہوتی ہے تو بیٹھا ہے کبیر والہ میں۔ چل تو سہی! اسی پر بحث کر لینا۔

سمجھ رہے ہو؟ کہتا ہے کہ پہلے تو چٹ لے جا اور ان سے لکھوا کر لے آ۔ انہوں نے کہا ظالما! وہیں لکھوا لینا۔ ایسے بھی کبھی ہوا ہے کہ دوسرا طبقہ میدان میں کھڑا ہے اور تیری چٹ تین سو میل کے فاصلے سے لے کر جاؤں؟

وہاں جا کر بات کریں گے۔ دن طے ہو گیا ہے، تاریخ متعین ہو گئی ہے۔ فریق ثانی میدان میں آ چکا ہے، تو چل وہاں جا کر بات کریں۔ اس نے کبیر والہ سے قدم نہیں اٹھایا اور میں آج بھی پیش گوئی کرتا ہوں کہ محض لمبے خطبے پڑھتا ہے۔ میدان میں آنے کی جرأت نہیں رکھتا۔

چلو ایک اور بات کہتا ہوں..... آپ میرے ساتھ وعدہ کرتے ہیں؟ پکا وعدہ اِن شاء اللہ۔ وعدہ میں آپ سے یہ لیتا ہوں کہ میں جیسے کہوں ویسے کرنا ہے؟ بیشک! پکے ہو! اِن شاء اللہ۔

میں کسی کے متعلق کہوں کہ اس کا گریبان پکڑنا ہے تو پکڑنا ہے اگر نہ کہوں تو نہیں پکڑنا وعدہ پکا ہو گیا۔ (بیشک) اب اگلی بات سنو! اگر احمد سعید کا کوائی حواری بیٹھا ہے تو میں قرآن کا ذمہ دے کر کہتا ہوں کہ پورے جلسہ میں سے نہ کوئی بولے گا، نہ کوئی ہاتھ لگائے گا۔ میں ابھی دعوت دیتا ہوں سٹیج پر آ اور یہیں بات ختم کر دیں!

توجہ کریں! اگر تو یہاں نہیں آتا تو اپنی مسجد کا لاؤڈ سپیکر کھول کر اعلان کر کہ میں وہاں نہیں آتا تو میں تیری طرف آتا ہوں۔ (واہ) تُو چونکہ ڈرا ہوا ہے کہ (عوام) مجھے مارتی ہے۔ تب میں نے پبلک کی طرف سے ضمانت دی ہے کہ انگلی بھی کوئی نہیں لگائے گا۔

میں تجھ سے ضمانت بھی نہیں لیتا۔ تو اپنی ساری طاقت جمع کر لے صرف اجازت دے کہ میں تیری طرف آؤں؟ ٹھیک ہے۔ کوئی حواری اس کا بیٹھا ہے تو فوراً جا کر اس کو میرا پیغام دے۔ کوئی میری آواز کو سن رہا ہے تو لاؤڈ سپیکر کھول کر میرا جواب دے۔ اگر اس نے آج جواب نہ دیا، میرے جانے کے بعد جواب دیا تو بزدلی ہوگی۔ (بیشک) ٹھیک کہا یا غلط؟ (ٹھیک کہا) بات ختم ہونی چاہیے؟ (جی) دشمنِ پیغمبر! گستاخِ رسول قطعاً قابل برداشت نہیں ہے۔

بات کو ختم کریں..... **بل احیاء** ..... ہے ذہن میں؟..... **ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء.....**

شہداء زندہ ہیں یا کوئی نہیں؟ (زندہ ہیں)

انک میت وانہم میتون. معنی کیا؟ نبوت کو موت اور عام لوگوں

کی موت اور!

قاسم العلوم والخیرات محمد قاسم نانوتویؒ کہتے ہیں۔ اگر نبی کی موت اور غیر نبی کی موت ایک جیسی ہوتی تو خالق لفظ موت دو دفعہ استعمال نہ کرتا۔ ایک ہی مرتبہ کافی تھا یعنی:

.....انک وانہم میتون.....

لیکن جب لفظ دو مرتبہ آیا تو معلوم ہوا کہ نبی کی موت الگ ہے اور عام مردوں کی موت الگ ہے اور کیوں الگ نہ ہو!

اگر شہید زندہ ہے تو پیغمبر ﷺ بدرجہ اعلیٰ زندہ ہے:

نبی ﷺ کی جوتی اٹھانے والا، نبی ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے والا، نبی ﷺ کے پیچھے چلنے والا، نبی ﷺ کے اشارے پر جان نچھاور کرنے والا۔ بدر میں کٹ جاتا ہے تو خالق کہتا ہے کہ مردہ نہ کہو۔ زندہ ہے۔ اُحد میں کٹ جاتا ہے تو خالق کہتا ہے کہ مردہ نہ کہو، زندہ ہے۔ کربلا میں کٹ جاتا ہے تو خالق کہتا ہے کہ مردہ نہ کہو، زندہ ہے۔

اوئے! جس کا نوکر زندہ ہے تو وہ آقا ﷺ کیسے مردہ ہے؟

اوئے نہیں سمجھ آئی؟ جس کا خادم زندہ ہے، وہ مخدوم کیسے مردہ ہے؟ جس کا متبع زندہ ہے، وہ امام کیسے مردہ ہے؟

جس کی جوتیوں میں بیٹھ کر شہادت کا درجہ ملا ہے، وہ آ قا ﷺ کیسے مردہ ہے؟

جس کے قدموں میں رہ کر مرتبہ ملا ہے، وہ آ قا ﷺ کیسے مردہ ہے؟

جس کے قدموں میں بیٹھ کر شہادت کی موت ملی ہے، مراتب میسر آئے تو وہ آ قا ﷺ کیسے مردہ ہوسکتا ہے؟

اگر شہید زندہ ہے تو پیغمبر بدرجہ اعلیٰ زندہ ہے۔ (بیشک)

آپ کا ایمان ہے یا کوئی نہیں؟ اونچی آواز سے! (ایمان ہے) پختہ عقیدہ ہے؟ (پختہ)

محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے والا مقام پا گیا۔ قدموں میں بیٹھنے والا مراتب پا گیا، اپنے عمومی مشن پر بات کرتا چلوں! اس کے کہے بغیر رہ نہیں سکتا۔

توجہ کریں! آقا دو عالم ﷺ کی قدموں میں بیٹھنے کے ساتھ مراتب مل گئے۔ درجات مل گئے اور درجات کیسے ملے؟ درجات ایسے ملے کہ.....

- ..... نظر بدل گئی
- ..... کان بدل گئے
- ..... حواس بدل گئے
- ..... قدم بدل گئے
- ..... شعور بدل گیا

..... اگر شعور پہلے برائی سوچتا تھا، آج برائی نہیں سوچتا

..... اگر کان پہلے برائی سنتے تھے، تو آج برائی نہیں سنتے

..... زبان پہلے برائی کہتی تھی، تو آج برائی نہیں کہتی

..... نظر پہلے برائی پر اُٹھتی تھی، تو آج برائی پہ نہیں اٹھتی

نظر اس حد تک بدل گئی۔ اس حد تک اس کو شرمیلا بنا دیا گیا ہے۔ کہ کائنات میں اس جیسا باشرم پیش نہیں کیا جا سکتا۔

شہادت سیدنا عثمانؓ پر خراجِ تحسین:

سر راہ عرض کرتا چلوں، اس مظلوم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا

چلوں۔

جس کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ کو واقعہ ہوئی اور آج ۱۸ کی رات ہے اس مدینے کے امام کو خراج عقیدت پیش کروں۔ اس کو نذرانہ عقیدت پیش کروں۔ اس امام کے شہادت کے واقعہ کو سر راہ عرض کردوں، تفصیل پھر سہی!

وہ عثمانؓ ..... جس کو مدینہ میں شہید کر دیا گیا

وہ امام ..... جس کو مدینہ میں ذبح کر دیا گیا

وہ مظلوم ..... جس نے پیاس قرآن پڑھ کر بجھائی ہے

وہ مظلوم ..... جس کے ہاتھ کو نبوت ﷺ نے اپنا ہاتھ قرار دیا ہے

وہ مظلوم ..... جس کو پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں۔

عثمانؓ! اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دے دیتا۔

وہ عثمانؓ ..... جس نے مسجد نبوی کی جگہ خرید کر وقف کردی ہے

وہ عثمانؓ ..... جس نے میٹھا کنواں خرید کر وقف کیا ہے

وہ عثمانؓ کتنا حیاء رکھتا ہے کہ نبوت بے تکلف اپنے مکان میں آرام فرما ہے، سامنے سے ایک مقدس شخصیت دہلیز سے قدم اندر رکھتی ہے، نبوت عجلت سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

پنڈلی کا کپڑا درست کرلیا۔ صدیقہ کائنات، ام المؤمنین، کائنات کے تمام مومنوں کی امی k، وہ سوال کرتی ہیں۔ آقا ﷺ! اتنی عجلت کیوں؟ اتنی تیزی کے ساتھ پنڈلی پر کپڑا (درست) کس واسطے؟

آقا ﷺ فرماتے ہیں! اے عائشہؓ! دیکھ نا ذرا..... دروازے پر کون آ رہا ہے؟ ہائے! ہائے..... عائشہؓ دیکھ تو سہی!

عائشہؓ نظر تو کر!

کون آ رہا ہے؟ عائشہؓ دیکھتی ہے۔ فرماتی ہے آقا ﷺ! عثمانؓ آ رہے ہیں۔ فرمایا! یہ وہ بندہ ہے جس سے عرش کے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔ میں (محمد ﷺ) کیوں نہ حیا کروں۔

یہ مقام کیسے ملا؟ نبوت کے قدموں میں بیٹھنے سے ملا۔

مقام سیدنا بلالؓ:

توجہ کریں! نبوت کے قدموں میں بیٹھنے سے مقام کتنا بلند مل گیا ہے۔ تو کہتا ہے کہ مٹی پڑ گئی ہے۔ تیری آواز مٹی سے سنتا کیسے؟ تو جب رب سنانا چاہے، تو سنتا ہے۔

نبوت بہشت میں چل رہی ہے۔ بلالؓ مکے کی گلیوں میں چل رہا ہے۔ جوتوں کی آواز سنائی گئی۔ کس نے سنائی؟ (اللہ نے)

آواز اٹھائی اور اٹھا کر نبوت کے گوش مبارک تک پہنچا دی۔ مکہ کی گلیوں میں چلتا ہے اور نبوت بہشت میں چلتی ہے۔ بلالؓ کے جوتوں کی آہٹ آ گئی۔ سوال ہوا! اس جنت میں میرے ساتھ اور کون چل رہا ہے؟ جبرائیلؑ فرماتے ہیں۔ آقا ﷺ! کوئی نہیں۔

آواز کیسی ہے؟

جواب ملا۔ بلالؓ مکے کی گلیوں میں چل رہا ہے۔

ہائے ہائے! یہ مکے کی گلیوں میں چلے تو جوتوں کی آواز بہشت میں آئے۔

یہ مقام نبوت کے قدموں میں بیٹھنے سے مل گیا۔مل گیا یا نہیں؟ (مل گیا)

- ..... نبی ﷺ کی جوتی جوڑنے سے مرتبہ مل گیا
- ..... نبی ﷺ کے نعلین جوڑنے کے ساتھ مرتبہ مل گیا
- ..... نبی ﷺ کے وضو کے پانی کو جسم پر لگانے سے مرتبہ مل گیا
- ..... نبی ﷺ کا لعاب دہن نگل جانے سے مرتبہ مل گیا

اب گستاخِ پیغمبر زبان روک! ورنہ گدی سے کھینچ لوں گا۔

اوئے! جس کے ساتھ دنیا عروج ثریا پر پہنچ گئی۔تو اس کے بارے میں بکتا ہے۔کہ اس کو چونڈی مارتا ہوں۔معاذ اللہ۔کیا نبی ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے سے مرتبہ نہیں ملا.....؟ (ملا ہے)۔

- ..... بلالؓ نے مرتبہ نہیں پایا؟ (بہت پایا ہے)
- ..... ابوبکرؓ نے مرتبہ نہیں حاصل کیا؟ (بڑا حاصل کیا ہے)
- ..... عثمانؓ نے مقام نہیں حاصل کیا؟ (بہت کیا ہے)
- ..... علی المرتضیٰؓ نے مرتبہ حاصل نہیں کیا؟ (بہت کیا ہے)

کیا نطفہ تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا:

جس کے قدموں میں بیٹھنے سے اتنے بڑے مراتب مل گئے، جس کے قدموں میں بیٹھنے سے شہادت ملی گئی۔

جس کی خدمت کرنے سے، جس کا کلمہ پڑھنے سے، اگر کسی نے جان دی ہے تو خالق فرماتا ہے کہ تُو نے دیکھا ہے کہ زبان کٹ گئی، تُو نے دیکھا ہے کہ سر کٹ گیا، پر ہے زندہ!

- ..... تُو نے دیکھا ہے کہ ہاتھ کٹ گئے..... پر ہے زندہ

تُو ..... تُو نے دیکھا ہے کہ جنازہ پڑھا جا رہا ہے..... پر ہے زندہ

تُو ..... تُو نے دیکھا ہے کہ قبر میں اتارا جا رہا ہے..... پر ہے زندہ

تُو ..... تُو نے دیکھا ہے کہ اوپر مٹی ڈالی جا رہی ہے..... پر ہے زندہ

تُو نہیں سمجھتا..... ہے تو زندہ! میں جو کہتا ہوں۔

کچھ سمجھ گئے ہو؟ (جی سمجھ گئے)

جس کے قدموں میں بیٹھنے سے یہ مرتبہ ملا۔ وہ خود آقا ﷺ زندہ نہیں ہیں؟ (زندہ ہے)

زندگی کیسی؟

آقا ﷺ پر موت آئی، موت کے بعد خالق نے زندگی عطا فرمائی ہے۔ یہ قرآن کے خلاف ہے؟ (نہیں)

قرآن سے آیت پیش کر:

قرآن کی ایک آیت دکھا، جس آیت میں لکھا ہوا ہو کہ نبی کو جو موت آئی ہے اور وہ موت رہنی ہے، قیامت سے پہلے کسی قسم کی کوئی زندگی نہیں ملنی؟ صرف ایک آیت دکھا؟

توجہ کریں! ایسی آیت نہیں پڑھنے دوں گا۔ ویسے پڑھ، لاکھ مرتبہ پڑھ۔ قرآن ہے ثواب کی غرض سے پڑھ۔ لیکن غلط نظریہ کے ساتھ نہیں پڑھنے دوں گا۔ کہ جس آیت میں اطلاق ہو کہ اللہ کے سوا جس کی پوجا کرتے ہو؟..... **اموات غیر احیاء** .....اور..... **وہم عن دعائہم غافلون** .....!

یہ نہیں پڑھنے دوں گا! کیوں؟ اس واسطے کہ لوگ ملائکہ کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ لیکن وہ زندہ ہیں۔ ان پر بھی آیت فٹ نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی

لوگ ن پوجا کرتے ہیں، پر زندہ ہیں۔

اس لئے .....اموات غیر احیاء .....اور.....وہم عن دعائہم غافلون ..... یہ ان کے لئے بھی فٹ نہیں آتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی مسلّم! اس واسطے بھی یہ آیت نہیں پڑھی جاسکتی۔ ملائکہ کی زندگی بھی مسلّم، اس واسطے بھی یہ آیت نہیں پڑھی جاسکتی۔ حضرت خضر علیہ السلام کی بھی زندگی ہے (بعض کے نزدیک) اس واسطے بھی یہ آیت نہیں پڑھی جاسکتی۔

کوئی ایسی آیت پڑھ جس آیت میں عموم نہ ہو، اطلاق نہ ہو کہ جس کے اندر کسی طریقہ سے تخفیف کی جاسکتی ہو!

ایک مخصوص آیت لے آ۔ جس کے اندر وضاحت ہو۔ کہ نبی مر گئے، مرے رہیں گے اور قیامت سے پہلے کسی قسم کی زندگی نہیں۔

ایک آیت پڑھ! ہاتھ چھوڑ! میں تو تیرے پاؤں چوم لوں گا۔

بات ذہن میں اتری ہے؟ (اتری ہے)

آیت ''اموات غیر احیاء'' کی تشریح:

اموات غیر احیاء ..... اور.....وہم عن دعائہم غافلون ..... یہ آیت پڑھی جاتی ہے یا نہیں؟ (پڑھی جاتی ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پہ زندہ ہیں؟ (زندہ ہیں) تو عیسائی پوجا کرتے ہیں یا نہیں؟ (کرتے ہیں) عیسائی پکارتے ہیں یا نہیں؟ (پکارتے ہیں)

تو پھر جو پکارتے ہیں .....تو کیا! اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آتے ہیں؟ (نہیں)

اس آیت میں مشرکین کے ایک مخصوص ٹولے کا تذکرہ ہے۔ ان کے عقائد کا

رد ہے۔ دوسری بعض آیات میں بعض دوسرے مشرکین کا رد ہے۔ کئی قسم کے فرقے اس وقت بھی موجود تھے۔

- یہودیت کا نظریہ الگ تھا
- عیسائیت کا نکتہ نظر الگ تھا
- مشرکین مکہ کا نظریہ الگ تھا
- مجوسیوں کا نظریہ الگ تھا

پھر مشرکین میں کئی ٹولے تھے۔ ان کے نظریات عقائد الگ الگ تھے۔

اللہ رب العالمین نے قرآن کے مختلف مقامات میں مشرکین کا رد الگ الگ انداز سے پیش کیا ہے۔ کسی جگہ مشرکین کے خاص (فرقے) ٹولے کی تردید ہے۔ دوسری جگہ دوسرے ٹولے کی تردید ہے۔

اس طرح ایک آیت پڑھ، اس کو علی الاطلاق ہر ایک پر فٹ کس طرح کرتا ہے؟ بات ذہن میں آ گئی؟ (آ گئی)

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ..... بل احیاء ...

شہداء زندہ ہیں؟ (ہیں) آپ کا عقیدہ ہے؟ (عقیدہ ہے) زندگی کیسے ملی؟ نبی ﷺ کے قدموں میں بیٹھ کر۔ جس کے قدموں میں بیٹھ کر زندگی ملتی ہے، وہ خود آقا ﷺ زندہ ہیں؟ (زندہ ہیں)

میں اس عقیدے پر کیوں ہوں؟

میں اس عقیدے پر کیوں ہوں! میں اس نظریے پر کیوں ہوں۔ اس عقیدے پہ کہ نبی مبارک ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ اس پر اس واسطے ہوں کہ اس عقیدے کی تائید اہلسنت کرتی ہے۔

اس عقیدے کی تائید پیغمبر ﷺ کے ارشادات کرتے ہیں۔

اس عقیدے کی تائید چودہ سو سال کی امت کرتی ہے۔

اور خصوصیت سے اس نظریہ کی تائید ملت اسلامیہ کے ان علماء نے کی ہے کہ جن علماء کے علم، تفقہ، تقویٰ، پرہیز گاری میں شبہ کوئی نہیں۔

جن کی جرأت اور ایمانی جذبے کے اندر شبہ کوئی نہیں۔

توجہ کریں! اختصار کے ساتھ تذکرہ کردوں!

کہ جن علماء نے اس نظریہ پر دستخط کئے ہیں، اس عقیدے کو اپنایا ہے اور چودہ سو سال کی امت کے اقتداء میں اپنایا ہے۔

میری مراد اس گروہ سے، گروہ علماء اہلسنت علماء دیوبند ہیں۔ ذرا جرأت کا اندازہ لگا، تجھے پتہ چل جائے گا کہ وہ لوگ کسی سے ڈر کر نہیں، کسی سے لالچ کے تحت نہیں، نہ لالچ کے تحت نظریہ اپنایا ہے، نہ کسی سے ڈر کر نظریہ اپنایا ہے، نہ وہ خوف کھاتے تھے۔

کہ کتنے بڑے جری اور کتنے بڑے صاحب تقویٰ، کتنے بڑے پرہیز گار علماء تھے جو اس نظریہ پر قائم تھے۔

میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ شاہ ولی اللہؒ کو لے لیں۔ جس نے قرآن کا ترجمہ کیا، ہاتھ گٹوں سے توڑ دیئے گئے۔ اس جرم میں کہ قرآن کا ترجمہ کر کے لوگوں کو عقائد سے آگاہ کر دیا ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی جرأت:

اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کہ جس کا تقویٰ اور پرہیز گاری کا یہ عالم ہے، جس کی صداقت اور دیانت کی اتنی وزنی دلیل ہے کہ ایک پادری چوک میں

کھڑے ہو کر بکواس کرتا ہے۔

کہتا ہے مسلمانو! اگر تم سچے ہو تو اپنا قرآن آگ میں ڈالو، میں انجیل آگ میں ڈالتا ہوں۔ دیکھتے ہیں! کہ جس کی کتاب جل گئی وہ جھوٹا اور جس کی کتاب بچ گئی وہ سچا۔

یہ بات جب مسلمانوں تک پہنچی تو مسلمان تڑپ گئے۔ ششدر رہ گئے کہ کیا کریں؟ کیا جواب دیں؟

بات اُڑتی اُڑتی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچ گئی۔ آخری وقت، نظر کمزور ہوگئی تھی۔ اکیلے چل نہیں سکتے، اپنے ایک عزیز کا بازو پکڑا، چوک پر تشریف لے آئے۔ پادری للکار رہا ہے۔

شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو کہا کہ بات ایسے نہیں بنتی کہ مقدس کتاب آگ میں ڈالوں اور تو اپنی کتاب آگ میں ڈالے، کتابیں ڈالنے کا کیا معنی.....؟

یہ تو جذبات بھی قبول نہیں کرتے، ایسے کیوں نہ کریں کہ آگ جلائیں، تو بھی آگ میں آ، میں بھی آگ میں آتا ہوں۔

جو جل جائے وہ جھوٹا اور جو بچ جائے وہ سچا!

تاریخ ہند پڑھ کے دیکھ! کہ پادری میدان چھوڑ کر بھاگ گیا، صداقت ہے یا نہیں؟ (صداقت ہے)

یہ شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ مشرک ہے؟ (نہیں) یہ بے ایمان ہے؟ (نہیں) اس کو قرآن سمجھ نہیں آیا؟ (آیا ہے)

کیا چتر وڑ کے چراغ بالے کو سمجھ آیا؟ (نہیں، ظلم ہے یار)

CamScanner

شاہ اسماعیلؒ کی صداقت:

بالاکوٹ کے پہاڑوں پر پھیل جا، تصور کر اور تصورات کی دنیا میں سیر کر لے اور بالاکوٹ کے پہاڑوں کے پتھر ذرا کرید اور کرید کے دیکھ!

بالاکوٹ کی ایک ایک کنکری آج بھی شاہ اسماعیل شہیدؒ کی داستان بیان کرتی ہے۔ آج بھی شاہ اسماعیل شہیدؒ کے سچے لہو کی صداقت کی دلیل اور ثبوت بن کر آتی ہے۔

آج بھی بالاکوٹ کے پہاڑوں کا ایک ایک ذرہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کی شہادت پر شاہد ہے۔

آج بھی بالاکوٹ کے ذرات اسماعیلؒ کی صداقت پیش کرتے ہیں۔

بلکہ میں اگر ایسے کہوں کہ اگر میں بالاکوٹ کی وادیوں کو کرید لوں تو ایک ایک ذرہ زبان حال سے پکارتا ہے کہ

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا
وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے
اس جان کی تو کوئی بات نہیں

ایمان داری سے بتائیں کہ شاہ اسماعیلؒ جھوٹا ہے۔ (نہیں)

یہ مشرک ہے؟ (نہیں) جو، ان جیسے اولیاء اللہ کو مشرک کہے اس کو معاف کر دیں؟ (نہیں)

حضرت مدنیؒ کا اعلان:

آگے شیخ العرب، شیخ العجم کا تذکرہ کرتا چلوں۔

کس طرح جرأت کے ساتھ میدان میں آیا کہا! انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے۔ گرفتاری ہوگئی، عدالت میں آ گئے۔

اہل حق ہونے کی علامت یہ ہے کہ جو بات زبان سے کہیں گے اور وہ سچی ہو تو پھر ہٹتے نہیں۔

جج پوچھتا ہے، حسین احمد مدنی! تو نے کہا ہے کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے؟

قربان جاؤں! اٹھارہ برس نبی ﷺ کے روضے کے سائے تلے حدیثِ رسول ﷺ پڑھانے والا انسان، وہ کہتا ہے کہ ''کہا'' کیا ہوتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں اور کہتا رہوں گا۔

عدالت کہتی ہے کہ سزائے موت۔ تو شیخ العرب نے کفن نکال کر پھیلا دیا عدالت میں کہ سچ کہنے کا یہی صلہ (بدلہ) ہے۔ کہ سزائے موت سنادی جائے تو قاسم نانوتویؒ کا روحانی بیٹا دارالعلوم دیوبند سے کفن لے کر آیا ہے..... اور یہ فیصلہ کر کے میدان میں آیا ہے کہ ؎

اس دنیا میں دو ہی تو ٹھکانے ہیں آزاد منش انسانوں کے
یا تخت جگہ آزادی کی یا تختہ مقام آزادی کا

اور سچے لوگ واقعتاً مخلص بھی حد درجہ تک ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ الہندؒ کا تقویٰ:

شیخ الہندؒ مالٹا کی جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ انگریز سر یا گرم کر کے شیخ الہندؒ کے وجود کو داغ دیتا ہے۔

شیخ الہندؒ، حضرت مدنیؒ کو حکم دیتے ہیں کہ میری زندگی میں یہ واقعہ مت بیان

کیا جائے۔ حضرت مدنیؒ نے فرمایا! کیوں؟

فرمایا کہ عین ممکن ہے میں تکبر میں آ جاؤں۔ عین ممکن ہے انانیت آ جائے۔ غرور آ جائے..... کہ محمود الحسنؒ بڑا تو بہادر ہے۔ بہت بڑا مجاہد ہے۔ اتنی مصیبت برداشت کرنے کے باوجود بھی سچ پہ قائم ہے۔ شاید میرے دل میں بات آ جائے.....! لہٰذا میری زندگی میں اس واقعہ کو بیان نہ کیا جائے۔

اتنے بڑے مخلص لوگ یہ مشرک تھے؟ (نہیں) یہ مخلص لوگ بے ایمان تھے؟ (نہیں) ساری زندگی قرآن وسنت کا درس دینے والوں کو آج تیرے پڑوس میں گیدڑ، خنزیر، مشرک، کافر وغیرہ کہا جائے؟ میں حیران ہوں! کہ تحصیل کبیر والہ کی انتظامیہ اس زبان سے کیوں نا آشنا ہے؟

وہ اس زبان کو لگام کیوں نہیں دیتی؟

وہ اس فتنے کا دروازہ بند کیوں نہیں کرتی؟

لہٰذا میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ آج کے بعد یہ زبان بدل جانی چاہیے۔

ان شاء اللہ، ثم ان شاء اللہ..... اگر میرے رب نے چاہا تو زبان بدل جائے گی، بڑے بڑے پوپ بدل گئے اور بڑے بڑے پوپ لرز گئے۔ یہ تو بے چارہ شے ہی کوئی نہیں۔ یہ تو طاقت ہی نہیں رکھتا، اس میں تو جرأت ہی نہیں۔ یہ تو درخواستیں لے کر پھر رہا ہے مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ؟ کیا معنی بچاؤ! بچائے اللہ.....

جو دن موت کا..... پتر! لکھا ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔ (بیشک)

جو دن لکھا نہیں، وہ آ نہیں سکتا، ڈرتا کیوں ہے؟

اگر موحد ہے تو یہ لہجہ اختیار کر..... درخواست بازی کیوں؟

کبھی صدیقؓ کے دشمن کے خلاف بھی درخواست دی ہے؟

اوئے کبھی قبر کے پجاری کے خلاف بھی تو نے درخواست دی ہے؟

کبھی گائے کے پجاری کے خلاف بھی درخواست دی ہے؟ کہ یہ تقریر نہ ہو؟ تجھے درخواست تب یاد آئی، جب تو نے سمجھا ہے کہ آج اہل حق کا غلبہ ہے۔

لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج اگر تحصیل کی انتظامیہ اجازت نہ بھی دیتی تو باقی علماء کی مرضی! حق نواز بغیر اجازت جلسہ کرتا۔

اب میں دارالعلوم کے ایک طالب علم کی ڈیوٹی لگاتا ہوں کہ آئندہ جمعہ کی تقریر ریکارڈ کرنی ہے۔ اگر زبان بدلی ہوئی نہ ہوئی تو مجھے اطلاع کر، پھر کھلی کھیڈ (کھیل) کھیلتے ہیں۔ توہینِ نبوت زیادہ دیر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ زیادہ دیر تبرا..... دجل..... فریب..... بے حیائی..... بدفطرتی..... بدتمیزی..... زیادہ دیر نہیں برداشت کی جاسکتی۔

نبوت کی محبت مسلمانوں کے ایمان کی جز ہے یا نہیں؟ (جز ہے)

نبی ﷺ قبر میں زندہ یا مردہ؟ (زندہ)

چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ یہی ہے.....!

پوری امت کا عقیدہ نبی ﷺ قبر میں زندہ:

حضرت امام حنیفہؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام شافعیؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام مالکؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علامہ ابن تیمیہؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام بخاریؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام مسلمؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

CamScanner

حضرت امام ترمذیؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علامہ سیوطیؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علی ہجویریؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت سلطان باہوؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت شاہ اسماعیلؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت قاسم نانوتویؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت حسین احمد مدنیؒ کا عقیدہ..... نبی ﷺ قبر میں زندہ

..... چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ.....

اسی عقیدے پر قائم رہو اور اسی عقیدے پر موت آئے۔

اللہ مجھے اور آپ کو اسی عقیدے پر قائم اور دائم رہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ جنت ہے

خطبہ:

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و
نستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ و
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ
ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان
محمداً عبدہ و رسولہ ..... اعوذ باللہ من
الشیطن الرجیم x بسم اللہ الرحمن
الرحیمx الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی و ورضیت
لکم الاسلام دینا x
وقال اللہ فی مقام آخر ..... الیوم یئس
الذین کفروا فلا تخشوہم وخشونی
وقال اللہ فی مقام آخر ..... والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار والذین
ابتعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و
رضوا عنہ وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ..... اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم ابتدیتم

صدق اللہ و صدق رسولہ النبی الکریم x

تمہید:

صدر جلسہ، گرامی قدر اساتذہ کرام، معزز علماء، عزیز طلباء اور سنی بھائیو!

کافی عرصہ کے بعد آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آج کا یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آپ کے علاقہ کی عظیم دینی یونیورسٹی باب العلوم جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، منعقد کیا گیا ہے۔

اور غالباً اجلاس کی یہ آخری نشست ہے۔ پھر شاید آئندہ سال جس جس کی زندگی ہوگی، وہ ادارہ کے سالانہ جلسہ میں یا اس تقریب میں شریک ہوگا۔

غم کی بات:

جہاں یہ مسرت اور خوشی تھی کہ مجھے آج کافی عرصہ کے بعد آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ وہاں یہ خوشی اس وقت غمی میں تبدیل ہوگئی۔ جب یہ اطلاع ملی کہ قائد جمعیت علماء اسلام شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ بقضائے الٰہی آج اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق ان کی نماز جنازہ کل دس بجے ہوگی۔

تو جہاں ایک خوشی اور مسرت کے ساتھ گفتگو کا خیال تھا۔ وہ نفسیاتی طور پر غمی میں بدل گیا ہے اور بدلنا چاہیے تھا کہ جب بھی کسی جماعت کا سربراہ اٹھتا ہے تو وہ جماعت یقیناً یتیم ہوتی ہے۔ جانا بہر حال ہر ایک نے ہے۔ موت کا ایک دن متعین ہے لیکن بعض شخصیات ایسے وقت میں ہم سے جدا ہوئی ہیں کہ بظاہر حالات جس کی

جدائی محسوس نہیں ہوتی، انہی میں سے حضرت مرحوم بھی ہیں۔

پرسوں صبح میں ان سے مل کر جھنگ رخصت ہوا اور آج ان کے انتقال کی اطلاع ہے۔ جبکہ پرسوں صبح تک کسی قسم کے بیماری کے آثار ان میں نظر نہیں آئے۔

بہر حال! جب انسان کی زندگی کے ایام پورے ہو جاتے ہیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس میں اضافہ نہیں کر سکتی اور جب تک دن باقی ہوں تو اس وقت تک کوئی طاقت زندگی کے ان ایام کو ختم نہیں کر سکتی۔ اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو اکابرین کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

اور جہاں ان شخصیات کی جدائی سے نفسیاتی طور پر غمی طاری ہوتی ہے وہاں یہ عزم ضرور ہونا چاہئے کہ جس مشن پر وہ گامزن تھے، ہمیں بہر حال اس مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

میری زندگی کا مقصد طے ہے:

گرامی قدر سامعین!

جہاں تک میری ناقص معلومات ہیں یا میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ میرا ہم مسلک اس سے ناواقف نہیں ہوگا۔ کہ میں نے اپنی زندگی کا ایک نصب العین متعین کر لیا ہوا ہے اور وہ نصب العین یا وہ پروگرام مدح اصحاب رسولؐ ہے۔

اصحاب رسول کی مدح ان کی قدر و منزلت کو مسلمانوں کے ذہنوں میں موجودہ حالات میں بٹھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جہاں یہ وقت کی اہم ضرورت ہے وہاں پیغمبر ﷺ کی جماعت کی مدح کرنا موجودہ حالات میں آسان نہیں رہی۔

دین سے غافل طبقہ، مساجد و مدارس سے دور رہنے والے افراد، علماء اکابرین سے کٹتی ہوئی دنیا، دینی لٹریچر کے بجائے جھوٹی کہانیوں پر مشتمل ناول پڑھنے

والے افراد، ناواقفیت کی بنیاد پر مدح اصحاب رسول کو فرقہ واریت تصور کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اصحاب رسولؐ کی شخصیات مسلمانوں کے پاس متنازعہ نہیں، پوری دنیا کے مسلمان پیغمبر کی جماعت کو بلا نگاہ، بلا اختلاف اپنا مقتدا تسلیم کرتی ہے۔

جس شخص نے بھی دل سے کلمہ پڑھا ہو، وہ ایک لمحہ کیلئے بھی یہ تصور نہیں کرسکتا کہ نبی علیہ السلام پر دل سے ایمان لانے والے لوگ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، آپ کو ایمان کی نظروں سے دیکھا، اور اپنی جان مال، جائیداد، وطن سب کچھ قربان کیا، وہ لوگ بھی العیاذ باللہ کبھی جہنم جاسکتے ہیں۔ یہ مسلمان تصور تک نہیں کرسکتا۔ سوچ نہیں سکتا۔

اللہ صحابہؓ سے راضی ہے:

بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ اسے اس قسم کی سوچ کی اجازت تک نہیں دی گئی۔ کتنا واضح اعلان ہے رب العزت کا:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

مہاجرین میں کوئی تخصیص نہیں فرمائی۔ نہ ہی انصار میں کوئی تخصیص کی ہے، علی الاطلاق الفاظ ہیں مہاجرین کے بھی اور انصار کے بھی:

.....وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

اور جن لوگوں نے ان کی اتباع کی، نیکی میں:

.....رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ.....

وہ اللہ سے راضی، اللہ ان سے راضی ہے۔

پیغمبر علیہ السلام کی جماعت میں مہاجرین تھے، انصار تھے یا پھر وہ لوگ تھے کہ جو ان ہر دو طبقوں کو دیکھ کر، ان کی سیرت و کردار کو دیکھ کر ایمان لائے۔ ان سب سے رب العالمین نے اپنی رضا کا اعلان کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میں ان سے راضی ہوں۔

جن سے اللہ راضی ہو، اور وہ اللہ سے راضی ہو جائیں تو اس کے بعد کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ پھر اس جماعت کے متعلق یہ بحث چھیڑی جائے کہ ان میں فلاں کیسا تھا، فلاں کیسا تھا.....!

خالق سے بڑی کوئی ذات نہیں ہے۔ جب وہ راضی ہے اور وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے راضی ہیں۔ اللہ کی رضا کے بعد اگر کوئی شخص کسی صحابی رسول پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو پھر یہ کہنے میں قطعاً بحث نہیں ہے کہ یہ شخص قطعاً خارج الاسلام ہے۔

ایک شخص سے اللہ ناراض نہیں ہے اور کوئی انسان اس پر ناراض ہوتا ہے اور پھر وہ انسان ہم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم اس سے محبت کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس انسان سے بڑا پاگل دنیا میں کوئی ماں نے نہیں جنا۔

وہ تو اس سے محبت نہیں کر رہا کہ جس سے اللہ راضی ہے اور ہم سے مطالبہ ہے کہ جو شب و روز ہر قسم کی برائی میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ اس مقدس شخصیات پر تبرے کو اپنا ایمان سمجھتا ہے اور اس کیلئے ہمیں تلقین ہوتی ہے کہ وسعت قلبی پیدا کرو، تنگ نظری نہیں ہونی چاہئے۔

تنگ نظر کون:

میں نے کئی اور جگہ پر عرض کیا ہے کہ تم یعنی عام گریجویٹ طبقہ جو زیادہ تر وسعت قلبی کا درس دیتا ہے، ان کی بات کر رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر اقبال کے مسئلہ میں تنگ نظر ہو، تم محمد علی جناح بانی پاکستان کے متعلق تنگ نظر ہو، تمہارا آئین، تمہارا ملک اور پریس (PRESS) ان ہر دو کے خلاف اختلاف رائے کو بھی برداشت نہیں کرتا اور اگر کوئی ان دو میں سے کسی ایک سے بھی اختلاف کر لے تو پورا پریس اور پوری مشینری اس کے خلاف زہر اگلنے لگ جاتی ہے کہ یہ قومی لیڈران کی توہین ہو رہی ہے۔

اور یہاں تک مطالبات شروع ہو جاتے ہیں کہ جس نے ان دو میں سے کسی سے اختلاف کر لیا مطالبات یہ شروع ہوتے ہیں کہ اسے ملک بدر کر دیا جائے، اسے ملک سے نکال دیا جائے، یہ قومی لیڈر کی توہین کر رہا ہے۔

اور تم جب ان دو کے متعلق اختلاف رائے تک کو، توہین کی بات تو دور کی ہے۔ اختلاف رائے تک کو برداشت نہیں کرتے ہو، جو دو عام انسان ہیں اور صرف ان کی خدمت اگر کوئی ہے تو یہ کہ انہوں نے پاکستان کا تصور پیش کیا یا اس کی بنیاد ڈالی، تم ان کے خلاف توہین کی بات تو دور کی رہی، ان سے اختلاف رائے کو برداشت نہیں کرتے ہو، تو تمہیں کوئی تنگ نظر نہیں کہتا۔

لیکن ہم سے مطالبہ یہ ہے کہ ہم اختلاف رائے ہی صرف نہیں ان دو کی توہین کو برداشت کر لیں کہ جو آج بھی پیغمبر ﷺ کے پہلو میں جنت میں ہیں۔

کتنا بڑا فرق ہے؟

یعنی آپ دو ایسی شخصیات کا تقدس منوانا چاہتے ہیں..... کہ جو آپ کی قوم میں سے کھڑے ہوئے ہیں اور عام انسان ہیں..... اس پر نہ تنگ نظری کا فتویٰ لگتا ہے اور نہ ہی ان ہر دو پر تنقید برداشت کی جاتی ہے..... اور اگر کوئی تنقید کرتا ہے تو اس کو اجازت نہیں دی جاتی کہ اس کا حق ہے۔

لیکن اس کے برعکس یہ کہ جب میں نے عرض کیا کہ جب ہم ان دو شخصیات کی بات کرتے ہیں جو آج بھی جنت میں ہیں، کل بھی جنت میں تھیں۔ لوگوں نے ان کو جنت میں جاتے ہوئے دیکھا اور آج تک اس کی شہادت دیتے چلے آ رہے ہیں کہ جنت میں ہیں۔

یعنی یہ اتنی عام فہم دلیل ہے کہ جس کو بہت کم تعلیم والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے جس نے بھی دل سے کلمہ پڑھا ہے وہ یقین رکھتا ہے کہ نبی علیہ السلام کا روضہ جنت ہے۔ صرف جنت ہی نہیں، جنت کے اعلیٰ مقامات میں سے اعلیٰ مقام ہے اور اسی جنت میں ابوبکرؓ و عمرؓ پیغمبر ﷺ کے ساتھ دفن ہیں۔

دو جنتی:

آج سے چودہ سو پہلے ان کو صحابہؓ نے جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا اور آج تک مسلمان شہادت دیتے چلے آ رہے ہیں کہ اس جنت میں ہیں۔

جب ان کا جنت میں داخلہ بھی قطعی ہے کہ جنت میں داخل ہوئے ہیں اور آج تک اسی جنت میں موجود بھی ہیں تو پھر ان دو کے خلاف تنقید یا اعتراض یا طعن کیسے برداشت کر لیا جائے؟

اگر جنتی پر بھی اعتراض جائز ہے یا جنتی کا گلہ بھی درست ہے یا جنتی پر بھی تبرا جائز ہے تو پھر وہ ہستی بتلائی جائے کہ جس کو کچھ نہ کہنے کی ممانعت ہو، پھر تو شاید کائنات میں کوئی بھی نہ ہو کہ جس کو برا بھلا نہ کہا جا سکے۔

دو ہی راستے ہیں یا جنت ہے یا جہنم ہے..... تو جو جنت میں پہنچ گیا ہے اس پر تنقید کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے۔ صرف تنقید کا دروازہ بند نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ یہ بھی ہو جانا چاہیے کہ جو ان دو جنتیوں پر تنقید کو، تبرے کو حلال سمجھتا ہے، اس کے کفر

واسلام کا فیصلہ بھی حکومت کو کر دینا چاہیے۔ یہ کوئی غیر معقول بات ہے؟ (نہیں)

اگر نبی علیہ السلام کا روضہ جنت ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ جنت ہے۔ حتی کی جس نے دل سے کلمہ نہیں پڑھا ہے اور صرف زبان سے کلمہ پڑھا ہے منافقانہ اور اس کے دل میں کفر ہے۔ وہ بھی زبان سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نبی ﷺ کے روضے کو جنت نہیں مانتا۔ چاہے وہ دل سے نہ بھی مانتا ہو لیکن جب آپ کبھی ایسے منافق سے بھی سوال کریں گے وہ بھی یہی کہے گا کہ میں بھی جنت مانتا ہوں۔

تو جب چیز قطعی ہے اپنی جگہ کہ پیغمبر علیہ السلام کا روضہ جنت ہے اور ہر مسلمان مانتا ہے اور اس کا ایمان ہے تو جو جنت میں آج بھی داخل ہیں۔ ان کی مدح کرنا فرقہ واریت ہے؟ ان کے تقدس کا تحفظ کرنا فرقہ واریت ہے؟ (نہیں)

تو صاف لفظوں میں کہنا چاہتا ہوں، تم مسٹر جناح اور علامہ اقبال مرحوم کے لئے تنگ نظر ہو، میں ابو بکرؓ و عمرؓ کیلئے تنگ نظر ہوں۔

میرے اندر یہ وسعت نہیں:

اللہ نے میرے دل میں ایسی کوئی وسعت نہیں رکھی ہے کہ میں صدیقؓ و عمرؓ کے دشمن کو اپنا بھائی سمجھ لوں۔ اگر اللہ میرے دل میں یہ وسعت رکھ چھوڑتے، میں سمجھ لیتا، جب خالق نے میرے دل کو اتنا تنگ کر دیا ہے کہ میں ان جنتیوں کے خلاف نہ سن سکتا ہوں، نہ ان کے خلاف بکنے والی زبان سے پیار کر سکتا ہوں، نہ ان کے دشمن کی میرے دل میں کوئی گنجائش ہے۔ پھر آپ مجھے تنگ نظر کہیں، آپ کی مرضی ہے۔ کچھ اور کہیں آپ کی مرضی ہے۔ شرارتی کہیں آپ کی مرضی ہے۔ لیکن میں وہ دن لا کے چھوڑوں گا جب ان جنتیوں کے خلاف پاکستان کی زمین پر نہ کوئی قلم اٹھے گا۔ نہ زبان بھونک سکے گی۔

میں بہت کم وقت صرف کرنا چاہتا ہوں۔ جنازے میں شرکت کی غرض سے۔ اصل تو مقصد بات کو سمجھنا ہے۔ کچھ ساتھی مجھے یہ کہہ رہے تھے کہ گرفتاری کے بعد کیا ہوا۔ حالات کیسے گزرے، شاید ذہن یہ ہو کہ میں اس کو بیان کروں گا۔ لیکن اپنے اپنے انداز کی بات ہے میں اسے خودستائی تصور کرتا ہوں۔ میں قطعاً اس کو بیان نہیں کروں گا۔ جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہوا۔ ہم نے وہ اصحاب رسول کی عزت و ناموس کیلئے برداشت کیا ہے۔ ہم قطعاً اس قسم کی اپنی تاریخ مرتب نہیں کرنا چاہتے۔ جو کچھ ہوگا مجھے اپنے خالق پر یقین ہے۔ قیامت کے دن آپ کے سامنے آجائے گا۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں صرف دو جنتیوں کی بات نہیں کر رہا۔ کہ وہ جنت میں پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ آپ سمجھنے کی کوشش فرمائیں گے تو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ آئے بھی تو جنت سے تھے۔

جنت میں اور دنیا بھی دنیا جائے گی۔ جنہوں نے یہاں نیکیاں کی ہیں۔ اللہ اللہ کیا ہے، اللہ کی نافرمانی سے بچے ہیں۔ توبہ کی ہے۔ غلطی ہوگئی تو توبہ کر کے مرے ہیں۔ جنت میں تو وہ بھی جائیں گے۔ کچھ دیر سزا بھگتنے کے بعد پھر بھی جنت جائیں گے۔ ہر مسلمان جس کی موت ایمان پر آئی ہوگی۔ وہ جنت میں جائے گا۔ تو جنت میں اور بھی بہت ساری دنیا جائے گی۔

ابوبکرؓ و عمرؓ جنت سے آئے تھے، جنت گئے:

میں تو ان دو کی بات عرض کر رہا ہوں کہ جو آئے ہی جنت سے تھے۔ اگر آپ نے نبی ﷺ کے روضہ کو جنت مان لیا ہے تو پھر آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ انسان کی قبر وہیں بنتی ہے کہ جہاں سے اس کا خمیر لیا گیا ہو، اگر ایسا نہ ہوتا کہ قبر وہاں بنتی جہاں سے خمیر لیا جائے ..... ابھی ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ وہاں سیدہ کائنات سیدہ

عائشہؓ کی مزار کیوں نہیں بنی۔ وہاں عثمانؓ وعلیؓ کی قبریں کیوں نہیں بن گئیں۔ وہاں فاطمۃ الزہراءؓ کو دفن کیوں نہیں کر دیا گیا۔ جگہ نہ ہوتی تو الگ بات تھی۔ لیکن جب جگہ ہے اور اب تک خالی ہے۔

قرآن کہتا ہے:

.....منہا خلقنٰکم وفیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری...

جہاں آج ابوبکرh وعمرh دفن ہیں، اس جگہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کا خمیر لیا گیا ہے.....اور اسی جگہ سے عیسی ابن مریمؑ کا خمیر لیا گیا ہے۔ کتنا مقدس ہے، کتنا منزہ ہے، کتنا مطہر ہے، وہ خطہ جس خطے سے خلاق عالم نے دو پیغمبروں کی مٹی اٹھائی ہے۔ وہ عام جگہ ہے؟ (نہیں)

کیا اب بھی مجھے ابوبکرؓ وعمرؓ کے تقدس کے لئے لمبے چوڑے دلائل بیان کرنا پڑیں گے۔ اور میری سنی قوم ایک طویل عرصہ تک لمبی چادر تان کر سوئی رہے گی۔

اسے یہ سمجھ نہیں آئے گا کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وہاں ہیں کہ جہاں سے دو پیغمبروں کا خمیر لیا گیا ہے اور جہاں سے نبوت کا خمیر لیا گیا، وہ جگہ بلند ترین جگہ ہے۔ وہاں سے جن کا خمیر لیا گیا ہے، وہ جنتی ہو سکتے ہیں اور نہیں ہو سکتے۔

ایک جگہ اب بھی خالی ہے! تو وہاں وہی دفن ہو سکتا ہے۔ جہاں سے اس کا خمیر لیا گیا ہو، تو ابوبکرؓ وہاں دفن نہیں؟ (ہیں) عمرؓ؟ (ہیں) تو جب یہ دفن وہیں ہوئے تو خمیر بھی وہاں سے لیا گیا ہوگا۔ (جی)

ذرا غور تو کر:

رب العالمین اپنے پیغمبر کو فرماتے ہیں:

.....لا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ.....

نہ منافق کی نماز جنازہ پڑھی جائے:

.....ولا تقم علی قبرہ.....

نہ منافق کی قبر پر کھڑے ہونے کی اجازت ہے۔ پیغمبر ﷺ کو آرڈر ہے، حکم ہے کہ منافق کی قبر پر کھڑے نہ ہوں۔

جب آقا ﷺ دنیا چھوڑ گئے ہیں۔ اب تو ان کی ذمہ داری ہے یا نہیں .....کہ جس نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ منافق کی قبر پر آپ نے کھڑے نہیں ہونا۔ حالانکہ منافق کے وجود اور پیغمبر کے بدن اقدس کے درمیان زمین حائل ہے یا نہیں، مٹی حائل ہے یا نہیں، قبر پر جو مٹی ڈال دی گئی اور وجود زمین کے نیچے چلا گیا۔ تو درمیان میں حائل ہیں۔ لیکن پھر بھی خلاق عالم کا ارشاد ہے کہ منافق کی قبر پر پیغمبر (ﷺ) مت جائے۔

جب آقا ﷺ دنیا چھوڑ کر چلے گئے، اب ان کی ذمہ داری ہے یا نہیں ہے کہ جو کل پیغمبر ﷺ کو منافق کی قبر پر کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دے رہا، وہ آج اس پیغمبر ﷺ کی قبر کے ساتھ کسی ایسے کی قبر نہ بننے دیتا کہ جو مومن نہ ہو۔

اگر بیت اللہ کا تحفظ ابابیل سے کرسکتا ہے تو محمد ﷺ تو بیت اللہ سے بڑا ہے۔ رسول ﷺ تو بیت اللہ سے بلند ہے۔ اگر اس وقت کوئی تحفظ کرنے والا نہیں تھا۔ تو پرندہ جب آ کر بیت اللہ کا تحفظ کر رہا ہے۔ تو آج بھی تو تحفظ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ایسا وجود پیغمبر ﷺ کے قریب نہ جائے کہ جس کے وجود کے پاس کل تک کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی۔

یہ آیت جہاں اس حقیقت کو واشگاف کر رہی ہے کہ منافق کا جنازہ ہی نہ پڑھا جائے اور اس کی قبر پر کھڑے ہونے کو منع کیا جا رہا ہو، وہاں یہی آیت ابوبکرؓ و عمرؓ کے ایمان کی قطعی دلیل بن رہی ہے۔ کہ اگر یہ دونوں مومن نہ ہوتے، کبھی بھی پیغمبر

ﷺ کی قبر اقدس کے ساتھ ان کی قبر نہ بنتی۔

صحابہ کرام j کٹ جاتے، خون کی ندیاں بہہ جاتیں۔ لیکن وہ پیغمبر ﷺ کے ساتھ کسی ایسے وجود کو دفن نہ ہونے دیتے۔ تو کیا ان واقعات کے بعد بھی ابھی کوئی گنجائش ہے کہ ان شخصیات پر تنقید یا اعتراض کو برداشت کر لیا جائے؟ اور جو یہ تنقید کریں، اعتراض کریں یا تبرا کریں، انہیں فرقہ سمجھ کر ہماری تمام سرگرمیوں کو فرقہ واریت کا لیبل پہنا کر کرش کرنے کی کوشش کی جائے، یا پامال کرنے کا سوچا جائے، میں سمجھتا ہوں بلکہ واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ.....

کوئی تشدد سے نہ روک سکا:

کوئی تحریک بھی تشدد کے بل بوتے پر نہیں دبائی گئی۔ چہ جائے کہ یہ تحریک ان شخصیات کا علم لے کر اٹھی ہے، کہ جن شخصیات کے جسم اطہر کو چیر دیا گیا، جنہیں گرم تیل میں ڈال کر جلا دیا گیا، جن کے بچے ان کی ماں کی چھاتیوں سے جدا کر کے ذبح کر دیئے گئے۔ جو جماعت اس جماعت کا نام لے کر اٹھی ہے۔ پھر وہ مٹ جائے گی۔ مر جائے گی۔ دفن ہو سکتی ہے۔ برباد ہو سکتی ہے۔ لیکن اصحاب پیغمبرؐ کا تقدس نہیں چھوڑ سکتی۔ ان کا دامن نہیں چھوڑ سکتی۔ تختہ دار پر لٹکا جا سکتا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلاف نکلنے والی زبان کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

اگر ہمارے دل میں صحابہؓ کی سچی محبت ہے تو ہم اس سے ہٹائے نہیں جا سکتے اور اس صورت میں ہٹا لیئے جائیں؟ جب ہماری وابستگی بھی اکابرین سے ہو جنہوں نے ساری زندگی قرآن و سنت کا یہ مفہوم سمجھایا کہ موت ایک کے ہاتھ میں ہے۔ زندگی ایک کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے سوا کسی اور کے قبضہ میں نہیں ہے۔

سینکڑوں لوگوں نے کہا ہوگا اب نہیں آئے گا۔ اس دن ضرور نہیں آؤں گا۔

جب وہ نہیں آنے دے گا اور جب تک اُس کی مرضی ہے مجھ سے کام لینے کی، دنیا ایک طرف ہو جائے ساری طاقتیں جمع ہو جائیں، نہ میرا کوئی قدم روک سکتا ہے، نہ ہاتھ روک سکتا ہے۔ نہ قلم روک سکتا ہے، نہ زبان روک سکتا ہے، نہ سوچ روک سکتا ہے، نہ فکر روک سکتا ہے۔

کفر سے کہہ دو اپنا ٹھکانہ کرلیں
ہم نئے عزم کے ساتھ بنیادِ سحر رکھتے ہیں

سپاہ صحابہؓ کے تمام ورکروں کو میری درخواست ہوگی کہ آپ کو اصحابؓ رسول ﷺ سے سچی عقیدت ہے تو آپ کو بے نظم، بے ہنگم اور بے لگام ہو کر نہیں چلنا ہوگا بلکہ آپ کو پورے نظم وضبط کے ساتھ اس مسئلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہوگا۔

نظم وضبط ایک بہت بڑی چیز ہے۔ ہم قطعاً تخریب کار نہیں ہیں۔ نہ ہمارا یہ پروگرام ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ سپاہ صحابہؓ کی یہ ایک کامیابی ہے کہ گلی گلی، قریہ قریہ، مدحِ صحابہؓ ہو رہی ہے آٹھ آٹھ دس دس سال کے بچے.....

گلی	گلی	نگر	نگر
عمرؓ	عمرؓ	عمرؓ	عمرؓ

کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ اس سے گھبرا کر کچھ طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ جن حالات کے ساتھ یہ باور کرایا جاسکے کہ یہ تخریب کاروں کی جماعت ہے۔ تاکہ جماعت پر بین لگے۔ پابندی لگ جائے، یا اس کو اتنا مارا جائے کہ آئندہ اٹھ نہ سکے، یا کرش کر دیا جائے۔

دین دشمن طاقتیں سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ اس جماعت کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کو روکنے کیلئے ایسے حالات سازشوں کے ساتھ پیدا کرتے ہیں کہ اس کے لوگ اس کو تخریب کار ثابت کر سکیں۔ لیکن اپنے خالق پر بھروسہ کرتا ہوں کہ اگر ہم

دل سے صحابہؓ سے محبت رکھتے ہیں تو تمام سازشیں انشاءاللہ ناکام ہوں گی۔

اور میں آپ سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کامیاب لیڈر شپ وہ ہے کہ جوان کٹھن حالات میں بھی جماعت کو آگے لے کر نکل سکے، اس کو برباد نہ کرے۔

صحابہؓ کا تحفظ کرو:

گرامی قدر بزرگو!

عرض یہ کر رہا تھا کہ پڑھا لکھا طبقہ، محمد علی جناح اور علامہ اقبال مرحوم کے خلاف تو کچھ برداشت نہیں کرتا اور میرا موضوع بھی یہ نہیں ہے کہ ہم ان کے خلاف کچھ کہیں۔ لیکن اتنا تو ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ جن دو کیلئے تو پابندی لگاتے ہو، ایسے دو ایک نہیں کروڑوں ہوں، تب بھی صدیق اکبرؓ کی گرد راہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

تم ان کا تحفظ آئینی طور پر بھی کر رہے ہو، زبان اور قلم سے بھی کر رہے ہو، پریس سے بھی کر رہے ہو، لیکن تمہیں کوئی تنگ نظر نہیں کہتا اور جن دو کی ہم بات کرتے ہیں، صرف دو کی تو میں نے سرِ دست، دو کے تذکرے سے شروع کی ہے ورنہ میں پیغمبر ﷺ کے ہر صحابیؓ کی عزت و ناموس کے لئے شب و روز سرگرم عمل رہنا چاہتا ہوں۔ صرف دو کی بات نہیں، دو کی تو اس عنوان سے بات آئی ہے۔

ہم ان دو کی بات کر رہے ہیں، جو جنت میں ہیں اور آج بھی جنت میں ہیں اور آئے بھی جنت سے تھے۔ اگر وہاں سے آئے نہ ہوتے تو وہاں دفن ہوتے؟ (نہیں) جب دفن ہوئے تو آئے بھی جنت سے تھے۔ قیامت کے دن اٹھیں گے کہاں سے؟ (جنت سے) تو جنت کے اٹھانے کے بعد معلوم نہیں قیامت کب آتی ہے۔ یہ تو ابھی کوئی پتہ نہیں۔ پتہ نہیں اس وقت تک کتنے ہزار سال گزر گئے ہوں گے۔ یا کتنا وقت گزر گیا ہوگا۔ ہزاروں اور سینکڑوں سال جنت میں رکھنے کے بعد اللہ

رب العزت ان دو کو جہنم رسید کر دیں گے؟ (معاذ اللہ) آپ کی عقل کیا سوچتی ہے؟ کیا جواب دیتی ہے؟ کہ انہیں پھر ادھر رخصت کر دیا جائے گا؟ (نہیں)

یہ جنتی تھے۔ جنت سے آئے تھے۔ وہاں جنت گئے ہیں۔ اور واپس حشر کے بعد جنت میں جائیں گے۔

اگر تم اپنے لیڈروں کیلئے تنقید برداشت نہیں کرتے ہو، تو ہم ان دو کے بشمول کسی بھی پیغمبر ﷺ کے صحابیؓ پر تبرا برداشت نہیں کر سکتے اور یہ ہمیں حق پہنچتا ہے اور یہ کوئی فرقہ واریت نہیں ہے۔ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ایمان ہے۔

جب پیغمبر ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے:

اور پھر آپ کو یہ بھی سوچنا ہوگا کہ تاریخ آج بھی موجود ہے۔ جیسی کیسی ہو، یہ آپ کو سوچنا ہوگا کہ جس دن ابوبکرؓ پیغمبر ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے تھے۔ اس دن ان کی جائیداد کتنی تھی؟ دولت کتنی تھی؟ اور جس دن وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اس دن کیا تھی.....؟

پیغمبر ﷺ کے ساتھ جس دن آئے تھے، اس دن دولت کتنی تھی؟ اور جس دن رخصت ہوئے ہیں اس دن کیا پاس تھا؟ اگر آپ اسی نکتے پر غور کر لیں تو میں سمجھتا ہوں، آگے مزید دلائل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

جب آئے تو رئیس مکہ تھے اور جب اس دنیا سے جنازہ اٹھا ہے تو پرانے کپڑوں میں، یہ فدک چھین لیا تھا؟ انہوں نے جائیدادیں غصب کر لی تھیں؟ اگر غصب کر لی تھیں تو وہ جائیدادیں گئیں کہاں؟ کس کے کام آئیں؟ کیا ابوبکرؓ نے اپنی بیٹی کے نام کرا دیں؟ (نہیں) اپنے بیٹے کے نام کرا دیں؟ (نہیں) کائنات میں کوئی ایک کتاب بھی نہ کسی سُنّی کی مل سکتی ہے۔ نہ کسی رافضی کی جو یہ بات مہیا کرے کہ

صدیقؓ نے فدک چھین کر اپنی بیٹی یا اپنی اولاد کے نام کر دیا تھا۔ اگر تاریخ میں جیسی کیسی بھی ہے، یہ نہیں ملتا ہے۔ تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ فدک کی جو شرعی حیثیت تھی، صدیق اکبرؓ نے اس کو اس پر خرچ کیا ہے اور اس پر اعتراض کرنا دین پر اعتراض کرنا ہے۔

اور آخری وقت جنازہ اٹھا ہے تو پرانے کپڑوں میں، آپ لائیں تو سہی ایسی شخصیت جس نے اس حد تک پیغمبر ﷺ کی اتباع کی ہو، اس حد تک نبوت کا ساتھ دیا ہو۔

دشمن مایوس ہو چکا ہے:

اصحابِ رسولؐ کو تو یہ شرف حاصل ہے کہ رب العالمین ان کی موجودگی میں جبرائیل بھیج کر فرماتے ہیں:.....**الیوم یئس الذین کفروا فلا تخشوہم**.....

آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکا ہے۔ وہ اب تمہارے دین کو مٹا نہیں سکے گا..... **فلا تخشوہم**..... تمہیں اب کفر سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

یہ آیت ابوبکرؓ و عمرؓ تمام صحابہؓ کے ایمان کی نص ہے۔ اگر رحلت پیغمبر ﷺ کے بعد یہ صحابہ (معاذ اللہ) دین سے ہٹ گئے ہوتے یا انہوں نے خلافت کو غصب کرنا ہوتا، یا کیا ہے تو کبھی خالق یہ خبر نہ دیتے کہ آج کے بعد کافر دین سے مایوس ہو چکا ہے۔ اور وہ تمہارے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا..... **فلا تخشوہم**..... ان سے خوف مت کیجئے۔

اگر پیغمبر ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد آپ کی مسند چھینی جا سکتی، آپ ﷺ کی مسجد اور منبر چھینا جا سکتا ہے، آپ ﷺ کا مصلیٰ چھینا جا سکتا ہے، آپ ﷺ کی لختِ جگر

کی جائیداد چھینی جاسکتی ہے، آپ ﷺ کی جانشینی کو غصب کیا جاسکتا ہے، آپ ﷺ کی رحلت کے بعد العیاذ باللہ فوراً دین کو بدلا جاسکتا ہے، بدعات جاری کی جاسکتی ہیں، قرآن میں تحریف کی جاسکتی ہے، کتاب اللہ کو جلایا جاسکتا ہے.....

اگر یہ سب کچھ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد ہونا تھا تو خالق نے یہ اعلان کیوں کیا..... **الیوم یئس الذین کفروا** ..... کہ آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکا ہے۔

.....فلا تخشوہم..... ان سے کوئی خوف مت کیجئے، یہ آیت پیغمبر ﷺ کی جماعت کے ایمان کی نص ہے۔ اور یہ واضح کر رہی ہے کہ نبوت جب اس دنیا کو چھوڑ گئی، اس سے بعد صحابہؓ نے اس دین کو سنبھالا، سینے سے لگایا، قیصر و کسریٰ جیسی طاقتیں ان کے پاؤں تلے روند ڈالی گئیں اور دین اتنا بلند ہوا، اتنا بلند ہوا کہ پھر دشمن نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا گوارہ کیا، نہ کر سکتا تھا، نہ اس میں سکت تھی۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

اور آج دل سے دعا نکلتی ہے..... اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے امام رازیؒ پر، جس نے اس آیت کی تفسیر میں رفض کے مضبوط قلعے میں کیل گاڑا ہے۔ عرض کرتا ہوں اس آیت کی تفسیر میں امام رازیؒ نے یہ لکھا جو میں عرض کر رہا ہوں۔ میری کوئی اپنی تحقیق نہیں، نہ میرا اجتہاد ہے۔ امام رازیؒ نے آج سے صدیوں پہلے، کیل گاڑ دیا ہے رفض کی پشت میں..... اور جہاں تک میں مطالعہ کر سکا ہوں کفر چیں بجبیں تو ہوا، رازیؒ کی دلیل کو توڑ نہ سکا اور نہ آج توڑ سکتا ہے۔

الیوم یئس الذین کفروا فلا تخشوہم ..... کفر تمہارے دین سے مایوس ہو گیا، وہ تمہیں اب نقصان نہیں پہنچا سکتا..... **فلا تخشوہم** .....

اس سے خوف نہ کھائیں، اس سے ڈریں مت.....!

اگر یہ سب کچھ ہونا ہوتا جس کو آج بیان کر کے پیغمبر ﷺ کی جماعت کو بدنام کرنے کی دشمن کوشش کرتا ہے۔ تو پھر یہ اعلان ہوسکتا تھا کہ آج کے بعد کافر تمہارے دین کو نقصان نہیں پہنچا سکتا.....؟ (جی نہیں)

تو رب العالمین نے یہ اعلان کر کے واضح کر دیا ہے کہ دین کو کوئی کافر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وہ دین قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔

سنی منظم ہو:

یہی تو میرا ذہن ہے کہ جب یہ برداشت نہیں تو سنی منظم کیوں نہیں ہو جاتا۔ سنی کی سوچ یکجا کیوں نہیں ہوتی۔ میں آج ادارہ کے ذمہ دار اسٹیج سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ ہم اس قسم کی غلیظ تحریروں کو نہ برداشت کرتے ہیں۔ نہ ان مصنفین کو اور نہ ان کے ماننے والوں کو مسلمان سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔

انجمن سپاہ صحابہؓ ایک پروگرام لے کر میدان عمل میں اتر رہی ہے، دو لاکھ رضا کار کراچی سے پشاور تک چاہئے۔ ان شاء اللہ میں راستہ تو وہی دکھلاؤں گا جو منزل تک پہنچنے والا ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ میری زندگی میں اور آپ کی زندگی میں منزل حاصل نہ ہو، لیکن پودا لگایا ہوا ایک دن پھل ضرور لائے گا۔ (ان شاء اللہ)

پاکستان کی زمین پر قرآن کا دشمن، صدیقؓ کی صحابیت اور ایمان کا باغی پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک نہ ایک دن غیر مسلم اقلیت قرار پائے گا۔

اگر ہم مخلص ہیں، ہم اپنے پروگرام میں نیک نیت ہیں تو یہ نتیجہ برآمد ہوگا۔

سنیو! میں پھر کہتا ہوں اور آپ تک بات پہنچا رہا ہوں۔ اِن شاء اللہ وہ

وقت بہت قریب آ رہا ہے۔ اب غفلت، سستی اور کاہلی کا وقت نہیں رہا۔ رفض سبائیت، یہودیت کا چرچہ اس حد تک ننگا ہو گیا ہے کہ اب اس کی غلیظ بکواس ہمارے خون کھولا رہی ہے۔ ہم اب زیادہ دیر اس غلاظت کو برداشت نہیں کر سکتے۔

ڈائجسٹوں میں صحابہؓ کی توہین:

جنوری کے آنگن ڈائجسٹ میں آپ نے شاید اس پر میرا احتجاج اخبارات میں پڑھا ہو، یا کہیں زبانی سنا ہو، حضرت قبلہ مفتی صاحب صدارت کر رہے ہیں۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ حضرت مانتا ہوں، کہ آپ کی عمر کا ایک حصہ دینی خدمات میں گزر گیا۔ اب عمر کے تقاضے کے پیش نظر آپ ہمارے ساتھ سڑک پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ آپ ہمارے ساتھ جلوس میں نہیں چل سکتے۔ میں آپ کے تقدس کو مانتا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ ہمارے سروں پر ہاتھ رکھیں۔ اس غلاظت میں ہم اب چین کی نیند سونا حرام سمجھتے ہیں۔

جنوری کا آنگن ڈائجسٹ ہے۔ دس ہزار کی تعداد میں یہ ناول ملک میں تقسیم ہوا ہے۔ ایک کنجری لاہور کی اس ڈائجسٹ میں کہانی تیار کرتی ہے۔

سیدنا معاویہؓ کی بیٹی، سیدہ عاتکہؓ کا فرضی عاشق تلاش کرتی ہے۔ پھر سیدنا معاویہؓ کی بیٹی کو اس کی معشوق بناتی ہے۔ پھر ان کا معاشقہ قائم کرتی ہے۔ اور بکتی ہے کہ عاتکہؓ امیر معاویہؓ کی بیٹی تھی اور اس نے ایک یار تلاش کر کے اس کے ساتھ معاشقہ بازی قائم کر لی تھی۔

اور صرف یہیں تک نہیں بلکہ لاہور کی یہ کنجری آگے یہ بھی تحریر کرتی ہے۔ کہ صرف معاویہؓ کی بیٹی ہی نہیں بلکہ تمام صحابہؓ کی بیٹیاں معاشقہ بازی کیا کرتی تھیں۔

ہائے! آج صحابہؓ اتنے مظلوم ہو گئے؟ آج صحابہؓ اس حد تک لاوارث

ہو گئے؟ آج پیر کی بیٹی محفوظ ہے۔ مولوی کی بیٹی محفوظ ہے۔ لیڈر کی بیٹی محفوظ ہے۔ آج صحابہ j کی بیٹیوں کو لوگ ناولوں تک لے آئے۔

سنی نوجوانو! اگر تم نے بوتل کا دودھ نہیں پیا، تمہیں کتیا نے نہیں، اپنی ماں نے جنا ہے تو اپنی ماؤں سے دودھ معاف کراؤ، سر پر کفن باندھو۔ دو لاکھ جوان چاہیے۔ جو اسلام آباد لانگ مارچ کرے۔ اسلام آباد کا گھیراؤ کرے۔ وقت کی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے۔ یا پھر ہم رہیں گے یا صحابہؓ کا دشمن رہے گا۔ جب دشمنی اصحابِ رسولؐ اس حد تک ننگی ہو کر آ گئی کہ صحابہ j کی بیٹیوں کو، صحابہؓ کی لڑکیوں تک کو معاف نہیں کیا جا رہا تو اب لمبی نیند سونا، چین کی نیند سونا، کھانے پر اعتراض کرنا، نخرے کرنا مولوی کیلئے حرام ہے۔

مولوی آج سالن کی پلیٹ پر اعتراض کرتا رہے، ان حالات میں مولوی آج سفر خرچ پر اعتراض کرتا رہے، میں بزرگوں سے نہیں کہہ رہا، ہم عمر مولوی سے کہتا ہوں، قوم نے تجھ پر بڑا خرچ کیا ہے۔ آج تیرے قربان ہونے کا وقت ہے۔

اور میں زبانی جمع خرچ کا عادی نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آج میری عمر کے تمام مولویوں کو ان حالات میں ہتھکڑی پہننا چاہیے، بیڑی پہننا چاہیے، اسے جیلیں بھر دینا چاہیے۔

بلکہ کہروڑ پکا کے ایس ایچ او سے کہتا ہوں، کہ گرفتاری ہماری تحریک کا حصہ ہے۔ پاکستان کے کسی گوشہ میں انجمن سپاہ صحابہؓ کو اگر ستایا گیا تو ہم تحریک کا آغاز کر دیں گے۔

صحابہ کرامؓ کی بیٹیوں کی عزت محفوظ رہے یا نہ رہے؟ (رہے) ان کو ناولوں تک لا کر ان کی بے عزتی کی جائے؟ (نہیں) یہ قابل برداشت ہے؟ (نہیں) جس لاہور کی کنجری نے پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی بیٹیوں پر حملہ کیا ہے۔ وہ ملعون ہے یا نہیں؟

(ہے) لاہور کی کی کنجری مردہ باد، لاہور کی گشتی مردہ باد، لاہور کی دَلّی، لاہور کی طواف (مردہ باد) لاہور کی کنجری مردہ باد، آنگن ڈائجسٹ کی مدیر؟ (مردہ باد)

حکومت سے میں اب محض اپیل نہیں کرنا چاہتا، سنی تجھے للکارنا چاہتا ہوں، اٹھ نکل! اس قسم کے لٹریچر کو، غلاظت کو، ان تحریروں کو ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا جائے۔ اور سُن ایک مذہبی جذبے کے ساتھ!

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا
جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا
وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے
اس جان کی تو کوئی بات نہیں

ہم مدحِ صحابہؓ کی دھوم مچا دیں گے:

سامعین محترم! میں نے آپ سے عرض کیا، میری زندگی کا نصب العین مدح اصحابِؓ رسول ﷺ ہے۔ اور میں زندگی کے باقی ایام معلوم نہیں، کتنے ہیں، وہ اسی موضوع پر گزارنا چاہتا ہوں۔ جب ہم جیل گئے تھے، اس دن بھی یہی ذہن تھا اور نو ماہ کی اسیری کے بعد آج بھی وہی ذہن ہے۔ اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ معلوم نہیں کہ ابھی اس راستہ میں اور کتنے کٹھن مراحل آئیں گے۔ لیکن اس پر بھروسہ کر کے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جتنے بھی کٹھن مراحل آئیں گے۔ پہلے تو پناہ مانگتے ہیں کہ اللہ نہ آزمائے، ہم آزمائش کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن اگر آ گئے تو ہم ان تمام مراحل سے اپنے خالق سے التجا کر کے گزارنے کی کوشش کریں گے۔ کیوں؟ میں صحابہؓ سے اور خصوصاً صدیقؓ سے عہد کر چکا ہوں، کہ.....

ساری دنیا مجھے کہتی تیرا سودائی ہے
اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

نہ رنگ بدلے نہ خوشبو بدلے

خطبہ:

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ
الذین الاصطفی اما بعد.....

محترم سامعین!

مجھ سے قبل خطیب ایشیاء، مجاہد اہل سنت، حضرت علامہ ضیاء القاسمی صاحب مدظلہٗ اتنے احسن اور عمدہ انداز میں خیالات کا اظہار فرما گئے ہیں۔ ایسی عمدہ، پر لطف خوش مزاج گفتگو کے بعد آپ حضرات کو مزید بٹھانا اخلاقاً میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے اور میں یہ ساری بات بغیر تصنع اور بناوٹ کے عرض کر رہا ہوں۔

میری اپنی خواہش، مرضی اور طبیعت کہ اس عمدہ تقریر کے بعد یہی تھی کہ جلسہ ختم کر دیا جائے۔ لیکن مجھے باامر مجبوری چند گزارشات آپ کے سامنے اس لئے پیش کرنا پڑ رہی ہیں کہ کچھ دوست اور کچھ ساتھی میری تقریر نہ کرنے کو بعض اوقات ناراضگی کا سبب بنالیا کرتے ہیں۔ اور ایسا میرے ساتھ اس شہر میں ہوا ہے کہ باامر مجبوری تقریر نہیں کی۔ تو ساتھی نوجوان دوست ناراض ہو گئے۔ جبکہ میں نے بالکل دیانت داری کے ساتھ اس وقت بھی ان ساتھیوں سے عرض کیا تھا اور آج بھی آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں اس وقت تو اس لئے معذرت کی کہ صحت اجازت نہیں دے رہی تھی اور آج اس تقریر کے لطف میں، اس تقریر کے مزے میں گھر روانہ کر دیا جائے۔

اور میں نے اپنی اس رائے کا اظہار بھی عزیز محترم قاری ناصر صاحب سے کیا لیکن ان کے انکار سے میں نے پھر یہی محسوس کیا کہ آج بھی میری تقریر نہ کرنے کو ناراضگی نہ سمجھ لیا جائے۔ ورنہ میں حقیقتاً اس کا قائل ہوں کہ جب کوئی خطیب عمدہ گفتگو کر جائے تو اس کے بعد جب وقت بھی زیادہ گزر چکا ہو تو پھر جلسہ ختم کر دینا چاہیے۔

اور اگر اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چل پڑیں تو ایسی مثالیں ملتی ہیں۔

اکابرین کی بات:

خطیب اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) کوئی سُر نہیں تھی، کوئی لہجہ نہیں تھا۔ سادہ سادہ گفتگو کرتے تھے۔ تقریر کی، تقریر اتنی پُر لطف تھی، اتنے اس میں نکات تھے، ایسے عمدہ انداز میں انہوں نے تقریر فرمائی کہ مجمع عش عش کر اٹھا۔ حضرت جالندھری کے بعد تقریر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہونا ہے..... اور تاریخ گواہ ہے کہ کئی صدیوں تک ماں نے بخاری جیسا خطیب نہ جنا۔

ایسا خطیب کہ عشاء کی نماز پڑھ کر شروع ہوا اور اذانیں آ جائیں اور لوگ ابھی یہ کہتے نظر آئیں کہ اور تقریر ہونا چاہیے۔ ایسا خطیب واقعی تاریخی نقطہ نظر سے صدیوں تک نظر نہیں آتا۔

منٹ میں مجمع کو ہنسا دے، منٹ میں چاہے مجمع کو رلا دے۔ اتنا بڑا عمدہ خطیب!

حضرت جالندھری کے بعد ان کی تقریر ہونا ہے۔ حد نگاہ تک اجتماع ہے۔ بہر حال چاہے جتنے بھی جذبات لوگ لے کر بیٹھے تھے۔ حضرت جالندھری کی تقریر ختم ہونے کے فوراً بعد حضرت امیر شریعتؒ نے کھڑے ہو کر فرما دیا کہ اس تقریر کے بعد

میں تقریر کرنا اس سابقہ تقریر کی توہین سمجھتا ہوں۔ لوگ چیختے رہے، چلاتے رہے، واویلا کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے تقریر نہیں فرمائی۔

دل میں وسعت ہونی چاہیے:

میں نے یہ جو آپ سے درخواست کی، گزارش کی، کوئی تصنع اور بناوٹ نہیں تھی۔ آدمی کے دل میں اتنی وسعت ہونی چاہیے کہ اگر میرے ہی مسلک کے کسی خطیب نے اتنی عمدہ بات کی ہے کہ جس سے ہر آدمی محظوظ ہو رہا ہے تو پھر اس کے بعد محض اس لئے کہ لوگ ہماری خطابت کا رنگ بھی دیکھیں۔ مزید وقت نہیں لینا چاہیے۔ میں اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں میری ذاتی رائے آج یہی تھی کہ اس تقریر کے بعد جلسہ ختم۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

آپ کے اس اصرار پر میں مختصر وقت میں چند الفاظ ضرور عرض کروں گا۔ دعا فرمائیں کہ رب العالمین مجھے سچ سچ کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) مجھے اور آپ کو اس پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے (آمین)۔

اب حضرت قاسمی صاحب کے الفاظ۔ ''نہ رنگ بدلے''۔

اگر اس مجمع کا رنگ بدل گیا، پھر تقریر نہیں ہوگی۔

رنگ نہیں بدلنا چاہیے وہی رنگ قائم کریں۔

میں بھی چند باتیں عرض کر لیتا ہوں۔ رنگ ہے، بدلا نہیں۔ یہ الفاظ مدت تک یاد رہیں۔ بعض اوقات کچھ الفاظ خطیب کی زبان پر الہامی ہوتے ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے۔ تو یہ الفاظ مدت تک نوجوانوں کے ذہنوں پر رہیں گے۔ ''نہ رنگ بدلے'' وسعت قلب ہونا چاہیے۔

اجلاس کا مقصد:

سامعین گرامی قدر!

آج کے اجلاس کا مقصد ساقی کوثر کو نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہے۔ ہمارے ملک میں دو طرز اختیار کر لئے گئے ہیں۔ ایک طرز آقا ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی مدح ہو اور آپ ﷺ کی تیار کردہ جماعت کی تعریف ہو، آپ ﷺ کی جماعت کی تعریف بھی گویا آپ ﷺ کی ہی تعریف ہے۔

آپ ﷺ کی جماعت کی مدح بھی گویا آپ ﷺ کی ہی مدح، منقبت اور ثناء ہے اور جو براہِ راست اس کی تعریف ہو، وہ تو ظاہر ہے کہ آقا ﷺ ہی کی تعریف ہے۔

خلفاء راشدینؓ کی عظمت کی وجہ:

ابوبکرؓ

عمرؓ

عثمانؓ

علیؓ

کو دنیا میں کوئی نہ پوچھتا اگر ان پر نبوت کا رنگ نہ چڑھا ہوتا۔ اسی لفظ کو آگے چلا لیتے ہیں۔ نہ رنگ بدلے، اسی کو آگے بڑھا لیتے ہیں۔ قاسمی صاحب تو چھوڑ گئے راستے میں، ہم اسی کو قائم کر رکھ لیتے ہیں۔

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کو، کوئی نہ پوچھتا.....

- ..... ابوبکرؓ کا رشتہ دور کا
- ..... عمرؓ کا رشتہ دور کا
- ..... عثمانؓ کا رشتہ دور کا

● ..... علیؓ کا رشتہ دور کا

ابوطالب کا رشتہ ابوبکرؓ سے بھی نزدیک، عمرؓ سے بھی نزدیک، عثمانؓ سے بھی نزدیک، علیؓ سے بھی نزدیک، ان سب سے نزدیک رشتہ ابوطالب کا اور ابولہب کا، ابوبکرؓ سے قریب رشتہ ابولہب کا، عمرؓ سے بھی قریبی رشتہ ابولہب کا، عثمانؓ کی نسبت بھی قریبی رشتہ ابولہب کا۔

کوئی نہیں کہتا ابولہب زندہ باد، دنیا کے پردے پر کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جو یہ کہے کہ ابولہب زندہ باد، کوئی نہیں کہتا کہ لہابیت زندہ باد۔

● ..... صداقتِ صدیقؓ زندہ باد ہے

● ..... عدالتِ فاروقؓ زندہ باد ہے

● ..... حیائے عثمانؓ زندہ باد ہے

● ..... شجاعتِ علیؓ زندہ باد ہے

لیکن کوئی یہ کہتا نظر نہیں آتا کہ لہابیت زندہ باد، ابولہب زندہ باد، جبکہ ابولہب کا رشتہ ابوبکرؓ کی نسبت نبوت سے قریب ہے۔ عمرؓ کی نسبت قریب ہے۔ عثمانؓ کی نسبت قریب ہے۔ علیؓ کی نسبت قریب ہے۔ کیوں؟

ابولہب پیغمبر ﷺ کا حقیقی چچا ہے۔ اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں، لیکن آج ابولہب کو کوئی نہیں پوچھتا۔

میں نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو کوئی نہ پوچھتا، اگر ان پر نبوت کا رنگ نہ چڑھا ہوتا۔ ابولہب کو کوئی نہیں پوچھتا، کیوں؟ اس نے نبی ﷺ کا رنگ قبول نہیں کیا۔ پیغمبر ﷺ کا حقیقی چچا ہے۔ لیکن اسے کوئی نہیں پوچھتا، اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ کرنا چاہیے۔

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ ..... ان سب کی قدر ہے، ان سب کی مدح ہے۔ ان

سب کی ثناء ہے۔ان سب کی قدر ومنزلت کو سمجھا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔عقیدہ رکھا جاتا ہے۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہمارے ملک میں ساقی کوثر کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے دو طریقے قائم ہیں۔ایک ہے براہِ راست آپ ﷺ کی مدح، آپ ﷺ کی ثناء، آپ ﷺ کی تعریف اور آپ ﷺ کی جماعت کی مدح، ثناء اور تعریف ایک طریقہ تو یہ ہے۔

اور دوسرا طریقہ ہمارے ملک میں یہ بڑا عجیب وغریب جاری ہے انوکھے طرز کا، یا یوں کہہ لیجئے بدلے ہوئے رنگ کا، ابھی آپ پہنچے نہیں کہ میں کہاں جانا چاہتا ہوں۔ بدلے ہوئے رنگ کا، وہ یہ کہ جلسہ میلاد النبی ﷺ کا، تقریر میلاد النبی ﷺ کی، پروگرام میلاد النبی ﷺ کا، تقریر اوکانگرسی!.....رنگ بدلا کہ نہیں بدلا؟ (بدلا)

آپ کہتے ہیں، نہ رنگ بدلے، وہاں رنگ بدلا ہوا ہے۔تقریر سیرت النبی ﷺ، جلسے کا مقصد میلاد النبی ﷺ، تقریر کیا ہو رہی ہے؟ اوکانگرسی! او ہندوؤں کے ایجنٹ! او یہودیو! او بے ایمانو! اوفلاں!.....اور جو مجمع میں بیٹھے ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔وہ کہتے ہیں نعرہ رسالت.....!

جن کا رنگ بدلا:

آپ شاید ناراض ہوں کہ رنگ کہاں بدلا، اگر رنگ بدلا ہوا نہ ہوتا تو وہ پوچھتے کہ ''اوکانگرسی تو میلاد النبیؐ نہیں''.....'' او ہندوؤں کے ایجنٹ'' یہ میلاد النبی ﷺ کا ترجمہ تو نہیں ہے۔ جلسے کا عنوان ہے ''میلاد'' یعنی پیدائش نبوی بیان کرنا ہے۔تو کیا پیدائش نبوی کا، میلاد النبی ﷺ کا دنیا کی کسی لغت کی کتاب میں یہ ترجمہ ہے کہ ''اوکانگرسی'' اگر مجمع کا رنگ نہ بدلا ہوا ہوتا تو کوئی تو بولتا کہ جلسہ جس ذات کی

تعریف کیلئے ہے۔ اس کا تو آپ نام بھی نہیں لیتے اور اگر کئی گالیاں دینے کے بعد کہیں تذکرہ کیا بھی تو وہ یوں، آج محبوب کا میلہ ہے، گلیاں سجا رکھو، اس کے آنے کا وقت ہے۔

یہ پتہ نہیں کس محبوب کو دعوت دے رہا ہے، کس محبوب کو بلا رہا ہے۔ نام تو لیتا نہیں۔

اج محبوب دا میلہ اے
گلیاں سجا رکھو او ہدے آن دا ویلا اے

محبوب کا میلہ تو نہیں لگتا، کیوں؟ میلے میں کنجر ناچتے ہیں۔ میلے میں تھیٹر ہوتا ہے۔ میلے میں کبڈی ہے۔ میلے میں ریچھ کتے کی لڑائی ہے۔ ہم نے تو پاکستان میں یہی میلے دیکھے ہیں۔

ہم نے کوئی ایسا میلہ نہیں دیکھا کہ جس میں قرآن خوانی ہوتی ہو..... ہم نے کوئی ایسا میلہ نہیں دیکھا کہ جس میں لوگ صفیں باندھ کر نماز یا جماعت پڑھتے ہوں..... ہم نے کوئی ایسا میلہ نہیں دیکھا۔ ہم نے کوئی ایسا میلہ نہیں دیکھا کہ جس میں لوگ اشراق پڑھ رہے ہوں..... جس میلے میں لوگ تسبیح پڑھ رہے ہوں..... جس میلے میں لوگ درود پڑھ رہے ہوں..... ایسا کوئی میلہ نہیں ہے۔

میلے تو ہم نے یہی دیکھے ہیں کہ ریچھ کتے کی لڑائی، کبڈی، تھیٹر، بکواس بازی، مرغوں کی لڑائی، گھوڑ دوڑ، تماشہ، جواء..... یہ میلہ ہوتا ہے۔

تو نبی ﷺ کا تو کوئی میلہ ہے نہیں، لہٰذا جو بندہ یہ کہتا ہے کہ آج محبوب کا میلہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ پیغمبر ﷺ کی بات نہیں کر رہا۔ مگر مجمع کا رنگ نہ بدلا ہوا ہوتا تو مجمع پوچھتا کہ کون محبوب ہے؟ جس کیلئے گلیاں سجائی جا رہی ہیں۔ اگر مجمع کا رنگ نہ بدلا ہوتا تو مجمع پوچھتا کہ تم صبح سے شام تک ہمیں یہ پڑھاتے رہے ہو۔

پڑھو دم بدم درود
آقا ہیں یہاں موجود

آج یہ کیا بکواس ہے کہ گلیوں کو سجا کر رکھو، اس کے آنے کا وقت ہے۔ جو ہر وقت ہے ''آنے کا وقت'' کیا معنی؟

پیغمبر ﷺ کے عشق کے پردے میں غلط کار خطیب محبوبہ کو عشق کی دعوت دے گیا.....

- ..... تیرا ایمان لوٹا
- ..... تیرا ضمیر لوٹا
- ..... تیرا عقیدہ لوٹا
- ..... تیرا دین لوٹا

اور بھرے مجمع میں اپنی معشوقہ کو دعوت دیتا رہا۔ تو عشق رسالت میں لٹو ہو کر ''نعرہ رسالت'' بلند کرتا رہا۔ اگر تیرا رنگ نہ بدلا ہوا ہوتا تو اس خطیب کی زبان پکڑتا کہ میرا محبوب تو ہر وقت ہے، تو کس کو گلیاں سجا کر دعوت دے رہا ہے؟

بدلے ہوئے رنگ کے انداز:

نہ رنگ بدلے، آپ کا نہ بدلے، نہ بدلنا چاہیے۔ لیکن جس کا بدل گیا ہے۔ اگر رنگ بدلا ہوا نہ ہوتا تو آقا ﷺ کی پیدائش کے دن اس پروگرام میں وہ ملعون لاش کبھی نہ آتی جو لاش پیغمبر ﷺ کے حرم سیدہ عائشہؓ کو پاکدامن نہیں سمجھتی۔

اگر رنگ بدلا ہوا نہ ہوتا تو پیغمبر ﷺ کی پیدائش کی خوشی کے پروگرام میں وہ وجود کبھی نہ آتے۔ وہ چہرے کبھی نہ آتے، وہ قدم کبھی نہ آتے، وہ جسم کبھی نہ آتے، جن چہروں کا، جن وجود کا، جس زبان کا، جس قلب وجگر کا، جس دماغ وشعور کا عقیدہ

یہ ہو کہ عائشہ kپاک نہیں ہے۔ رنگ بدلا ہوا تھا..... تبھی تیرے اندر وہ آئے، جن کے رنگ مدت ہوئی بدلے ہوئے تھے۔

رنگ اس کا بھی بدلا، رنگ تیرا بھی بدلا، رنگ نہیں بدلا؟ کہا جا رہا ہے بارہ سال سے میرے باپ کو بشارتیں تھیں، رنگ بدلا ہے؟ (جی)

نبی کی بشارت تھی۔ بارہ سال سے نہیں، پیدائش کی بشارت تھی۔ پیدا ہو گیا، بارہ سال کا تھا، بشارت تھی۔ بشارت کیا کہ یہ بچہ دین کا کام کرے گا۔ میں دین اس کے سپرد کرتا ہوں۔

اگر رنگ بدلا ہوا نہیں تھا۔ تو وہ بچہ کبھی ٹائی نہ پہنتا، رنگ بدلا ہوا نہ ہوتا، نہ رنگ بدلے، رنگ بدلا ہے؟ (جی)

کل تک عدالت میں جھوٹی شہادت، جھوٹے گواہ کی تائید اور یہ کہلوا کر کہ جو کچھ کہوں گا خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوں گا۔ اور پھر اس سے One to all جھوٹی شہادت دلوا دینا۔ کل تک رنگ یہ تھا۔

آج رنگ یہ ہے کہ پیدائش سے پہلے نبی کی بشارت، بارہ سال کا تھا نبی کی بشارت، اور آج پتہ نہیں کتنی عمر ہوئی تو نبی کہتا ہے کہ میں خود آنا چاہتا ہوں۔

مدت ہوئی کان پک گئے سنتے سنتے، پڑھو دم بدم درود آقا ہیں یہاں موجود۔

جب میں کہتا تھا۔ آقا ﷺ روضہ اقدس میں ہیں۔ جھنگ میں نہیں۔

جب میں کہتا تھا آقا مدینہ میں ہیں۔ لاہور یا ملتان پاکستان میں نہیں۔

مجھے جواب ملتا تھا۔ نجدی، بے ایمان، گستاخ، عشق نبی نہیں رکھتا۔ مجھے یہ جواب ملتا تھا۔ میرا رنگ تو نہیں بدلا۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ آقا ﷺ مدینہ میں ہیں۔

عقیدہ نہیں بدلتا:

عقیدہ تو وہ ہے کہ جو تختہ دار پر بھی نہ بدلے۔ عقیدہ وہ ہے کہ جو بچپن میں ہو۔ عقیدہ وہ ہے کہ جو جوانی میں ہو۔ عقیدہ وہ ہے کہ جو تختے پر ہو کہ جس پر غسل دیا جا رہا ہے۔ عقیدہ نہیں بدلا کرتا۔ یہی قاسمی صاحب کہہ رہے تھے۔ نہ رنگ بدلے، میرا رنگ نہیں بدلا، میں کہتا ہوں کہ آقا ﷺ روضے میں ہیں۔

اگر آقا ﷺ روضہ میں ہی نہ ہوں تو ہر قبر والا وہ شرف پا جائے جو صدیقؓ پا گیا؟ ہر زبان کہتی ہے ابو بکرؓ، عمرؓ منزلت لے گئے۔ ابو بکرؓ و عمرؓ بلندیاں لے گئے۔ کیوں؟

باقی صحابہؓ بہت بلند تھے۔ لیکن موت کے بعد پیغمبر ﷺ سے جدا ہو گئے۔ ابو بکرؓ و عمرؓ وہ ہیں کہ زندگی میں ساتھ تھے۔ آج بھی ساتھ ہیں۔ نہ اس وقت جدا تھے، نہ آج جدا ہیں۔

اگر میرا آقا ﷺ ہر جگہ ہو تو پھر ہر مردہ نبی کے ساتھ ہے۔ ابو بکرؓ و عمرؓ کا امتیاز کہاں رہا؟ اس لئے میرا رنگ نہیں بدلا، آپ کا بدلا ہے؟ (نہیں) ہم کل بھی کہتے تھے کہ آقا ﷺ روضے میں ہیں۔ آج بھی کہتے ہیں کہ آقا ﷺ روضے میں ہیں۔

جو رنگ بدلے اصلی نہیں ہوتا:

آدمی بازار گیا، کپڑا خریدا، رنگ بدل گیا۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ آدمی رنگ پختہ تلاش کرتا ہے۔ بدلے ہوئے رنگ تلاش نہیں کرتا۔ کپڑا لے گیا، وہ رنگ بدل گیا۔ گالیاں دیتا ہے۔ ''الو کا پٹھہ! شیطان! بے ایمان! اس نے پیسے لئے، بڑا اُلو کا پٹھہ ہے دکان دار، کپڑا الا یا رنگ بدل گیا۔''

پتہ چلا کہ جو رنگ بدل جائے، اصلی نہیں ہوتا کرتا۔ جس کا کل نظریہ تھا آقا

ﷺ ہر جگہ ہیں۔ آج نظر یہ ہے آئیں گے، نہ وہ کل اصلی تھا، نہ آج اصلی ہے۔

نہ رنگ بدلے، نہ ذائقہ بدلے، نہ خوشبو بدلے، یہ کیا ہے؟ یہ اصل چیز ہے۔ عقیدہ جو کل تھا، آج بھی وہی ہونا چاہیے اور پختہ عقیدہ ہوتا بھی وہی ہے۔

بارہ سال کی بات پر لطیفہ:

بارہ سال، بارہ سال کا بیڑہ نہیں سنا ہے؟ (جی) بارہ سال والے بیڑے پر لطیفہ یاد آیا۔ اجازت ہو تو سنا دوں؟

ایک میراثی چڑھیا بیڑی پر، رنگ بدلیں؟ (نہیں) بیڑی ڈولنے لگی۔ سارے پیرانِ پیر کو پکارنے لگے تو اس نے کہا کہ میری صبح تاریخ ہے۔ پیرانِ پیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ بارہ سال کے بعد بیڑی ''تارتے'' ہیں۔ میری صبح تاریخ ہے ، میں نے ضمانت کینسل کروانی ہے؟

میں تو ایسے ہی تیر کر چلتا ہوں، تم تو اس کو پکار رہے ہو کہ جس نے بارہ سال کے بعد ''تارنا'' ہے۔

پیغمبر کی بشارت کی بات:

میں اس بارہ سال کی بات نہیں کر رہا، بات یہ کر رہا تھا کہ پیدا نہیں ہوا ، بشارت پیغمبر کی طرف سے، پیدا ہو گیا بارہ سال کی عمر۔

جو حقیقت ہوگی۔ اسے چھپایا نہیں جائے گا۔ بارہ سال کی عمر بشارت، پیغمبر ملے اور فرمائے کہ وعدہ پورا کیجئے۔ الفاظ پر نگاہ رہے، فرمایا پیغمبر کہ وعدہ پورا کیجئے؟ وعدہ یوں پورا کہ گلے میں ٹائی۔

وعدہ یہی نبی کے ساتھ کہ گلے میں ٹائی، وعدہ یہی نبی کے ساتھ کہ ابتدائی تعلیم انگلش سکول میں، وعدہ یہی نبی کے ساتھ کہ عدالتوں میں جھوٹ، وعدہ یہی تھا؟

اس کے لئے پیغمبر بارہ سال کے بعد بھی بشارت دیتے ہیں۔ ملتے ہیں۔ مطالبہ کرتے ہیں۔ وعدہ پورا کیجئے۔ لیکن وعدہ پورا نہیں ہوتا۔ وعدہ اس دن پورا ہوتا ہے کہ جس دن اتفاق فونڈری آئی۔ وعدے آج پورے ہو رہے ہیں۔ نبی آج یاد آئے ہیں؟ پیغمبر کی بشارت آج یاد آئی ہے اور پھر پیغمبر پاکستان آئے ہیں۔ وعدہ کرے۔ میں آؤں گا۔

میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جس دن آنا ہے، اس دن کا بھی اعلان کرو تا کہ سارا پاکستان زیارت کرے۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ آپ خود سمجھتے جائیں، کوئی پرانا قصہ ہوگا، کوئی پرانی داستان ہوگی۔ بات تو رنگ بدلے پر تھی۔ پتہ نہیں کتنے لوگ رنگ بدل گئے۔

جن کا عقیدہ پختہ ہوتا ہے:

لیکن جن کا عقیدہ پختہ ہوا کرتا ہے، وہ رنگ نہیں بدلتے، عقیدہ پختہ ہو تو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سنگینوں پر لٹا دیا گیا، رنگ نہیں بدلا۔ رنگ پختہ تھا، بالاکوٹ کی وادیاں لہو سے رنگین کر دی گئیں، رنگ نہیں بدلا۔

مالٹا کے در و دیوار یلغارِ شیخ الہندؒ سنتے رہے، ہتھکڑیاں بار بار ہاتھوں میں آ کر ٹوٹ جاتی رہیں، رنگ نہیں بدلا، رنگ ایک رہا۔ کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایک ہی رنگ تھا، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ، اس کے آخری اور سچے رسول ہیں۔ رنگ نہیں بدلا۔

رنگ یہ تھا صدیقؓ کا دشمن اسلام کا دشمن ہے۔ عمرؓ کا دشمن، اسلام کا دشمن ہے۔ رنگ نہیں بدلا، جو کل تھا، وہی آج ہے۔ نہ کل صدیقؓ کے دشمن سے بھائی چارہ تھا۔ نہ آج ہے۔ نہ کل صدیقؓ کا دشمن میری مجلس یا جلسے میں کوئی رونق بن سکتا تھا، نہ

آج ہے.....صدیقؓ کے دشمن کا ذبیحہ نہ ہم کل کھاتے تھے، نہ آج کھاتے ہیں.....نہ صدیقؓ کا دشمن میرا کل بھائی تھا، نہ آج ہے۔ رنگ ایک تھا، ایک ہے، ایک رہے گا۔ جن کے رنگ بناوٹی تھے، وہ بدل گئے۔

عقیدہ یہ کہ صدیقؓ کا دشمن مسلمان نہیں۔ فتاویٰ رضویہ کہے مسلمان نہیں۔ لیکن جب نبی ﷺ کی پیدائش کا دن آئے تو بغل گیر ہو جائے، یہ رنگ اصلی نہیں تھا۔ تبھی تو بدل گیا۔

بریلویت اور ہے رضا خانیت اور ہے۔

آپ بہت بڑے مغالطے میں ہیں۔ خدارا! یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ میرا رُخ بریلویت کی طرف نہیں، کسی اور طرف ہے۔ آپ اس کو موضوع بحث نہ بنائیں۔

رنگ نہیں بدلا، میرے لئے، میرے ساتھ چلنے کیلئے کعبہ میں قسمیں کہ ہم نہیں آئیں گے۔ کعبے میں قسمیں کھائی ہیں، نہیں جائیں گے۔ عائشہؓ کے دشمن کے ساتھ جانے کیلئے قسم اللہ کے گھر میں کھائی ہے۔ رنگ بدلا ہے؟ (جی)

رنگ قائم رکھو:

آپ نے کیا کرنا ہے کہ نہ رنگ بدلنے، نہ خوشبو بدلے، نہ ذائقہ بدلے.....کسی کا بدل جائے بدل جائے، ہم نے وہ رنگ بدلنا نہیں۔

یا یہا المدثر x قم فانذر x وربک فکبر x وثیابک فطہر .....مدثر، چادر اوڑھنے والے اٹھ.....**قم**..... کھڑے ہو جائیے.....

فانذر .....ڈرائیں لوگوں کو، کس لئے.....؟ رنگ نہ بدلیں۔

بات کہو.....**الست بربکم** ..... بتاؤ تمہارا رب کون؟

آدم d کی تمام نسل نے جواب دیا تھا کہ ''تو''

.....الست بربکم ..... کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ جواب تھا:

.....قالوا بلیٰ .....

آج پیغمبر ﷺ کو آرڈر ہوتا ہے.....فانذر ..... ڈرائیں، ظالمو! رنگ بدل رہے ہو.....!

- ..... تمہارا رنگ تھا، اللہ ایک ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا، معبود وہی ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا کہ مشکل کشا، وہی ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا کہ حاجت روا وہی ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا، سجدے کے لائق وہی ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا، نذر کے لائق وہی ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا، نیاز کے لائق وہی ہے
- ..... تمہارا رنگ تھا، پکار کے لائق وہی ہے

.....یہی تو رنگ دیا تھا تمہیں.....

اور جواب میں تم سے سوال کیا تھا:.....الست بربکم.....

تم نے جواب میں کہا تھا:.....قالوا بلیٰ .....

آج رنگ بدل رہے ہو۔

میرے محبوب ﷺ! کھڑے ہو.....فانذر ..... ڈرا، رنگ بدلو گے، جہنم جاؤ گے۔

نہ رنگ بدلے، نہ ذائقہ بدلے، نہ خوشبو بدلے.....یا یہا المدثر .....

اے چادر اوڑھنے والے.....قم فانذر ..... کھڑے ہو جایئے.....فانذر.....

چادر اوڑھنے والے اٹھ، کون چادر اوڑھنے والا؟ مدثر کا خطاب کس کو دیا جارہا ہے؟ مدثر کس کو کہا جارہا ہے؟ جس نے ایک رنگ کی تبلیغ کی۔

رنگ کیا تھا.....الست بربک م..... کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

.....قالوا بلیٰ .....

بالکل رب ہے۔ یہ رنگ تھا۔ فرمایا ان سے کہیں کہ رنگ بدل رہے ہو، وعدہ یہ تھا کہ رب تو ہی ہے۔ معبود تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود، مشکل کشا، حاجت روا کوئی نہیں ہے۔ آج جگہ جگہ سجدے، محبوب ﷺ! کھڑے ہو جایئے، ان سے کہیں کہ رنگ نہ بدلیں۔

فانذر ..... ڈرائیں، اگر رنگ بدل گیا تو وہ کپڑا انذر آتش ہوگا، جسم پر نہیں آئے گا۔

پوری دولت لگا کر، بڑی محبت اور کاوش کے ساتھ، بڑے جوش اور جذبات کے ساتھ، بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ دوشیزہ بیاہ کر لایا، اس نے کسی اور سے منہ کالا کر لیا۔ رنگ بدل گئی، بڑی مسرت کے ساتھ لایا تھا۔ بڑی دولت لگا کر لایا تھا۔ اس نے کسی اور سے منہ کالا کیا، رنگ بدل گئی۔ یہ قتل کرنے کو پھر رہا ہے۔ اسے آگ میں ڈالنے کو پھر رہا ہے۔

کہتا ہے کہ تو نے ایک رنگ کا وعدہ کیا تھا۔ تیرے باپ نے ایک رنگ کا وعدہ کیا تھا۔ تیری ماں نے ایک رنگ کا وعدہ کیا تھا۔ تیرے بھائیوں نے ایک رنگ کا وعدہ کیا تھا۔ تو نے ایک مجمع میں میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ تو میری، میں تیرا، آج تو میری نہیں رہی۔ تو رنگ بدل گئی۔ تو آگ کے قابل ہے۔ رنگ بدل گئی ہے تلوار کے قابل ہے۔ رنگ بدل گئی ہے۔ چھری کے قابل ہے۔ رنگ بدل گئی ہے۔ قبر کے قابل ہے۔ رنگ نہ بدلتی تو چھاتی سے لگتی۔ رنگ بدل گئی ہے تو لاش آئے گی۔

قم فانذر ..... کھڑے ہو جایئے..... چادر اوڑھنے والے کھڑے ہو جایئے! کھڑے ہو..... **فانذر** ..... ڈرا جو رنگ بدل رہے ہیں۔ رنگ بدلو گے جہنم جاؤ گے۔ رنگ وہی ہے..... **الست بربکم**..... **قالوا بلیٰ** ..... میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

جی بالکل۔ کہا تھا ہم نے کہ تو ہمارا رب ہے۔ یہ اصل رنگ ہے۔ اسے قائم رہنا چاہیے۔

اگر رنگ بدلا تو آگ کی نذر ہوگا۔ رنگ نہیں بدلے گا، جسم سے چمٹا رہے گا۔ رنگ بدل جائے گا۔ آگ کی نذر ہوگا..... **وثیابک فطھر**..... میرے محبوب! میرے لاڈلے! جہاں رنگ بدلنے والوں کو، سمجھانے کا انداز ہے۔ قرآن کریم کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے کہ رنگ نہ بدلنے دیں۔ کسی مغالطے میں نہ رہیں۔ یہ تو خطیب کے سمجھانے کا انداز ہوتا ہے۔

فانذر وربک فکبر..... ڈرائیں، اپنے رب کی کبریائی بیان کیجئے، **وثیابک**..... بات تو اب آئی ہے مزیدار، بات تو خیر اللہ کی ہے۔ اس کے رسول ﷺ کی ہے..... **وثیابک فطہر**..... چادر اوڑھنے والے اٹھ.....! اپنے رب کی کبریائی بیان کر! اور اپنے کپڑے صاف رکھ، پاک رکھ۔

جو کپڑا نبی کے جسم کے ساتھ آئے گا، وہ کپڑا نجس، ناپاک نہیں ہو سکتا.....!

﴿ وثیابک فطہر ﴾

جو کپڑا پاک نہیں ہوگا، وہ نبی ﷺ کے وجود کے ساتھ مس نہیں کرے گا۔ پیغمبر ﷺ کے وجود کے ساتھ وہی چیز مس کر سکتی ہے کہ جو پاک ہو، طیب ہو، طاہر ہو، نجس چیز نہیں پیغمبر ﷺ کے جسم سے مس نہیں کر سکتی۔

حضور ﷺ کے سایہ کی بات:

آقا ﷺ چلتے ہیں۔ دو قسم کی روائتیں سامنے آئیں، ایک یہ کہ سایہ تھا۔ ایک یہ کہ سایہ نہیں تھا۔ بحث ہے ایک بڑی طویل، کچھ کہتے ہیں کہ سایہ نہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ سایہ ہے۔

جو کہتے ہیں سایہ ہے۔ وہ ایک روایت لائے کہ آقا ﷺ کا حرم، آقا ﷺ کی زوجہ طیبہ ام المؤمنین کے گھر تشریف فرما رہے ہیں اور فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں سایہ آتا ہوا دیکھا، بغیر دستک دیئے اندر آیا۔ میں گھبرا گئی، گھبرا کر دیکھا، اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ آقا ﷺ آ گئے۔

سایہ سے شبہ بڑھا، کہ بلا اجازت پیغمبر ﷺ کے گھر کون؟ اور جب دیکھا اسی گھبراہٹ کے عالم میں تو آقا ﷺ خود تھے۔ یہ روایت پیش کی گئی کہ سایہ نہیں تھا تو اہلیہ کو نظر کیسے آ گیا؟

ساتھ ہی دوسری روایت مل گئی کہ سایہ نہیں تھا۔ اب فیصلہ کیسے کیا جائے۔ سایہ تھا، یہ بھی روایت ملی اور سایہ نہیں تھا، یہ بھی روایت ملی۔

اللہ تعالیٰ علمائے دیوبند کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) بار بار رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) کیا عقدہ حل کیا؟

فرمایا بحث کیوں کرتے ہو؟ سایہ تھا بھی اور سایہ نہیں بھی تھا۔ جب آقا ﷺ اپنے گھر آتے تھے تو اولادِ آدم ہونے کی حیثیت سے سایہ جسم کو لازم تھا۔ زمین پر پڑتا تھا اور جب گھر سے باہر نکلتے تھے، اللہ سایہ معجزۃً اٹھا لیا کرتے تھے۔ کیوں؟ تاکہ اس مقدس، منزہ، مطہر، معصوم سایہ پر کوئی کافر پیر نہ رکھ سکے۔

گھر میں سایہ تھا۔ گھر سے باہر سایہ نہیں۔ تا کہ کوئی کافر، نجس، مشرک قدم نہ رکھ سکے۔ آ قاﷺ کتنا پاک ہے؟ مسئلہ کرتے ہیں عثمانؓ سے، جب منافقین نے اہلیہ پر تہمت لگائی۔ مسئلہ کیا صحابہؓ سے، جواب ملا آ قاﷺ! آپ کی اہلیہ کبھی غلط کار یا نجس ہوسکتی ہے؟ آپﷺ اتنے پاک ہیں کہ آپ کے جسم پر خالق مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ آپ کے گھر ایسی عورت کیسے آ سکتی ہے؟ آپ کے تو وجود پر مکھی نہیں بیٹھتی۔

پیغمبرﷺ کی عظمت:

اس روایت سے پتہ چل گیا کہ پیغمبر اتنا پاک ہے۔ اتنا منزہ ہے، اتنا مطہر ہے، اتنا لطیف المزاج ہے اور اتنا صاف جسد رکھتا ہے کہ اس وجود پر کوئی مکھی نہیں بیٹھتی۔ اتنا صاف جسد رکھتا ہے کہ اگر وہ تھوک زمین پر ڈالنا چاہے تو پیغمبرﷺ کی جماعت اسے زمین پر نہیں جانے دیتی، کیوں؟ اس میں جراثیم نہیں ہیں۔ اس میں بدبو نہیں ہے۔ اس کا رنگ نہیں بدلا ہوا۔

- ..... صحابہؓ وہ لعاب دہن نگل جائیں، وہ شفا بن جائے
- ..... علیؓ کی آنکھ میں آئے، آنکھ درست ہو
- ..... ابوبکرؓ کے قدم پر آئے، قدم درست ہو
- ..... کنوئیں میں جائے تو کڑوا پانی میٹھا بن جائے

اتنا لطیف المزاج، اتنا منزہ، اتنا مقدس، اتنا مطہر کہ جس کے سایہ پر کافر قدم نہ رکھ سکے۔ جس کے وجود پر مکھی نہ بیٹھ سکے اور جس کا لعاب دہن اتنا لطیف ہو، اتنا پاک ہو، اتنا صاف ہو، جس میں جراثیم تک نہ ہوں۔ جس سے نفرت نہ ہو، وہ کنوئیں میں آئے تو میٹھا کر جائے، آنکھ میں آئے تو شفاء دے دے۔ قدم پر آئے تو قدم کی تکلیف کو دور کر جائے۔ آج اسی آ قاﷺ کا وجود ہے۔ آج وہی منزہ جسم

ہے۔جس کو آرڈر مل رہا ہے:

.....وثیا بک فطہر.....

اپنے کپڑے پاک رکھیئے۔ یہی پاک ہے۔ یہی صاف ہے۔ یہی منزہ ہے۔یہی آقا ہے۔یہی مولا ہے۔یہی پیر ہے۔یہی مرشد ہے۔یہی رسول ہے۔یہی امام الانبیاء ہے۔یہی امام الکونین ہے۔یہی سرور دو عالم ہے۔یہی سرور کونین ہے۔ یہی اللہ کا سب سے بڑا ہے۔یہی سب سے بڑا پیغمبر ہے۔اللہ کا سب سے زیادہ محبوب ہے۔آقا ہے۔مرشد ہے۔مولیٰ ہے۔سب سے زیادہ حسن و جمال والا ہے۔ اس کے حسن کی کوئی مثال نہیں.....

اس کی زلف میں یکتائی ہے
اس کے حسن میں یکتائی ہے
اس کی گفتار میں یکتائی ہے
اس کی رفتار میں یکتائی ہے
اس کے بیٹھنے میں یکتائی ہے
اس کے اٹھنے میں یکتائی ہے
اس کے سفر میں یکتائی ہے
اس کے چلنے میں یکتائی ہے
.....اس کی خطابت میں یکتائی ہے.....

نبوت نے رنگ چڑھایا:

آج وہی وجود ہے۔غار کی تنہائیاں ہیں۔ایک وہ ہے،ایک اور ہے۔ایک یہ ہے کہ جس کو آرڈر ہے.....فانظر..... ذرا میں رنگ بدلنے والوں کو اور دوسرا وہ

ہے کہ جس کا رنگ نہیں بدلا، پیغمبر نے رنگ چڑھایا۔

قاسمی صاحب فرمارہے تھے آپ شاید سمجھے کہ حوالہ نہیں دیا۔

صحیح حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب آقاﷺ مدینہ میں آئے لوگ واقعی ابوبکرؓ کو پہلے سلام کرتے تھے۔ اس مغالطے کو دور کرنے کیلئے ابوبکرh کھڑے ہوئے۔ چادر سر پر کی، حدیث میں آتا ہے..... **فصرف الناس** .....اس وقت لوگوں نے پہچانا، یہ نوکر ہے، جو چادر لئے کھڑا ہے۔ وہ آقا ہے، جو نیچے بیٹھا ہے۔

رنگ نہیں بدلا۔ آقا غار میں، ساتھ وہی جس پر رنگ چڑھا تھا۔ رنگ بدلا نہیں تھا۔ غار کی تنہائیاں گود اس کی، سر اقدس پیغمبرﷺ کا، گود میں سر ہے۔ جس پر رنگ نبوت کا چڑھا تھا۔ جس کو پیغمبری نے رنگ دیا تھا۔ جس کو نبی نے رنگ دیا تھا۔ یہ نبی کو آرام مہیا کر رہا ہے۔ سوراخ پر ایڑی رکھے ہوئے ہے۔ سانپ ڈستا ہے۔ پاؤں حرکت نہیں کرتا۔ نیند میں خلل نہ پڑے۔ بلا اختیار آنسو نکلتے ہیں۔ پیغمبرﷺ کے چہرے پر آئے، بلا اختیار ابوبکرؓ کی آنکھ سے آنسو نکلے، نبی کے چہرہ اقدس پر آئے، نبی مبارک کے مقدس ومنزہ وجود پر آئے۔

غار کی تنہائیاں ہیں ابوبکرؓ کی گود، نبی کا سر، آرام کر رہے ہیں۔ ایڑی سوراخ پر، سانپ ڈستا ہے۔ تکلیف ہوئی، پاؤں میں حرکت نہیں آئی۔ آقاﷺ کی نیند میں خلل نہ آئے۔ آنکھوں سے غیر اختیاری آنسو نکلے۔ اس وجود پر آئے۔ جس وجود پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

آنکھوں سے آنسو نکلے، غیر اختیاری نکلے۔ اس چہرے پر آئے، اس وجود پر آئے، جس وجود کے سائے پر خالق نے کافر کو قدم نہیں رکھنے دیا۔ آنسو نکلے، اس چہرے پر آئے۔ اس وجود پر آئے، جس وجود کو آرڈر تھا..... **وثیابک فطہر**..... اگر صدیقؓ پاک نہ ہوتا۔ صدیقؓ کے آنسو نکلے، اس چہرے پر آئے، اس وجود پر

آئے جس وجود پر مکھی نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ جس وجود کا سایہ زمین پر نہیں پڑ سکتا تھا۔ تاکہ کافر قدم نہ رکھے۔ جس وجود کیلئے آرڈر تھا..... **وثیابک فطہر**..... اس وجود پر صدیقؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر آئے۔

اگر صدیقؓ پاک نہ ہوتا:

اگر صدیقؓ پاک نہ ہوتا، صدیقؓ منزہ نہ ہوتا، صدیقؓ مطہر نہ ہوتا، صدیقؓ نبی کے رنگ میں رنگا نہ ہوتا۔ تو اس کی آنکھ کے آنسو بھی کبھی پاک نہ ہوتے۔ اور جب آنسو پاک نہ ہوتے، نبی ﷺ کے وجود پر نہ آتے۔ جس خالق نے مکھیوں سے نبی کا وجود محفوظ کیا، وہ صدیقؓ کے آنسوؤں سے بھی نبی ﷺ کے وجود کو محفوظ کر لیتا۔

صدیقؓ کے آنسو کا نبی کے وجود پر آ جانا دلیل ہے صدیقؓ .....

پاک تھا

منزہ تھا

مطہر تھا

صاف تھا

..... نبی ﷺ کے رنگ میں رنگا ہوا تھا .....

پیغمبری نے اسے رنگ چھوڑا۔ جبھی تو اس کیلئے اعلان کیا یہ صدیق اکبرؓ ہے ..... **اذ یقول لصاحبہ** ..... جبھی تو یہ بات ہے۔ سب سے پہلے کلمہ پڑھا..... سفر میں ساتھ..... حضر میں ساتھ، آج قبر میں ساتھ ہے.....!

جن کے رنگ بدلے، وہ صدیقؓ پر تبرا کرتے رہے۔ جن کا رنگ نہیں بدلا تھا، صدیقؓ کے نوکر بنے۔ صدیقؓ کے سپاہی بنے۔ صدیقؓ کے خادم بنے۔ جس کا رنگ بدل گیا۔ سپاہ صحابہؓ سے نکلے گا۔ جن کا رنگ نہیں بدلے گا، پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کا

سپاہی بنے گا۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

ماں کی عزت کیلئے نکل

تمہید:

قابل صد احترام بزرگو اور سپاہ صحابہؓ کے جانبازو!

آپ حضرات نے آج کے اس کے تاریخ ساز عظیم الشان جلسے کی غرض اور اس کے مقاصد کو بذریعہ اشتہار پڑھ لیا۔

ظاہر ہے کہ مجھے جلسے کے مقاصد کو اپنے خیالات کا موضوع بنانا ہے۔ آپ حضرات دور دراز سے دینی تڑپ لے کر آئے ہوں گے۔ اور میں بھی ایک لمبا سفر کر کے اسی غرض کے لیے آیا ہوں اور میرا آنا بھی نیک نیتی کے ساتھ ہوا ہے اور آپ کی تشریف آوری بھی نیک نیتی کے ساتھ ہوئی ہے۔ ہم یہاں جتنی دیر بیٹھیں گے وہ لمحات میری اور آپ کی اخروی نجات کا وسیلہ ضرور بنیں گے۔ ان شاء اللہ

گرامی قدر! آپ حضرات میں بہت سارے لوگ ایسے موجود ہوں گے ،جنہوں نے متعدد مرتبہ میرے خیالات کو سنا ہوگا۔ وہ میری سوچ سے واقف ہوں گے۔ جنہیں ہمارا موقف معلوم نہیں ہوگا۔ یا جنہیں میرے مافی الضمیر سننے کا اتفاق نہیں ہوا ہوگا۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ میں اپنا ایک انداز بیان اور سوچ وفکر رکھتا ہوں۔ اور سپاہ صحابہ اسی سوچ وفکر کو لے کر گلی گلی، گاؤں گاؤں، قصبہ قصبہ، بستی

بستی، قریہ قریہ پھیل رہی ہے اور آخری دم تک اسی موقف پر لڑنا چاہتی ہے۔

اس گئے گزرے دور میں، جس دور میں لوگ دین سے دور بھاگتے جا رہے ہوں۔ جس دور میں انتشار عام ہو۔ افتراق عام ہو۔ مذہبی قوتیں اپنی قوت کو ضائع کر رہی ہوں۔ ایسے دور میں ایسے نوجوان کا مذہبی اسٹیج پر آ جانا کہ جس نوجوان کی راتیں ٹی وی پر گزرتی تھیں۔ جس نوجوان کے لمحات سینما میں گذرتے تھے۔ ان نوجوانوں کا باقاعدہ وردی پہن کر گلی کوچوں میں اصحابِ رسول ﷺ کی عظمت بلند کرنا۔ ازواجِ رسول ا کی عفت کو بلند کرنا اور ان مقدس شخصیات کے دشمنوں کی ۱۴۰۰ سو سالہ تاریخ کو بیان کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ میرا کمال ہے۔ نہ یہ ان نوجوانوں کا کمال ہے۔ یہ کھلی اور واضح حقیقت ہے کہ اس کو صرف اور صرف اصحابؓ رسول ﷺ کی کرامت ہی تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس کا کوئی دوسرا نام نہیں رکھا جا سکتا۔

گرامی قدر!

واقعہ یہ ہے کہ آج پاکستان کی سرزمین پر جتنی گالیاں اصحابؓ رسول ﷺ کو دی جا رہی ہیں، جتنی گالیاں ازواجِ نبی کو دی جا رہی ہیں۔ اتنی گالیاں کائنات کے کسی غلیظ سے غلیظ فرد کو بھی نہیں دی جا رہی ہیں۔

ازواجِ رسولؓ کو معاذ اللہ، معاذ اللہ، معاذ اللہ..... نقل کفر کفر نہ باشد..... انہیں شریر لکھا گیا ہے۔ منافقہ لکھا گیا ہے۔ ملعون لکھا گیا ہے۔ نبی کا دشمن لکھا گیا ہے۔ نبی کو زہر دینے والی لکھا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے خلاف سخت بُرے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ لٹریچر ہے۔ آپ کے ملک میں اردو زبان میں نہ صرف موجود ہی نہیں ہے۔ اسے تقسیم بھی کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات میں سُنی قوم کا غفلت کی لمبی چادر تان کر سو جانا، گویا اپنی تباہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

رب العالمین کی بارگاہ میں میرے اور آپ کے پاس کہ ہم کوئی عذر پیش

کرسکیں کہ ہم کیوں خاموش رہے اور ہم نے کوئی لائحہ عمل کیوں نہ تیار کیا اور ہم نے اس کفر کی راہ کیوں نہ روکی۔

گرامی قدر!

آج کی کانفرنس کے مقاصد کو آپ سمجھتے ہیں۔ میں انتہائی شکر گزار ہوں انجمن سپاہِ صحابہ ضلع رحیم یار خان کا اور خانپور کے نوجوانوں کا، جنہوں نے اس کا اہتمام کیا ہے اور کھلا جلسہ کیا ہے اور چوک پر آپ حضرات کو تشریف آوری کی دعوت دی ہے۔ اور پھر اتنے وسیع پیمانے پر اس جلسے کا پروپیگنڈہ کیا ہے اور جلسے کا عنوان سیدہ کائنات سیدہ طاہرہؓ ہے۔ آبروئے پیغمبر، لباس نبوت حضرت عائشہؓ کا نام دیا گیا ہے۔ مجھے اس عنوان پر آپ حضرات سے بہت کچھ کہنا ہے۔

سپاہِ صحابہؓ کا تعارف:

انجمن سپاہِ صحابہؓ ایک تحریک کا نام ہے۔ انجمن سپاہِ صحابہؓ اہل سنت کی ایک نوجوان اور منظم جماعت کا نام ہے۔ سپاہِ صحابہؓ ایک بڑا واضح مؤقف رکھتی ہے۔ اور اس مؤقف پر وہ اپنی جان تک پیش کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ انجمن سپاہِ صحابہؓ کی بنیاد آج سے تقریباً تین سال اور کچھ ماہ پیشتر رکھی گئی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے کچھ پروگرام کو آپ کے سامنے رکھ دوں۔ اور اس کے بعد اگلے خیالات کا اظہار کروں گا۔

تین سال قبل اس نوجوان تنظیم میں جس کی بنیاد جھنگ جیسے ایک پسماندہ ضلع میں رکھی گئی۔ ضلع میں نہیں، بلکہ ایک محلہ میں رکھی گئی..... اور پھر اس کو پھیلانا شروع کیا۔ آج الحمدللہ! کراچی سے پاراچنار تک نوجوان یہی جھنڈا پکڑے ہوئے پھر رہے ہیں۔ اور گلی گلی، گاؤں گاؤں میں اصحابِؓ رسول ﷺ کی عظمت کا پھریرا بلند کر رہے

ہیں۔

صرف شہری حد تک نہیں سپاہِ صحابہؓ نے دیہاتوں میں بھی اپنی شاخیں اور یونٹ قائم کر لیے ہیں اور اس کی رات دن کی کوشش صرف اور صرف یہی ہے کہ سُنی قوتوں کو جمع کیا جائے۔ سنی قوتوں کے انتشار کو ختم کیا جائے۔ سنی قوتوں کو ایک پلیٹ فارم دیا جائے۔ رات دن کی محنت یہی ہے کہ اصحابؓ رسول ﷺ کی مدح، اصحابِ رسول ﷺ کی منقبت اور ازواجِ رسول کی عفت کو عام کیا جائے۔ اور ان کے دشمنوں کے کفر کو ملت اسلامیہ پر واضح کر دیا جائے۔

تین سال سے معرضِ وجود میں آنے والی اس نوجوان تنظیم نے پورے ملک کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس نے شاخیں اور یونٹ قائم کر لیے ہیں۔ اس نے باقاعدہ ایک پروگرام دیا ہے۔ اس نے باقاعدہ ایک وردی، ایک جھنڈا اور ایک دستورالعمل دیا ہے۔ اس نے باقاعدہ سنی قوم کے سامنے واضح مؤقف رکھا ہے اور بے لچک مؤقف رکھا ہے اور اس میں کوئی لچک پیدا نہیں کی۔ اتنے کم عرصہ میں سپاہِ صحابہؓ کے تین سو کارکن گرفتار ہوئے ہیں۔ ۴ کارکن شہید ہوئے ہیں۔ بیسیوں زخمی ہوئے ہیں۔ اور آج بھی سپاہِ صحابہؓ کی مرکزی قیادت جیل میں موجود ہے اور آج بھی سپاہِ صحابہؓ کے کارکنوں پر مختلف مقامات پر مقدمات قائم ہیں۔ اور وہ تاریخیں بھگت رہے ہیں۔ اور عدالتی چکر کاٹ رہے ہیں۔ عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہیں۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اتنے کم عرصہ میں سپاہِ صحابہؓ ایسی مشکلات سے گزری ہے کہ جہاں تک میرا مطالعہ ہے، کوئی جماعت بھی کم عرصہ میں نہ اتنی پھیلی ہے اور نہ اتنی مشکلات سے گزری ہے۔ مجھے دوسری جماعتوں پر تنقید نہیں کرنا، ان کے کام پر تنقید نہیں کرنا۔ ان کی تنقیص نہیں کرنا۔ جن جماعتوں نے دینی کام کیا ہے اور خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ ہم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مجھے بتلانا صرف یہ ہے۔ کہ تین

سال کے عرصہ میں برصغیر میں کسی بھی جماعت نے نہ اتنی قربانی دی ہے اور نہ اس نے اتنا اپنے آپ کو پھیلایا ہے اور نہ ہی اتنا ڈٹ کر کام کیا ہے۔ کہ تین سال کے عرصہ میں اس کے چار کارکن شہید ہوئے ہیں۔ اور وہ پورے ملک میں پھیل گئی ہو اور تین سو (۳۰۰) اس کے کارکن گرفتار ہوئے ہوں۔ بیسیوں زخمی ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اتنی مار کھائی ہو کہ پولیس جنہیں تھانوں میں مادرزاد ننگا کر کے مارتی رہی ہو۔

برصغیر میں میری نگاہ میں کم عرصے میں اتنا کام کرنے والی کوئی جماعت نہیں ہے اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ مجھے اس بات کو اپنے منہ سے نہیں کہنا چاہیے لیکن مقصد سپاہ صحابہؓ کی کارروائی کا تذکرہ کرنا ہے۔ کہ اس نے کتنا کام سرانجام دیا ہے۔ یہاں سپاہِ صحابہؓ کے کارکنوں کو تھانوں میں الٹا لٹکا کر مارا جاتا رہا ہے۔ یہاں سپاہِ صحابہؓ کے کارکن کو ننگا کر کے مارا جاتا ہے۔ وہاں صرف یہ نہیں کہ سپاہِ صحابہؓ کے کارکنون پر تشدد ہوا ہے۔ میں اللہ کو گواہ کر کے اس بات کو بیان کرتا ہوں کہ پولیس مجھے مادرزاد ننگا کر کے مارتی رہی ہے اور ظلم و تشدد کرتی رہی ہے۔ اس تمام تر ظلم کی وادی سے گزر کر ہم اس مؤقف پر قائم ہیں کہ۔ ''اصحابؓ رسول ﷺ کا دشمن کل بھی کافر تھا آج بھی کافر ہے۔''

یہ تشدد، بربریت ہمارے مؤقف میں لچک پیدا نہیں کر سکی ہے۔ نہ آئندہ ان شاء اللہ کر سکے گی۔ ہم ایک پختہ عزم ارادہ رکھتے ہیں۔ میں آپ کو گواہ کر کے اس کھلی فضا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر بالفرض مجھے اصحابؓ رسول ﷺ اور ازواجِ رسولؓ کی عفت اور تقدس کے تحفظ کے لیے پھانسی کے تختہ تک جانا پڑا تو میں جاؤنگا۔

۳۰۲ جیسے سنگین مقدمات پر دو مرتبہ ملوث کیا گیا ہے۔ دونوں کیس اب بھی موجود ہیں۔ دونوں کے چالان ہو کر عدالت میں آ گئے ہیں۔

میں ضمانت پر باہر ہوں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اس کائنات میں سب سے بڑا مقدمہ صرف اور صرف ۳۰۲ ہی کا ہے۔ اس سے بڑا کوئی کیس مقدمہ آج دھرتی پر موجود نہیں ہے۔ آج سنگین مقدمات میں مجھے دشمن نے اس لیے ملوث کیا ہے کہ وہ میری زندگی یا میرے ساتھیوں کی زندگی سے کھیلے کہ اس نے اس لیے ملوث کیا ہے کہ شاید اس طرح یہ سنگین مقدمات میں الجھ کر ہمت ہار جائیں گے۔ لیکن اسے بھول ہے۔ جسے اصحابؓ رسول ﷺ کی عظمت سمجھ آ گئی ہو، وہ زندگی بھول سکتا ہے صحابہؓ کو نہیں بھول سکتا۔

دنیا بھر کے علماء کرام شیعوں کو کافر کہتے ہیں:

سامعین محترم!

میرے یہ الفاظ قطعاً شعلہ نوائی نہیں۔ اللہ مجھے معاف کرے۔ رب میرا دل جانتا ہے۔ آپ کو آج یقین آئے نہ آئے، لیکن قیامت کے روز ضرور یقین آ جائے گا کہ میں دل سے بات کرتا تھا یا ریاکاری سے، ہوسکتا ہے کہ آج میں آپ کو اس کا یقین نہ دلا سکوں۔

ماحول اور معاشرے کی خرابی اس حد تک عروج پر چلی گئی ہے کہ لوگوں میں ایک بداعتمادی کی فضا پیدا ہے۔ انہیں یقین نہیں آتا، ہوسکتا ہے کہ میں اس معاشرے میں آپ کو یقین نہ دلا سکوں۔ لیکن میرا رب جانتا ہے کہ میں اصحابؓ رسول ﷺ کے مسئلے میں منافقت کفر کے مترادف سمجھتا ہوں۔ میں قطعاً اصحابؓ رسول ﷺ کی شخصیت کو کسی بھی کریڈٹ کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ رب وہ دن نہ لائے جس دن ہم یہ کمینی حرکت کریں۔ ہم نے سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا ہے۔ سوچ سمجھ کر میدان میں آئے ہیں۔ اور سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس دھرتی پر جب تک اصحابؓ رسول ﷺ کے

دشمن کا فیصلہ نہیں کروالیا جاتا۔ اس وقت تک اصحابؓ رسول ﷺ پر تبرا بازی کو بند نہیں کروایا جاسکتا۔

اگر چہ ایک وقت وہ بھی تھا جب ہم نے اعلان کیا اور واضح لفظوں میں اعلان کیا کہ رافضیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو ہماری یہ آواز صدا بصحرا محسوس ہوئی تھی.....

کچھ لوگ ہمیں مجنوں کہتے تھے
کچھ لوگ ہمیں پاگل کہتے تھے
کچھ لوگ ہمیں سر پھرا کہتے تھے
کچھ لوگ ہمیں تشدد پسند کہتے تھے
کچھ لوگ ہمیں تخریب کار اور جذباتی کہہ رہے تھے

لیکن ہم نے یہ تمام طعنے سن کر، یہ تمام باتیں سن کر بھی اپنے کام کو جاری رکھا۔ اور الحمدللہ! آج یہ فضا ہے واللہ! سعودی عرب کے علماء، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈیا، برطانیہ، امریکہ، عرب امارات اس بات کا فیصلہ دے چکے ہیں کہ شیعیت اسلام کا حصہ نہیں ہے۔ شیعیت کفر ہے۔ اس کا دور دور تک اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اگر آپ پوری ملت اسلامیہ کے اس فیصلے کو پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیجئے۔ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم العالیہ کا فتویٰ اور علماء کے جواب کو، آپ کو تسلی ہو جائے گی۔ اور آج ہمارا سر فخر سے بلند ہے۔ آج ہم تنہا نہیں ہیں۔ بلکہ پوری ملت اسلامیہ ہماری پشت پر کھڑی ہے۔ ہم اہل سنت ہیں اور ۱۴۰۰ سال سے اصحابؓ رسول ﷺ کی عظمت کا پھریرا اپنے اپنے دور میں نامور علماء کرام نے سرانجام دیا ہے۔ بانی دارالعلوم دیوبند

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اہل سنت کے امام ہیں

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اہل سنت کے امام ہیں

مولانا حسین احمد مدنیؒ اہل سنت کے امام ہیں

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اہل سنت کی خدمت کی ہے۔ یہ وہ تمام تر لوگ ہیں جنہوں نے بدعت اور فسق کا مقابلہ کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ساری زندگی سنت کی اشاعت کی ہے۔ اور اس حد تک سنت کی اشاعت کی ہے کہ انہوں نے ایک قدم بھی سنت کے خلاف اٹھانا گوارہ نہیں کیا ہے۔

سامعین محترم!

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میری اور آپ کی ملاقات دوبارہ کبھی اس چوک میں نہ ہو۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ سے ذرا کھل کر بات کرسکوں۔

سامعین محترم!

میں عرض کررہا ہوں۔ آج اس موقف پر کہ دشمنانِ اصحابؓ رسول ﷺ کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم اکیلے نہیں ہیں۔ ملت اسلامیہ کے مقتدر علماء ہمارے ساتھ ہیں۔ بلکہ ایک حقیقت یہ بھی سامنے آگئی ہے۔ جو آپ کے لیے بڑی تعجب کی بات ہوگی۔ کہ ہماری یہ آواز اب علماء کے دارالافتاء تک محدود نہیں رہی۔ ہماری یہ آواز اب صرف منبر ومحراب تک محدود نہیں رہی۔ ہماری یہ آواز اب صرف ایک حلقے تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ یہ آواز بہت بڑے ایوانوں میں پہنچ چکی ہے۔ بلکہ ان ایوانوں میں یہ فیصلہ ہوتا ہوتا رہ گیا ہے۔ اگرچہ ہم مایوس نہیں ہیں۔ ایسا وقت بہت جلد دوبارہ آنے والا ہے اور آجائے گا۔ تاہم اتنی بات ضرور ہے۔ کہ ہماری بات بہت دور دور تک پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ میں آپ کے سامنے اس بات کو ظاہر کرنا

چاہتا ہوں کہ پاکستان کی دھرتی پر جنرل ضیاء الحق مرحوم شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہتے تھے۔

ضیاء الحق فیصلہ کر چکے تھے:

ضیاء الحق شہید کے خلاف سنگین سیاسی اختلاف اپنی جگہ لیکن اپنی اپنی سوچ کی بات ہے۔ میرا مزاج یہ ہے کہ جس میں جو سچائی ہے اس کو مانو اور جو برائی ہو اس کو رد کرو۔ انصاف ہمیں قرآن وسنت نے سکھایا ہے۔

انصاف پر مبنی بات کر رہا ہوں۔ کہ ضیاء الحق یہ فیصلہ کر چکے تھے..... اور وہ شاید کر گزرتا بلکہ اس نے یہ پروگرام طے کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کی موت کے بعد اس راز کو دنیا کے سامنے اس رسالے نے فاش کیا ہے جو طلوع کے نام سے لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۷ فروری کا یہ رسالہ ہے، گویا مارچ کے پہلے ہفتے کا اس نے کھل کر مضمون لکھا ہے اور اس نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جنرل ضیاء الحق نے اپنی کابینہ میں یہ مسئلہ رکھ دیا تھا کہ شیعوں کو قادیانیوں کی طرح غیر مسلم قرار دیا جائے اور اس ناسور کا پتہ کاٹ دیا جائے۔

میں نے کئی جگہ یہ بات کی ہے۔ اگر چہ اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل نہیں ہوں۔ میری اپنی جماعت، پارٹی اور اپنا منشور ہے کہ پیپلز پارٹی ہمارا ساتھ دے یا نہ دے اس مؤقف پر، لیکن نواز شریف اور جنرل ضیاء الحق کے حمایتی یا جنرل ضیاء کے جانشین بننے والوں کو یا جنرل ضیاء کو اپنا قائد ماننے والوں کو اس موقف پر ہمارا ساتھ دینا چاہیے۔

اگر جنرل ضیاء الحق یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تھا تو رسالے نے غلط لکھا ہے۔ اس نے غلط چھاپا ہے، رسالے کو اور جنرل جمال سید میاں کو حکومت الٹا لٹکا دے۔ اگر

یہ سچ ہے تو پھر نواز شریف کو، آئی جے آئی کو، سپاہ صحابہؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر ساتھ دینا چاہیے۔ اگر ضیاء الحق رافضی کو کافر قرار دینا چاہتا تھا تو سپاہ صحابہؓ انہیں کے کفر کو گلی گلی پرچار کر رہی ہے۔

یہ فیصلہ ہوتے ہوئے رہ گیا۔ خدا کی کچھ حکمتیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ ہمیں تخریب کار اور تشدد پسند کہتے ہیں۔ انہیں دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے مؤقف کو سنو۔ سمجھو۔ ہمیں جانچو اور پڑتالو۔ ہمیں حکومت نے جانچا ہے.....

الٹا لٹکا کر جانچا ہے

بیڑی پہنا کر جانچا ہے

ہتھ کڑی پہنا کر جانچا ہے

مقدمات بنا کر جانچا ہے

۳۰۲ جیسے مقدمات میں ملوث کر کے ہمیں دشمن نے جانچا ہے۔ ہمیں حکومت نے جانچا ہے۔ اپنوں نے جانچا ہے۔ اگر اب بھی تمہیں ہماری سرگرمیوں کا یقین نہیں آتا۔ تو تم ہمیں راستہ بتاؤ، جس راستے سے یقین آتا ہو، ہم اسی راستے پر چلنے کو تیار ہیں تمہارے یقین کے لیے!

مجھے سُنی قوم کا اعتماد چاہیے۔ تمہیں کس طرح یقین آتا ہے۔ ہتھ کڑی ایک بار نہیں بارہا آئی ہے۔ ہم اپنے مؤقف پر قائم ہیں۔ بیڑی پہنی ہے۔ مؤقف پر قائم ہیں۔ چھ چھ ماہ، تین تین ماہ جیل میں پڑے رہے، لیکن مؤقف پر قائم ہیں۔ مصیبتیں جھیلی ہیں۔ لیکن مؤقف پر قائم ہیں۔ ایک طویل عرصہ میں اتنی مار کھانے کے باوجود.....

آپ سے چندہ مانگنے آیا ہوں تو بتلاؤ؟

آپ سے دولت مانگنے آیا ہوں تو بتلاؤ؟

آپ سے اپنے بچوں کے لیے روٹی مانگی ہے، تو بتلاؤ؟

آپ سے اپنے مقدمات کے لیے دولت مانگی ہے، تو بتلاؤ؟

اپنے مؤقف سے ہٹا ہوں، تو بتلاؤ؟

۳۰۲ جیسے مقدمات کے بعد اگر مؤقف میں لچک پیدا کی ہے، تو بتلاؤ؟ اگر اتنی مصیبتیں اور مشکلات سے گزرنے کے باوجود بھی تمہیں یقین نہیں آیا ہے۔ کہ ہم اس کاز پر نیک نیتی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اگلا راستہ تم بتلاؤ۔ جس پر چل کر بھی تمہارا یقین پختہ کرتے ہیں۔ تم راہ بتلاؤ جس راہ پر چل کر تمہیں یقین دلایا جا سکے۔

شاید ہماری زندگی میں یہ کام مکمل نہ ہو:

سامعین محترم!

ہماری آواز بہت دور تک نکل گئی ہے۔ بڑے بڑے ایوانوں میں پہنچ گئی ہے۔ جیسا کہ میں نے حوالہ پیش کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ رب العالمین کی کوئی حکمت ہوگی۔ لیکن میں نا اُمید نہیں ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں اپنے رب پر کہ یہ فیصلہ پاکستان کی سرزمین پر ایک نہ ایک دن ضرور ہوگا۔ انشاءاللہ۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہماری زندگی میں نہ ہو۔ لیکن اس فیصلے نے اس دھرتی پر ہونا ہے۔ ایک وقت تھا جب امیر شریعتؒ، قادیانیوں کے کفر کو طشت از بام کر رہے تھے۔ دنیا اس وقت شاید یہ کہتی ہو کہ شاہ جی کی آواز گویا صدا بالصحرا ہے۔ شاید اس وقت کچھ لوگ یہی کہتے ہوں گے۔ اور اس وقت دور دور تک نظر نہیں آتا تھا۔ کہ قادیانیت سامراج کا چمکتا ہوا سورج کبھی اس طرح بھی غروب ہو جائے گا۔ لیکن امیر شریعتؒ کی وفات کے بعد قادیانیت کا سورج ڈوبا ہے۔ قادیانیت کی کمر ٹوٹی ہے۔

ہوسکتا ہے کہ ہماری زندگیوں میں قادیانیوں سے بڑے کفر کو پاکستان میں تسلیم نہ کیا جائے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کافر کے کفر کو پاکستان کی دھرتی پر مانا جائے گا۔ ضرور مانا جائے گا۔ اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے اور یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ ہم نے وہ لائن واضح کردی ہے، ہم نے وہ راستہ ہموار کردیا ہے۔ ہم نے اس لائن پر سنی نوجوان کو ڈال دیا ہے کہ.....

- ..... یہ نوجوان لہو دے ڈالے گا
- ..... یہ نوجوان تختہ دار پر چڑھ جائے گا
- ..... یہ نوجوان موت قبول کرلے گا
- ..... یہ نوجوان سر دے گا

اس نوجوان کے سر نیزوں کی انیوں پر لگا دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ نوجوان وہ دن لاکر چھوڑے گا جس دن پاکستان کی زمین پر صدیقہ کائناتؓ کا دشمن، کائنات کے بدترین دشمن کافر کی حیثیت سے جانا پہچانا اور لکھا جائے گا۔

سُنی قوتوں کو سپاہِ صحابہؓ کا شکر گزار ہونا چاہیے:

ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہم بڑی لمبی سوچ رکھتے ہیں۔ سپاہ صحابہؓ بڑا لمبا صبر رکھتی ہے۔ سپاہِ صحابہؓ نے جو قدم اٹھایا ہے۔ بڑا سوچ سمجھ کے اٹھایا ہے۔ میں یہ معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔ خصوصاً سنی قوتوں سے کہ تمہیں تو سپاہ صحابہؓ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ کہ جو بچے تمہارے ساری رات ٹی وی دیکھتے تھے۔ وہ آج سارا دن گلی کوچوں پر صداقتِ صدیقؓ کے نعرے بلند کرتے پھر رہے ہیں۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کی عظمتوں کو بیان کرتے پھر رہے ہیں۔

امہات المؤمنینؓ کی تقدیس بیان کرتے پھر رہے ہیں۔

تمہیں تو آج سپاہ صحابہؓ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ جس نے تمہاری نسل نو کو برائی سے ہٹا کر اس لائن پر لگا دیا ہے کہ جو لائن آپ کی آخرت سنوار دے گی۔ اور نوجوان کی بھی آخرت سنوارے گی۔

سامعین گرامی قدر!

میں یہ چاہتا تھا کہ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے جو ایک محنت کی، اتنا بڑا جلسہ کیا۔ اس کے لیے انتظامات کیے۔ آپ کو یہاں آنے کی تکلیف دی۔ اس مناسبت سے میں نے ضروری سمجھا کہ سپاہ صحابہؓ کی مختصری کارکردگی آپ پر واضح کردوں تاکہ آپ سپاہ صحابہؓ کے کاز کو سمجھ کر اس کا ساتھ دیں۔ اور ہمیں منزل تک پہنچانے کے لیے آپ راستہ ہموار کریں۔

طالبات سپاہِ صحابہؓ کا قیام:

گرامی قدر!

آج کا یہ عظیم الشان تاریخ ساز جلسہ صدیقۂ کائنات، طیبہ، طاہرہ، اُم المؤمنین سیدہ عائشہؓ کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ میں آج کائنات کے مومنوں کی اس امی کو امام الکونین کے اس حرم کو، امام الکونین کی اس عزت کو، آبرو کو میں آج نذرانہ عقیدت اس طرح پیش کروں کہ جس طرح کہ حلالی بچہ اپنی ماں کی عزت کیا کرتا ہے۔ میری خواہش ہے۔ تمنا ہے اور تڑپ ہے کہ ہم اپنی اس امی کی قدر و منزلت کو عام کریں۔ مسلمان قوم کو، مسلمان بچی کو ہم اس کی عظمت سے آگاہ کریں۔

میں چلتے ہوئے آپ کو یہ بھی خوشخبری سناتا جاؤں کہ "طالبات سپاہ صحابہؓ" کے نام سے بھی تنظیم قائم ہو چکی ہے۔ میں کئی جگہ طالبات کے دفاتر کا افتتاح کر چکا

ہوں)۔ طالبات سپاہ صحابہؓ کا مشن یہ ہے کہ امہات المؤمنینؓ کا تعارف کروائیں گی۔ وہ ان بدعات، رسومات اور کفریہ بدعات کا قلع قمع کروائیں گی۔

مثلاً کونڈوں کی رسم اور اس قسم کی دیگر رسومات ہیں، جو صحابہ دشمنی میں پھیلائی گئی ہیں۔ تو طالبات سپاہِ صحابہؓ ان بدعات کا رد عورتوں میں کریں گی۔ خواتین میں سیدہ عائشہؓ کا تعارف کروائیں گی۔ خواتین میں سیدہ حفصہؓ کا تعارف کروائیں گی۔ خواتین میں امہات المؤمنینؓ کی آبرو، تقدس، عزت، عفت کو بیان کریں گی۔ خواتین میں طیبہ، طاہرہ، سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ، خاتم الانبیا ﷺ کی دوسری بیٹیوں کا تعارف کروائیں گی۔ ان کی عظمت کو بیان کریں گی۔

اگر سُنی قوم نے ہمارا ساتھ دیا۔ تو ہم چند سالوں میں پاکستان کی دھرتی پر سُنی انقلاب لا کر چھوڑیں گے۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ الحمد للہ! بہت سارے مقامات پر طالبات سپاہ صحابہؓ نے اس سال رجب میں کونڈوں کی ملعون رسم، کونڈوں کی ملعون دعوت کو روک لیا ہے۔ اسے بند کر لیا ہے۔ ساٹھ ساٹھ سالہ اور ستر ستر سالہ بوڑھی عورتوں سے یہ رسم بد چھڑائی ہے کہ یہ معاویہ بن ابی سفیانؓ کی موت کی خوشی میں حلوہ کونڈے کے نام سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

ایک پیش رفت ہوئی ہے اور اسی طرح وہ طالبات بڑی تیزی کے ساتھ امہات المؤمنینؓ کی عزت و آبرو پر لیکچر دے رہی ہیں۔ اور سُنی خواتین کی راہنمائی کرتی چلی آ رہی ہیں۔ دلی تڑپ اور دلی خواہش یہ ہے کہ خواتین میں خواتین کام کریں گی۔ نوجوانوں میں نوجوان کام کریں گے۔ اس طرح ہم سُنی قوتوں میں بہت جلد منتشر قوتوں کو جمع کر کے پاکستان میں صحابہ دشمنی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ۔

حضرت عائشہؓ کو خراجِ تحسین:

آج یہاں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنی امی کا تذکرہ خیر کرنا ہے۔ اس کی عظمت کو جاننا پہچاننا ہے۔ نہ صرف جاننا اور پہچاننا ہے بلکہ ان کی عظمت کا لوہا پاکستان کی سرزمین میں منوانا ہے۔

گرامی قدر!

سیدہ عائشہؓ وہ خاتون ہیں۔ وہ عفت مآب ہیں۔ وہ عفت مآب عظیم تر خاتون ہیں کہ جس کو خاتم الانبیاء کی عزت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہر بیوی اپنے خاوند کا لباس ہوتی ہے۔ یہ الفاظ میرے نہیں، یہ الفاظ رب العالمین کے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے:

.....ہن لباس لکم وانتم لباس لہن.....

خالق نے ہر بیوی کو اپنے خاوند کا لباس گردانا ہے۔ اور خاوند کو اپنی بیوی کا لباس گردانا ہے۔ اس قرآنی آیت کو سامنے رکھ کر اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پیغمبر ﷺ کی بیویاں بھی پیغمبر کا لباس ہیں اور پیغمبر اپنی بیویوں کا لباس ہیں۔ نبی ﷺ کا لباس قطعاً نجس نہیں ہوسکتا۔

عائشہؓ، نبی ﷺ کا لباس ہیں:

نبی ﷺ کا لباس قطعاً خراب نہیں ہوسکتا۔ ہر بیوی اپنے خاوند کا لباس ہوتی ہے۔ تو عائشہؓ کیوں خاتم الانبیا ﷺ کا لباس نہیں ہیں۔ یقیناً.....

- ..... حضرت عائشہؓ، نبی ﷺ کا لباس ہیں
- ..... حضرت عائشہؓ، نبی ﷺ کی پگڑی ہیں
- ..... حضرت عائشہؓ، نبی ﷺ کی دستار ہیں

● ..... حضرت عائشہؓ، نبی ﷺ کا ہار ہے

جو شخص نبی ﷺ کے لباس (حضرت عائشہؓ) پر لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص نبی ﷺ کے لباس کو نجس مانتا ہے۔

جو شخص نبی ﷺ کے لباس کو گالی دیتا ہے۔ جو شخص نبی ﷺ کے لباس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم! وہ کائنات میں سب سے بڑا کافر ہے۔ سب سے بڑا کافر ہے۔

نبی کے لباس پر.....

کافر تنقید نہیں کر سکا

ہندو تنقید نہیں کر سکا

سکھ تنقید نہیں کر سکا

عیسائی تنقید نہیں کر سکا

لیکن ایک رافضی ہے جو پیغمبر ﷺ کے لباس پر لعنت بھیجتا ہے۔ پیغمبر ﷺ کے لباس کو گالی دیتا ہے۔ اب بھی شک ہے کہ رافضی کافر ہے۔ رافضی کافر ہے۔ اگر رافضی کافر نہیں تو پھر کائنات میں کوئی بھی کافر نہیں ہے۔

آج کائنات میں کوئی شخص، کوئی ہندو، کوئی عیسائی جرأت نہیں کر سکا کہ وہ میرے رسول ﷺ کے لباس پر لعنت بھیجے۔ کسی شخص کو آج جرأت نہیں ہے کہ وہ میرے رسول ﷺ کے لباس کو ملعون لکھے۔ ایک رافضی جو کائنات کا بدترین کافر ہے۔ جو میرے نبی ﷺ کے لباس پر لعنت بھیجتا ہے۔ وہ نبی ﷺ کے لباس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اب بھی میں فتویٰ لینے کے لیے کہ یہ کافر ہے یا کہ نہیں۔ میری زندگی پر لعنت ہے۔

عائشہؓ کی انوکھی تعریف:

- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جو پیغمبر ﷺ کی بیوی ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کے لیے جبرائیلؑ سلام لایا ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کی تصویر رومال میں لپیٹ کر جبرائیلؑ نے نبوت کو پیش کی تھی۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جو مسواک چبا کر نبوت کو پیش کرتی رہی ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کی گود میں نبوت کا سر رہا ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کا حجرہ آج جنت ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کا حجرہ ساری کائنات کیلئے جنت بن گیا ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کے حجرے پر رات دن رحمت برستی ہے۔
- ..... عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کا ہار گم ہوتا ہے تو رب العالمین لشکر اسلام کو رک جانے کا آرڈر فرماتے ہیں

امی اطلاع کرتی ہے۔ کہ ہار گم ہوگیا ہے۔ ہار عام چیز ہے، گم ہوگیا ہے تو کیا ہوا؟ امی کائنات کی سب سے بڑی ہستی کے گھر ہے، امی کے پاس رسول ﷺ کی دولت ہے۔ ہار نہیں تو کیا ہوا؟ امی خود بڑی عظمتوں کی مالک ہے۔ ہار گم ہوگیا ہے تو کیا ہوا؟ سوچنے کی بات ہے۔

امی کہتی ہے کہ ہار گم ہوگیا ہے۔صحابہؓ رک گئے ہیں۔

امی کہتی ہیں، ہار گم ہوگیا ہے.....

- ..... صدیقؓ رک گیا ہے
- ..... فاروقؓ رک گیا ہے
- ..... لشکرِ اسلام رک گیا ہے

ہار کی تلاش:

دنیا سوچنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ اتنا بڑا رسول، اتنا بڑا نبی، اتنا بڑا انقلابی پروگرام اور بیوی کے ہار کے لیے رک گیا ہے۔لیکن دنیا کو سوچنا پڑے گا کہ رکا اس لیے تھا۔رب العالمین نے یہ لشکر ہار کے لیے نہیں روکا، یہ لشکر نبی کی عزت کے لیے روکا ہے۔

یہ لشکر نبی کی آبرو کے لیے روکا ہے۔ ہار کیا قیمت رکھتا ہے۔رک گیا لشکر ، نبی ﷺ کہتا ہے۔مت جاؤ جب تک ہار تلاش نہ کرلو!

رب العالمین بھی خاموش ہیں۔ رسول ﷺ بھی خاموش ہیں۔صحابہؓ ہار کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہار نہیں ملتا۔

ایک صحابیؓ عرض کرتا ہے کہ آقا ﷺ! نماز آج نہیں پڑھی جائے گی؟ وقت جارہا ہے۔ پانی نہیں ہے۔نماز لیٹ ہورہی ہے۔ ہار نہیں ملتا۔کیا کرنا ہے.....؟ آگے جانا ہے۔نہیں جانا؟ نماز پڑھنی ہے نہیں پڑھنی؟ بغیر وضو کے پڑھنی ہے، کیا کرنا ہے؟

ضابطہ بدل گیا:

نبوت خاموش ہے۔لشکر ہار کی تلاش میں ہے۔نماز کا کیا بنے گا۔ یہ فکر

شروع ہے۔ یہ گفت وشنید شروع ہے۔ اس عالم میں رب العزت نے جبرائیل امینؑ کو وحی دے کر بھیجا ہے۔ کہ نبوت کے قدموں میں جاؤ اور جا کر کہہ دو صحابہؓ کو.....

امی کا ہار تلاش کرو۔ میں ضابطہ بدلتا ہوں۔

ضابطہ ہے کہ پانی کے ساتھ وضو کرو اور نماز پڑھ۔ لیکن آج مٹی کے ساتھ ہی وضو کرو اور ہار تلاش کر۔ آگے مت جائیں، بات ہار کی نہیں، نبی ﷺ کی عزت کی ہے۔ نبی ﷺ کی آبرو کی ہے۔

بات صرف ہار کی نہیں:

بات صرف ہار کی نہیں۔ نبی ﷺ کی آبرو کی ہے۔ پیغمبر ﷺ کی عزت کی ہے۔ ہار کیا قیمت رکھتا ہے۔ تیمم کی آیت اتر گئی۔ ضابطے بدل گئے۔ ہار تلاش کرنا پڑے گا، اس کے بغیر جانے نہیں دیا جائے گا۔ وہ عائشہؓ نبی ﷺ کی آبرو ہے۔ نبی ﷺ کی عزت ہے۔

جس رب نے حضرت عائشہؓ کے ہار کی یہ قدر کی ہے۔ کیا وہ رب عائشہؓ کے دوپٹے کی قدر نہیں کرے گا؟

جس رب نے عائشہؓ کے ہار کی قدر کی ہے۔ وہ رب عائشہؓ کی آبرو کی قدر نہیں کرے گا؟

عائشہؓ کو دنیا میں ہی جنت مل گئی:

عائشہؓ میری وہ امی ہے۔ جسے استادِ صحابہؓ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عائشہؓ میری وہ امی ہے.....

امی تو میری حفصہؓ بھی ہے

زینبؓ بھی ہے

پر عائشہؓ وہ امی ہے کہ جس نے شادی کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ کی وفات تک ہر رات جنت میں گزاری ہے۔ ہر دن جنت میں گزارا ہے۔ وفات کے بعد تو جنت میں بہت سارے جائیں گے۔ زندگی میں جنت میں، توجہ کر، جس حجرہ میں حضرت عائشہؓ رہا کرتی تھیں، وہ جنت ہے۔ آج بھی جنت ہے۔ جنت کیا ہے اس کے مقابلے میں؟

نبی ﷺ کا جائے دفن جنت سے اعلیٰ، جس دن سے عائشہؓ کی شادی ہوئی۔ اس دن سے لے کر وفاتِ رسول ﷺ تک وہ جنت میں سوئی ہیں۔ جنت میں گئی ہے۔ جنت میں کھانا کھایا ہے۔ ایسی ماں کائنات میں ایک ہے۔ ایک ہے.....اور ایک ہے۔

.....مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة.....

نبی ﷺ کا روضہ جنت ہے اور یہ حضرت عائشہؓ کا حجرہ ہے۔ اور تقدس حجرے کا اتنا بلند ہے کہ قیامت کا دن آئے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے کھلیں گے۔ آواز آتی ہے۔ صدیقؓ تو گزر جا، آواز آتی ہے صدیقؓ! تو ادھر سے گزر جا۔ صدیقؓ! دھرنی پر پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے والا عاقل بالغ شخص ہے۔

آج اس کی مقدس جنازے کی چارپائی اس جنت کے دروازے پر پڑی ہے۔ اور پڑی کیوں ہے۔ وفات سے قبل وصیت فرماتے ہیں کہ پوچھ لینا کہ قدم رکھوں یا کہ نہ؟

گھر بیٹی کا نہ صرف بیٹے کا بھی ساتھ۔ اگر آپ کے ہاں بیٹا داماد ہوتا ہے۔ تو حضور ﷺ صدیقؓ کے داماد بھی ہیں۔ کہ صدیقؓ نبوت کا باپ ہے۔ باپ تھا اور باپ رہے گا۔

گھر بیٹی کا ہے۔ گھر بیٹے کا ہے جنت اور جس کا جنازہ پڑھا ہے۔ وہ بھی قطعی

جنت ہے۔ اس کے جنتی ہونے میں شک کرنا کفر ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ پوچھ لینا کہ داخل ہوں یا نہ ہوں؟ اجازت ملی تو صدیقؓ جنت میں گئے ہیں۔ عائشہؓ میری وہ امی ہے، جس کیلئے جبرائیلؑ سلام لاتا ہے۔ رب جلیل کی طرف سے سلام لاتا ہے۔

عائشہؓ، عائشہؓ، کون عائشہؓ ؟

- ..... کون عائشہؓ ؟ ..... طیبہ
- ..... کون عائشہؓ ؟ ..... طاہرہ
- ..... کون عائشہؓ ؟ ..... مطہرہ
- ..... کون عائشہؓ ؟ ..... مقدسہ
- ..... کون عائشہؓ ؟ ..... کائنات کے مومنوں کی ماں عائشہؓ
- ..... کون عائشہؓ ؟ ..... جس کا گھر ہمیشہ کے لیے جنت قرار پا گیا

آج میں اور آپ اس امی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے آئے ہیں۔ کون حضرت عائشہؓ ہے؟ وہ حضرت عائشہؓ ان عورتوں میں شامل ہے، جن کے لیے ارشاد ربانی ہے:

نبی ﷺ کی جتنی بھی بیویاں ہیں، وہ کائنات کی سب عورتوں سے افضل تھیں اور افضل ہیں .....

سب سے ممتاز ہیں، پیغمبر ﷺ کی بیویاں
سب سے اعلیٰ ہیں، پیغمبر ﷺ کی بیویاں
سب سے برتر ہیں، پیغمبر ﷺ کی بیویاں
سب سے اونچی ہیں، پیغمبر ﷺ کی بیویاں

.....میرا یہ عقیدہ ہے.....

عائشہ k ان ماؤں سے ایک عورت ہے کہ جس جیسی عورت ازواجِ

مطہرات امیں اور کوئی نہیں ہے۔ نہ کوئی پیدا ہوگی۔

میرے سنی بھائیو!

یہ امی، یہ طاہرہ، یہ مقدسہ امی۔ لیکن آپ نے کبھی غور کیا۔ اس مقدسہ امی کے خلاف پاکستان میں کیا لکھتے ہیں۔ اس امی کے خلاف اس طیبہ امی کے خلاف آپ کے ملک میں کیا لکھا جاتا ہے؟ کیا پڑھا جاتا ہے؟ کیا بکا جاتا ہے؟

چراغ مصطفوی پر پابندی لگائی جائے:

میرے سُنی بھائیو!

نقل کفر کفر نہ باشد کا اصول سامنے نہ ہوتا۔ اور وہ قرآنی آیت سامنے نہ ہوتی۔ جس میں رب العالمین نے کافروں کی گالیاں نقل کر کے انہوں نے پیغمبر کو دی ہیں۔ اس کا رد کیا ہے۔ اگر میرے سامنے یہ چیز نہ ہوتی تو میں ان کفریات کو نقل نہ کرتا۔ میری زبان میں سکت نہیں ہے۔ میرا دل اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن سُنی قوم کو بیدار کرنے کی غرض سے، کافر سے نفرت دلانے کی غرض سے اور اس کفر کو آئندہ کے لیے ہمیشہ ختم کرانے کی غرض سے میں ان کفریات کو نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

میرے سُنی بھائیو!

اس امی کے خلاف

اس طیبہ کے خلاف

اس طاہرہ کے خلاف

پاکستان کا بدترین کافر کیا لکھتا ہے؟

چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی کے نام سے کتاب لاہور سے شائع ہوئی اور

تقسیم ہوئی۔ جس پر آج سے دو سال قبل میں نے شدید ترین احتجاج کیا اور اس احتجاج کے عوض مجھے تین ماہ ملتان کی نظر بندی کاٹنا پڑی ہے۔ لیکن آج تک وہ کافر موجود ہے۔ اس کی یہ غلاظت موجود ہے۔

چراغ مصطفوی کا یہ بدنام ترین کافر

چراغ مصطفوی کا یہ غلیظ ترین کافر

پوری ڈھٹائی کے ساتھ غلاظت کے ساتھ دجل بکتے ہوئے تحریر کرتے کہتا ہے۔ سنیو! عائشہ (استغفر اللہ) عورت ہے یا بندریا؟

تو سُنی زندہ ہے اور پیغمبر ﷺ کی بیوی کو باندری؟

تو سُنی زندہ ہے، تیری زندگی میں امی کے لیے کفر؟

تو سُنی زندہ ہے، تیری زندگی میں امی کے لیے دجل؟

تو سُنی زندہ ہے اور نبی ﷺ کی آبرو کے لیے یہ الفاظ؟

تو بتلا تیری جوانی کس لیے؟ تیری دولت کس لیے؟ اسباب کس لیے؟ دوکان کس لیے؟ تو کس لیے؟ اپنی زندگی کا مقصد پیش کر۔

رب محمد ﷺ کی قسم! اس رب کی قسم جو زمین و آسمان کا رب ہے۔ میں اپنی امی کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے وصیت لکھ چکا ہوں اپنی اولاد کے نام، مرمٹوں گا۔ مروں گا۔ لیکن پیغمبر ﷺ کی ازواج طیبات اکے خلاف بھونکنے والے کافر کو لوہے کی لگا دے کر مروں گا۔ وہ بھی مٹے گا، میں بھی مٹوں گا۔ یہ زیادہ دیر اس دھرتی پر، امی کے خلاف، نبی ﷺ کی آبرو کے خلاف، یہ کفر قابل برداشت نہیں، نہیں ہے اور نہیں ہے۔

سُنی نوجوان! ساتھ دے۔ پھر دیکھ کہ لگام کس طرح ڈالتا ہوں۔ اور ڈالی ہے۔ جھنگ وہ بدنصیب ضلع ہے۔ جس ضلع کا کافر چھوٹی چھوٹی پرچیاں لکھ کر کتیا کے

گلے میں ڈالتا تھا اور اس کی تحریر میں ہوتا تھا۔ نقل کفر کفر نہ باشد کہ عائشہ باندری ہے۔ آج اس کی زبان میں سکت نہیں ہے۔ اس کے قلم میں سکت نہیں ہے۔

ہاتھ اٹھاتا ہے، تو توڑ دیا جاتا ہے۔

زبان نکالتا ہے، تو زبان کھینچ لی جاتی ہے۔

اس کے خلاف لکھنے والے ہاتھ ان شاء اللہ پورے ملک میں توڑ دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ توڑ دیئے جائیں گے۔ ہم سونا حرام سمجھتے ہیں۔ ہم چین حرام سمجھتے ہیں۔ جب تک ہم رافضی کا کفر پاکستان کے دستور میں نہیں کرا لیتے، یہ واضح موقف ہے۔

عبدالکریم مشتاق کی بکواس:

حضرات کہاں گئے؟ سنیت کہاں مٹ گئی؟

بتلاؤ کہ میں کس کے دروازے پر دستک دوں؟

انڈیا میں ہندو کے پاس جاؤں؟

سکھوں کے پاس جاؤں؟

عیسائیوں کے پاس جاؤں؟

بتلاؤ کس کے دروازے پر دستک دوں؟

بتلاؤ پاکستان کے علماء کرام؟ یہ ابھی تازہ کتاب آئی ہے۔ خانہ بتول پر عبدالکریم مشتاق ملعون کائنات کا بدترین مصنف اور یہ کتابیں مفت تقسیم ہو رہی ہیں۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اور اسے عام نوجوان نسل میں پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ کائنات کا گندہ اور ذلیل کافر اس کے صفحہ ۸۷ پر لکھتا ہے۔ سیدہ عائشہؓ کے متعلق لکھتا ہے۔ عائشہ ایک مفسد، فتنہ اور شریر عورت تھی۔

سُنی! سُنی! جو تیری بیٹی ہے۔ اسے شریر کوئی تحریر نہیں کرتا۔ جو بیٹی صدیقؓ کی ہے، وہ لاوارث ہے؟ تیری بیٹی فلمی اداکار کے گھر ہے، پھر بھی شریر کوئی نہیں تحریر کرتا۔ اور صدیقؓ کی بیٹی جو نبی ﷺ کی آبرو ہے، پاکستان کا بدترین کافر، شریر تحریر کرے۔ تو زندہ کیوں ہے؟ تیری زندگی کا جواز کیا ہے؟

ان شاء اللہ وقت آئے گا۔ یہ سرخ ٹوپی سُنی نوجوانوں کے سر پر ہوگی اور یہ ابابیل بن کر کفر کے ایوانوں پر ٹوٹ جائے گا۔ ٹوٹ جائے گا۔

باقر مجلسی ملعون کی ہرزہ سرائی:

اس کفر کو زیادہ دیر تک سنا نہیں جا سکتا ہے، نہ ہی برداشت کیا جا سکتا ہے۔ آپ ہی کے ملک میں باقر مجلسی ملعون کی وہ غلیظ اور گند بھری کتاب موجود ہے۔ جسے حق الیقین کہتے ہیں۔ اور کائنات کا کالا کافر کہتا ہے۔ کہ جس دن مہدی نے آنا ہے۔ وہ عائشہؓ کی قبر کھود کر اس کے وجود پر کوڑے برسائے گا۔ (معاذ اللہ)

ہم صرف احتجاج پر ہی نہیں رہنا چاہتے۔ ہم پاکستان کے آئین میں قانون سازی کروائیں گے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کو قانون سازی کے لیے مجبور کر دیا جائے گا۔ اور قانون سازی پر چاہتے ہیں کہ امہات المؤمنینؓ کے گستاخ کے لیے سزائے موت مقرر ہو۔

الحمد للہ! ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے زعماء سے میری گفتگو ہو چکی ہے۔ اور وہ یہ اقرار کر چکی ہے کہ ہم بہت جلد یہ سفارش لا رہے ہیں کہ امہات المؤمنینؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔

- سنیو! نبی ﷺ کی بیوی، نبی ﷺ کی عزت ہے
- نبی ﷺ کی بیوی، نبی ﷺ کی آبرو ہے

۵..... نبی ﷺ کی بیوی، نبی ﷺ کا لباس ہے

جو نبی ﷺ کے لباس کی توہین کرے، اس کے لیے سزائے موت کیوں نہیں؟

سامعین محترم!

صرف یہی نہیں، امہات المؤمنینؓ کے گستاخ کے لیے سزائے موت ہی نہیں، پیغمبر ﷺ کی بیٹی کے گستاخ کے لیے بھی سزائے موت ہونی چاہے اور یہ قانون ضرور بنے گا۔

خدا کی قسم! میری زبان میں سکت نہیں ہے۔ کہ باقر مجلسی ملعون جلاء العیون میں سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کی شادی کی پہلی رات کا نقشہ جو غلیظ قلم سے کھینچتا ہے۔ وہ میں زبان پر لا نہیں سکتا۔ اس لیے نہیں لا سکتا کہ آواز گھروں تک جا رہی ہے۔

رب محمد ﷺ کی قسم! میرے پاؤں مضبوط ترین پاؤں ہیں۔ میں یہ پختہ یقین رکھتا ہوں کہ شیعوں سے بڑا کافر، کسی ماں نے آج تک اس دھرتی پر نہیں جنا۔

شیعوں نے حضرت علیؓ کو معاذ اللہ مچھر لکھا ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں، توجہ کیجئے بلکہ شیعوں کی ایک کتاب ''اسرار حیدری'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔ جسے قرآن کی تفسیر کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں غلاظت لکھی گئی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں جو علی کو امام نہیں مانتے تھے۔ وہ جب گھر آئے تو کپڑوں سے آواز آئی کہ علیؓ کو امام مانو۔ تب کپڑے اتریں گے۔ انہوں نے علی کو امام مانا تو کپڑے اترے۔ کھانا کھانے بیٹھے تو لقمے پتھر بن گئے، آواز آئی پہلے علی کو امام مانو پھر لقمے بن جائیں گے۔ انہوں نے علی کو امام مانا تب کھانا ان کے حلقوں کے نیچے گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پیشاب آیا۔ لیٹرین گئے۔

آگے یہ کائنات کا بدترین کافر سیدنا علیؓ کی توہین اور ہتک کرتے ہوئے

''اسرار حیدری'' میں لکھتا ہے کہ جب یہ لوگ الگ الگ لیٹرینوں میں بیٹھے تو ان کے آلہ تناسل سے آواز آئی کہ پہلے علی کو امام مانو پھر پیشاب آئے گا۔

لیٹرین کی گندگی الگ ہے۔ آلہ تناسل پیشاب کی جگہ ہے۔ اس نے علیؓ کا نام نکلوا کر، قرآن کی تفسیر بنا کر آپ کے ملک میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ.....

- ..... رافضی ہندو سے بڑا کافر ہے
- ..... رافضی سکھ سے بڑا کافر ہے

یہ ایسے الفاظ نبی ﷺ کے لیے، ازواجِ نبیا کے لیے، پیغمبر ﷺ کی صاحبزادیوںؓ کے لیے، علیؓ کے لیے، صحابہؓ کے لیے..... سکھ اور ہندو یہ الفاظ نہیں لکھ سکتے، جو رافضی لکھ گئے ہیں اور پھیلا رہے ہیں۔

سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کے لیے جو گندے لفظوں سے شادی کی پہلی رات کا نقشہ باقر مجلسی ملعون نے کھینچا ہے۔ خدا کی قسم! کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ میں وہ لفظ پیش نہیں کر سکتا ہوں۔

سامعینِ محترم!

اس لیے سپاہ صحابہؓ کا بڑا واضح مؤقف ہے۔ ہم شیعیت کو اس دھرتی پر قادیانیت کی لسٹ پر لا کر چھوڑیں گے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

اور جب تک آپ یہ نہیں کروالیں گے۔ اس وقت تک اصحابِؓ رسول ﷺ پر تبرا نہیں رک سکتا۔

اصحابِ رسول ﷺ کے خلاف چھپنے والی غلاظتوں کو بند نہیں کروایا جا سکتا ہے۔ اس عنوان پر کہ.....

ہم شدت پر کیوں اترے ہیں.....؟

سپاہ صحابہؓ سرخ ٹوپی پہن کر کیوں نکل آئی ہے؟

تحریک کیوں بن گئی ہے؟

ہم نے اپنی نیندیں کیوں حرام کرلیں ہیں؟

ہم نے اپنی زندگی کو جیل کی نذر کیوں کرلیا ہے؟

"..... اس کی کچھ وجوہات ہیں....."

وقت کافی ہو چکا ہے۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں.....

وما علینا الاالبلاغ

مصدق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

الحمد للہ وکفیٰ والصلاۃ والسلام علی
سید الرسل وخاتم الانبیاء اما بعد!
والسابقون الاولون من المہٰجرین
والانصار والذین اتبعوہم باحسان
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:
اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتمصدق اللہ وصدق رسولہ النبی
الکریمx

تمہید:

عالم اسلام کے عظیم رہنما نہایت عالمانہ، محققانہ اور بصیرت افروز جمعہ کے خطبہ میں خطاب فرما چکے ہیں۔ انہوں نے آپ پر واضح کیا کہ جماعت سے کٹ کر جو شخص چلتا ہے اس کی دنیا میں کوئی اہمیت تصور نہیں کی جاتی۔ اسے کوئی بھی دشمن آسانی کے ساتھ اچک سکتا ہے اور وہ جب جماعتی زندگی اپنا لیتا ہے تو پھر وہ تنہا نہیں رہتا بلکہ جس جماعت میں وہ شامل ہے جہاں اس کے افراد موجود ہوں گے گویا تمام اس کے وارث ہوں گے۔ اس کے معاون ہوں گے اور اس کی پشت پر انہوں نے پاکستان

میں اسلامی نظام کے نفاذ پر زور دیا اور بڑے واضح دلائل سے اس بات کو ثابت کیا کہ خدائی نظام ہی انسان کی تمام ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔ انسان کا اپنا بنایا ہوا نظام ظالمانہ ہوسکتا ہے، انسانی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی انسان انسان کی ضروریات کے لیے کوئی ضابطہ اور قانون بنا سکتا ہے۔

اس لئے انسان خود خطا کا پتلا ہے اس کی سوچ محدود ہے۔ پھر وہ مستقبل کے حالات سے کلیتہً ناواقف ہوتا ہے۔ انسان کی بہت ساری ضروریات سے دوسرا انسان ناواقف ہوتا ہے تو اس لئے انسان کی زندگی کے لئے وہی نظام کامیاب ہوسکتا ہے جو ذات انسان کے ماضی، حال، مستقبل سے برابر واقف اور آگاہ ہو۔ وہ ذات صرف اللہ کی ہے۔

بہر حال اس موضوع پر نہایت سنجیدہ اور محققانہ خطاب ہوا اور آپ حضرات نے سنا اور میں آگے چلنے سے پہلے یہ بات آپ پہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ ہم اپنی قوت کو مجتمع کرنا چاہتے ہیں۔

باقی جو ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے گڑھ مہاراجہ کے اس واقعہ کو سنبھال لیا ہے، جب پورا شہر آگ میں جل رہا تھا، پھر لیہ کے واقعہ کو سنبھال لیا ہے، جب ریگستان میں گولیوں کی بارش ہورہی تھی۔ پھر احمد پور کے واقعہ کو سنبھال لیا ہے پھر جھنگ کے واقعہ کو سنبھال لیا ہے تو ہمارے دوست اور دشمن پہ واضح ہوجانا چاہیے کہ ہم باقی مسائل بھی آئندہ ان شاء اللہ خود سنبھال سکتے ہیں۔

صحابہؓ کی عظمت کے لیے قربانی:

چونکہ بڑی مدت کے بعد پہلی مرتبہ حاضر ہوا ہوں، جو قوم یا جو نوجوان

گولیوں کی بارش میں کھڑے ہونے کے باوجود پھر جماعت کے ساتھ رہتا ہے، وہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ آئندہ کسی ڈیرے دار کی روٹی پہ نہیں بکے گا۔

اتنا تو میرا خیال ہے جو سینے پہ گولی کھاتا ہے، اس کی کچھ تو ذہن سازی ہوئی ہے۔ گولی کھانا کوئی آسان بات ہے؟ ہتھکڑی پہننا کوئی آسان بات ہے؟ یہ چیزیں آسان نہیں ہوتیں میرے بھائی!

میں نے آپ سے عرض کیا، ہماری سوچ اب یہ بن چکی ہے اور بننا چاہیے کہ جب ہمارے ساتھ ایسے کارکن ہیں جو گولیوں کی بارش میں بھی جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں تو پھر یہ حماقت کیوں کروں کہ کل وہی کارکن کسی ڈیرے دار کے کتے بنتے پھریں انہیں سنبھالا کیوں نہ جائے۔

ان کے سر پر ہاتھ کیوں نہ رکھا جائے۔ اس قوت کو سد سکندری کیوں نہ بنا دیا جائے اور یہ کیوں نہ کہ ایک ڈیرے دار، جاگیردار، ابن الوقت سیاست دان یہ واضح کر دیا جائے کہ تجھے کارکن کے دروازے پہ آنا ہوگا۔

یہ کیوں کہ ایک غریب آدمی اگر کسی کو ووٹ نہیں دیتا تو اگلے دن اخبار میں آتا ہے کہ اس کی لسی بند، پڑھا ہوگا آپ نے اخبارات میں لسی، جو شخص ووٹ کے عوض لسی بند کرتا ہے یہ لیڈر ہے؟ سیاست دان ہے؟ یہ انتہائی رذیل اور کمینہ انسان ہے۔ سیاست دان پہاڑ جتنا وسیع دل رکھتا ہے۔

اس کے دل میں وسعت سمندر جیسے ہوتی ہے۔ وہ ایک وقت میں اگر کوئی شخص اس کی صندوقچی میں ووٹ نہیں ڈالتا تو سیاست دان اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتا ہے یہ کارکن مجھ پہ ناراض کیوں ہے؟

آج نہیں تو کل ضرور آئے گا۔ کوئی تو میرے اندر خامی ہے جو مجھ سے ٹوٹا ہے۔ مجھے دل سے خدشات نکالنے چاہئیں، نہ کہ سیاست دان یہ کرے کہ کارکن کو

پکڑوائے اور تھانے میں جوتے مروائے، اسے ذلیل کرے، یہ سیاست دان نہیں راہزن ہے، ڈاکو ہے، لٹیرا ہے۔

جو کسی کے ضمیر کو ڈاکہ زنی کے عوض لوٹنا چاہتا ہے اور جب اس قسم کے جبر و استبداد کے معنی ذہن رکھنے والے افراد اسمبلی میں پہنچ جائیں گے تو آپ کی کیا رائے ہے ملک کا قانون عدل وانصاف پر مبنی بنے گا جی؟ (نہیں)

جو ووٹ کے بدلے لسی بند کر رہا ہے، وہ انصاف پہ مبنی آئین آپ کو دلائے گا؟ (نہیں)

لیڈروں کی سوچ:

بات منہ پہ آئی تو کہتا جاؤں، شورش کاشمیریؒ اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) کسی بات پہ ناراض ہوئے، رنجش آ گئی، حضرت مولانا محمد علی جالندھری نوراللہ مرقدہ پر تو ان کے خلاف اپنے رسالے چٹان میں دھڑا دھڑ لکھنا شروع کر دیا۔

پھر ایک ایسا موقعہ آیا کہ ختم نبوت کے عنوان پہ تقریر کی اور گرفتاری ہوئی تو مولانا محمد علی جالندھریؒ صاحب ان کو رہا کرانے کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ جن ذمہ دار افراد سے بات کی یا جن سے تعاون لیا جا سکتا تھا، انہوں نے رسالہ چٹان پکڑوا دیا۔ آپ ان کی رہائی کی بات کرتے ہیں، جنہوں نے آپ کے خلاف یہ لکھا ہے، کہا ہے تو جالندھریؒ جواب دیتے ہیں۔ جو لکھا ہے میں پڑھ چکا ہوں۔ میں شورش کا مزاج سمجھتا ہوں جو آئندہ لکھے گا وہ قرائن سے سمجھتا ہوں۔ لیکن میں جس بنیاد پہ چلا ہوں وہ یہ ہے کہ شورش ختم نبوت پہ تقریر کرتے ہوئے گرفتار ہوا اور میں محمد علی جالندھریؒ زندہ ہوں اور پھر اس کا دفاع نہ کروں تو میری زندگی پہ لعنت ہے، یہ ہے

لیڈر کی سوچ۔

اس کا دل وسیع ہوتا ہے اس کے دل میں نفرت کیوں آئی؟ یہ مجھ سے دور کیوں ہوا؟

وہ کوشش کرتا ہے کہ اس کی تکلیف کا ازالہ کرے۔ اب نہ سہی آئندہ پانچ سال میں سہی سیاست دان سمندر جیسا وسیع دل رکھتا ہے، وہ ایک ووٹ کے ذریعے لسی بند نہیں کیا کرتا۔

سیاست ہے، ہم چاہتے یہ ہیں کہ لوگوں کو صحیح بات سمجھ آئے۔ مزید آگے چلنے سے پہلے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جو لیڈر اپنی غریب رعایا کی بچی کی آبروریزی کرتا ہے اور اس کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر کہ یہ میرے خلاف بغاوت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر کہ تھانہ تو میرے ہاتھ بکا ہوا ہے، اس کی قانون کے دروازے پہ کوئی شنوائی نہیں ہے۔ یہ غریب ہے سرمایہ بھی نہیں خرچ کر سکتا، پھر میری رعایا بھی ہے، اس نے صبح اٹھ کر اس نے اپنی بھیڑ کے لیے گھاس بھی میری فصل سے کاٹنا ہے۔

حتیٰ کہ اس نے قضائے حاجت کے لئے میری زمین سے گزرنا ہے یا اس نے جانا ہے، اس کی اس کمزوری کو سامنے رکھ کر وہ اس کی نوجوان بچی کی آبروریزی کرتا ہے تو کل یہی شخص آپ سے ووٹ لے کر کیا پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں بیٹھ کر کوئی بھی ایسا نظام دینے میں کامیاب ہوگا کہ جس نظام سے قوم کی بچیوں کی آبرو ریزی کا تحفظ ہو جائے؟ وہ اس حق میں ہوگا؟

میں نے آگے بہت سفر کرنا ہے، میں نے بہت کچھ کہنا ہے۔ گھبرائیں نہیں۔ پھر پتہ نہیں زندگی ہے یا نہیں، کب آنا ہے کب نہیں آنا؟

کون زندہ رہے، کون مرے؟

کیا وہ منصفانہ نظام اسمبلی میں دینے میں کامیاب ہو جائے گا؟ (نہیں) جی کیا وہ کسی کی عزت کے تحفظ کے لئے آئین بنوانے کا ووٹ دے گا؟ جس نے خود کسی کی آبرو کو لوٹنا ہے، وہ قطعاً ایسے آئین کے حق میں نہیں ہوگا، جس سے آبرو کا تحفظ ہو جائے۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں کہنا چاہتا ہوں موجودہ ڈیرے دار وڈیرا ہٹلر سے زیادہ بد بخت اور ظالم ہے۔ حجاج بن یوسف سے زیادہ ظالم ہے۔

صحیح نمائندے کا انتخاب کر:

حجاج کا واقعہ تاریخ میں آج بھی واضح لفظوں میں تحریر ہے کہ ایک مسلم بچی حجاج کو خط لکھتی ہے کہ جب وہ راجہ داھر کے قبضہ میں آئی کہ حجاج! تیری حکومت میں ایک مسلمان بچی غیر مسلم کے قبضے میں ہو، معلوم نہیں تیرے اقتدار کا فائدہ کب ہو اور کس کو پہنچے گا؟

تاریخ یہ کہتی ہے جب یہ خط حجاج کو پہنچتا ہے تو حجاج تخت سے اتر کر تخت کے چکر کاٹتا ہے۔ اس کے منہ میں جھاگ بہتی ہے اور یہ الفاظ زبان پہ لاتا ہے جب تک میں مسلم بچی کو راجہ داھر کے قبضے سے نجات نہ دلاؤں گا مجھ پہ سونا حرام ہے۔

حجاج جیسا ظالم اور اسی کے نتیجے میں محمد بن قاسم آئے اور مسلم بچی کو آزاد کرایا گیا۔ حجاج جیسا ظالم اور فرعونی دماغ رکھنے والا انسان بھی مسلم بچی کی آبرو ریزی برداشت نہیں کرتا اور تیرا لیڈر تیرا امیدوار تیرا نمائندہ تیری بچی کی آبرو ریزی بھی کرتا ہے اور پھر وہ تیرا قائد اور تیرا مقتدا ہے۔

حیرت تیرے دماغ پر بھی ہے، حیرت اس کے دماغ پر بھی ہے اور جب اس قسم کے اوباش لوگ اسمبلی میں جائیں گے، وہ قطعاً ملک کو کچھ نہیں دے سکیں گے، یا

دیں گے؟ (نہیں)

انگوٹھا ٹیک سب اچھا کی رپورٹ دینے والے صرف ہاتھ کھڑا کرنے والے وہ کوئی بھی قانون بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے بلکہ مزید کہنا چاہتا ہوں۔ اب جو موجودہ اسمبلی ہے، میں نے اپنے موضوع پہ بھی آنا ہے تھوڑا سا، ہاں ہاں! گھبرائیں نہیں دونوں کو ٹے پورے کرنے ہیں۔

اب جو موجودہ اسمبلی ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ واقعتاً قوم کے نمائندہ ہیں؟ جی حضور جذبات میں نہ کہیں، سوچ کر، میں مزید بات ذہن میں اتارنا چاہتا ہوں۔

اگر یہ قوم کے نمائندہ ہیں۔ ان کی کوئی سوچ ہے، فکر ہے، کوئی دماغ ہے اور واقعتاً سیاستدان یا ملک کے مسائل سلجھانے والے تو اب افغانستان کے مسئلے پہ جونیجو صاحب کو سیاست دانوں کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے؟ تمہیں کوئی سمجھ نہیں آئی، ضرورت محسوس ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے؟

جو آپ کے ووٹ لے کر اسمبلی میں گئے ہیں، جس کو جونیجو بھی کہتے ہیں کہ یہ قوم کے نمائندہ ہیں، جس کو امیر المؤمنین بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لیڈر اور سیاست دان ہیں۔ کیا وہ افغانستان کا مسئلہ نہیں سلجھا سکتے تھے۔ اگر وہ سلجھا سکتے ہوتے تو ضیاء کبھی قائد کبھی ولی خان اور کبھی نصر اللہ کے دروازے پہ نہ جھکتا۔

جونیجو اور ضیاء کا اپنا اقرار ہے کہ ہماری اسمبلی ربڑ کی سٹمپ ہے، اس کی کوئی ویلیو نہیں، چند دھتورے اکٹھے ہیں۔ یہ مملکت کی حدود اربعہ کو نہیں سمجھتے، انہیں کوئی علم نہیں کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ افغانستان میں کیا ہو رہا ہے، بم کیوں پھٹتے ہیں، مملکت خون کی ندی میں کیوں بہہ رہی ہے، کراچی خون کی ندی میں کیوں تیر رہا ہے، اس کا صرف علم نہیں اور نہ علم حاصل کر سکتے ہیں اور نہ انہیں پتہ ہے کہ مملکت کو کیسے سنبھالا جاتا ہے اور افغانستان کا مسئلہ اور اس کی حکومت گول میز کانفرنس سیاست

دانوں کی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ اسمبلی بیکار ہے۔ ٹھیک ہے نا اور جب یہ عملاً تسلیم کر لیا ضیاء اور جونیجو نے کہا کہ یہ لوگ مملکت میں کوئی مشورہ دینے کے اہل نہیں ہیں تو پھر ان کو گھر بھیج دینا چاہیے، جی بھیج دینا چاہیے؟

اچھا چلو وہ تو بھیج دے اور بھیج بھی دے گا اور شاید بہت قریب بھیج بھی دے گا، وہ تو واپس بھیج دے گا کہ یہ بے کار مال ہے کہ ان میں مملکت کے بارے میں مشورہ دینے کا اہل نہیں اور آپ پھر دیواروں پہ لکھ دیں کہ یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔

آپ پھر لکھ دیں گے۔ وہ تو واپس کر دے کہ جان چھوٹ جائے نکمی نسل سے اور آپ پھر دیواروں پہ لکھ دیں یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی اور پھر آپ پوری ہمت کے ساتھ انہیں دوبارہ اسمبلی میں بٹھا دیں تو آپ قوم پہ ظلم کریں گے یا نہیں، آپ قوم پہ بھی ظلم کریں گے، اپنے آپ پہ بھی ظلم کریں گے۔

سوچ بدل:

سوچ پیدا کیجئے، ملک آپ کا ہے۔ آپ جس کے ہاتھ پہ بیعت کریں گے، وہ مملکت کو سنبھالے گا؟ چاہے مملکت کا بیڑا غرق کر دے، چاہے مملکت کو عروج پہ لے جائے۔ تم قومی سوچ پیدا کرو، قومی فکر پیدا کرو۔ گھٹیا سوچ کو ہمیشہ پس پشت ڈال دو۔

آئندہ آپ کی سوچ میں کوئی تبدیلی آئے گی، ہم جہاں انتخاب کی بات کر رہے ہیں وہاں انقلاب کی بات کر رہے ہیں۔ ہماری سوچ میں بہت ساری تبدیلی آ گئی، ہم جہاں ایک وقت تک انتخاب کے راستے پہ چلیں گے، انتخاب کے راستے سے انقلاب کا راستہ بھی نکالیں گے اور پاکستان میں قوت اور طاقت کے بل بوتے پہ

انقلاب آئے گا اور اسلامی نظام کو نافذ کیا جائے گا نا۔ آپ کی سوچ میں تبدیلی آئے گی یا نہیں؟ (آئے گی)

ایک ذہن اور بھی دے دیا جاتا ہے کہ ہم نے کوئی مسجد میں امام بنانا ہے۔ ہم نے ووٹ دینا ہے، مسجد میں امام تو نہیں بنانا۔ اچھا ہے برا ہے ووٹ کا اسلام سے کیا تعلق؟

اگر ووٹ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو پھر ابن علیؓ کا کربلا میں جانے کا کیا تعلق ہے؟ کیا گلی یا سڑک یزید کو بنانے کا طریقہ نہیں آتا؟

سڑک بنانے کے لئے متقی چاہئے؟ گلی بنانے کے لئے تہجد گزار چاہئے؟ سڑکیں تو انڈیا میں بھی بنی ہوئی ہیں۔ روس اور امریکہ میں بھی بنی ہوئی ہیں اور تمہاری سڑکوں سے بہتر بنی ہوئی ہیں۔

بات یہ نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اللہ کے نظام کے تابع کون ہے؟ جو قائد کہہ گیا حسینؓ یہی ذہن لے کر گئے تھے۔ ہمیں وہ چاہیے جو اللہ کے نظام کے تابع ہو۔ اپنا نظام نافذ نہ کرتا ہو۔ اور آپ لوگوں نے یہ ذہن بنالیا ہے کہ ہم نے ووٹ دینا ہے۔ مسجد میں امام نہیں بنانا۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں یا غلط؟ ٹھیک ٹھیک۔

مسجد کا امام آپ کا اتنا نقصان نہیں کرے گا، جتنا آپ کا کینڈیٹ اسمبلی میں جا کر نقصان کر سکتا ہے۔

مسجد کا امام ملک نہیں بیچ سکتا، اسمبلی ملک بیچ سکتی ہے۔

مسجد کا امام ملک کے دو ٹکڑے نہیں کر سکتا، اسمبلی ملک کے دو ٹکڑے کر سکتی ہے۔

مسجد کا امام کسی غیر مسلم طاقت سے ساز باز کر کے مملکت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، اسمبلی ساز باز کر کے ملک کا بیڑا غرق کر سکتی ہے..... تو ایمان کی نسبت بھی اس

کینڈیٹ، امیدوار کی حیثیت ہے کہ اسے جانچ پڑتال کر کے چنا جائے۔ کوئی بات سمجھ بھی آ رہی ہے؟ (جی)

سامعین محترم!

یہ تو تتمہ تھا قائد کی تقریر کا، ٹھیک ہے اور اس ضرورت پر مبنی آئندہ آپ کو تیاری کرنا ہوگی۔

میں واضح کر دینا چاہتا ہوں فتح اور شکست اللہ جانتے ہیں۔ میں پسینہ ضرور دلواؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

ضمیر فروشوں کا انتخاب نہ کر:

میری جماعت کا کارکن تھانہ میں الٹا لٹک کے مار کھاتا رہے اور اس سے ووٹ لینے والا اس کی بیمار پرسی اور خبر گیری کے لئے نہ آئے اور پانچ سال۔ کے بعد اس کا ضمیر خرید لیا جائے پھر یا تو وہ کارکن رہے گا یا کینڈیٹ رہے گا یا حق نواز رہے گا۔ بے ضمیر ماؤں کے بچے ہمارے ساتھ نہیں ہیں، طوائف کی اولاد ہمارے ساتھ نہیں ہے، نہ ہم ایسی نسل کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ وہ ہیں جو گولیوں کی بارش میں پندرھویں صدی میں کھڑے ہوئے ہیں۔

اقتدار اور ڈیرے دار ہر دونوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ ہم نے ایک نظریہ دیا ہے اور اس نظریے کو جتنا مزید میں پانی دے سکا دوں گا، ان شاء اللہ اذ رمیرا کارکن شاہد ہے کہ تمہیں مار پڑے گی تو مجھے بھی پڑے گی۔ میں چین سے سوؤں گا تو تم بھی چین سے سوؤ گے۔

بہر حال! جمعیت العلماء اسلام پاکستان میں اسلامی نظام کا عملاً نفاذ چاہتی ہے، اور اس کی طرف بڑی عجلت اور تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ میں نے آپ

کے سامنے کتاب ہدایت سے ایک مختصری آیت پڑھی ہے۔

نماز سب مل کر پڑھیں گے کوئی صوفی اٹھنے کی کوشش نہ کرے۔ چھ بجے تک چلوں گا ٹائم دیکھ لیجئے۔ (مولانا ایثار القاسمیؒ نے کہا ساڑھے چھ بجے تک۔ مولانا نے فرمایا ساڑھے چھ بجے تو مغرب کی نماز ہوتی ہے ایک ساتھی کہتا ہے نماز اکٹھی پڑھ لیں۔ مولانا نے فرمایا اکٹھی والی برادری نہیں وہاں تو بہت کچھ اکٹھا ہے۔ وہاں مرد و زن غیر محرم اکٹھے ہیں تو پھر ہم اکٹھے ہو سکتے ہیں؟ (نہیں) وہاں تو بہت کچھ اکٹھا ہے، مزہ ہے۔ ہم تو آنے والے مزے کی امید میں پھر رہے ہیں، لیکن وہ آئے گا، وہ آنے والا لطف آئے گا ایمان پختہ چاہئیں۔

تین طبقے مہاجرین انصار اور متبعین:

چھوٹی سی آیت پڑھی ہے۔ جس میں تین طبقات کا ذکر کیا گیا۔ مہاجرین کا اور انصار کا اور ان دونوں کی پیروکاروں کا اور ان تینوں طبقات کو بیان اور تذکرہ کرنے کے بعد رب العالمین بڑے واضح لفظوں میں ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ ان سے راضی، وہ اللہ سے راضی۔

غور طلب بات ہے۔ متوجہ ہونگے تو بات ذہن میں اترے گی.....

والسابقون الاولون من المهاجرين

والانصار والذين اتبعوهم باحسان

رضي الله عنهم ورضوا عنه

رب العزت فرماتے ہیں مہاجرین اور انصار اور جو ان کی پیروی کرنے لگ گئے، اس وقت..... رضي الله عنهم و رضوا عنه ..... اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

بندہ بھی بندے پہ راضی ہوتا ہے اور خالق بھی بندے پہ راضی ہوتا ہے۔ لیکن دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

بندہ دوسرے پہ کسی وقت مغالطے میں راضی ہوسکتا ہے۔لیکن خالق مغالطے میں کسی پہ راضی نہیں ہوتا۔ بندہ آج راضی ہے،کل ناراض بھی ہوجائے گا۔ کیوں؟ بندے کو دوسرے بندے کا مستقبل معلوم نہیں ہوتا۔ اس کی خلوت کی زندگی معلوم نہیں۔ اس کے دل کی گہرائی کے تمام خیالات معلوم نہیں کہ یہ دل میں کیا رکھتا ہے؟ اس کی خلوت کیا ہے؟ وہ کل کو کیا کرے گا؟

بعض اوقات وہ کسی کی چرب لسانی سے راضی ہوجاتا ہے،راضی ہوتا ہے تو کچھ دنوں کے بعد کسی وجہ سے وہ ناراض ہوجاتا ہے۔

جب اس سے سوال کیا جاتا ہے کل تو اس پہ راضی تھا.....اور چھوڑیں ہم سے سوال کیا گیا کہ کل تم نے ضیاء کے لئے دیگیں پکائی تھیں،اب کوئی نہ اٹھے جو اٹھے وہ رافضی،بات کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔

ہم سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ کل تک تو تم ضیاء کے لئے دیگیں پکا رہے تھے۔ آج ناراض کیوں؟ تو ہم نے مختصر لفظوں میں جواب دیا،ہم انسان ہیں۔ بندے ہیں۔خدا نہیں۔ہم تو نہیں جانتے تھے کہ یہ کل کیا کرے گا۔آپ جانتے تھے، جب آیا تھا تو نعرہ صحیح تھا۔

چند دنوں کے بعد نعرہ بدلنا شروع ہوا۔ جب آیا تھا تو ہمیں اس کا مستقبل معلوم نہ تھا۔ اچھی چیز سامنے آئی، ہم راضی ہوگئے۔ جب برائی سامنے آئی، ہم ناراض ہوگئے۔

جب لوگوں نے سوال کیا،کل دیگیں حلوے کی کیوں؟ اور آج اس کے خلاف محاذ آرائی کیوں؟

ہم نے جواب دیا ہم انسان ہیں، ہم بندے ہیں۔ خدا نہیں۔ یہی جواب دیا اور یہی جواب ہوسکتا تھا اور ہوسکتا ہے۔ لیکن کیا رب العالمین کے لئے یہ جواب ہوسکتا ہے کہ آج وہ ایک شخص پہ راضی ہو اور جب مخلوق اس سے پوچھے کہ اللہ! اس بندے پہ تو آپ نے رضا کا اعلان کیا تھا۔ آج آپ ناراض کیوں ہیں؟

کیا رب یہی جواب دے گا کہ مجھے علم نہ تھا کہ کل یہ بد بخت کیا کرے گا؟ زور سے جواب دو۔ (نہیں)

آپ اسی قسم کا الٰہ مانتے ہیں جی؟ (نہیں)

اسلام جس الٰہ کا تصور پیش کرتا ہے، وہ الٰہ تو یہ ہے جو خود اعلان کر رہا ہے:

.....واللہ علیم بذات الصدور.....

وہ الٰہ تو یہ ہے جو خود اعلان کرتا ہے:

.....قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ.....

وہ تو عالم الغیب ہے، وہ تو ماضی، حال، مستقبل، دلوں کے حالات، خلوت، جلوت سب کو جانتا ہے یا نہیں جانتا ہے؟ تو جب بندہ بندے پہ راضی ہوتا ہے تو اس کی کیفیت اور ہوتی ہے، اللہ جب کسی پہ راضی ہو رہا ہے تو اس کا ماضی، حال، مستقبل دیکھ کے راضی ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے؟ اونچی آواز سے؟ اسے پتہ ہے یہ آج کیا ہے کل کیا ہوگا؟ اس کے بعد راضی ہوتا ہے

میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب رب العالمین نے قرآن میں اعلان کیا کہ میں مہاجرین سے راضی، انصار سے راضی اور جو ان لوگوں کی پیروی کرنے والے ہیں، ان پہ راضی ..... یہ رب جانتا تھا یا جانتا ہے کہ یہ مستقبل میں کیا کریں گے۔ اونچی آواز سے بولیں؟ اللہ کو پتہ نہیں تھا کہ یہ کل کیا کریں گے؟ (پتہ تھا)

پتہ یہ بھی تھا کہ یہ کل چل کر کیا کریں گے؟ اگر مہاجرین نے کل چل کے

فدک چھیننا ہوتا، اگر مہاجرین نے کل چل کے خلافت چھیننی ہوتی، اگر مہاجرین نے کل چل کے پیغمبر ﷺ کے لخت جگر کو ستانا ہوتا، اگر مہاجرین نے کل چل کر دین کو بدلنا ہوتا تو خالق کبھی بھی اس کتاب میں رضا کا اعلان نہ کرتا کہ جس کتاب کے بعد کوئی کتاب نہیں، جس پیغمبر ﷺ پہ وہ نازل ہوئی، اس کے بعد کوئی پیغمبر ﷺ نہیں، جو مغالطے کو آ کر دور کر سکے، رضا کا اعلان کیا، خالق نے کیا۔

اللہ صحابہؓ سے راضی:

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی
قلوبکم و کرہ الیکم الکفر والفسوق
والعصیان اولئک ہم الراشدون x

یہ تو آپ کو قرآن میں ملے گا۔ لیکن کہیں قرآن میں مہاجرین اور انصار کا نام لے کر، کہیں ناراضگی کا اظہار کیا ہو، نہیں ملے گا۔ ٹھیک ہے؟ اگر ان لوگوں نے کل کو بگڑنا تھا تو اولاً اللہ رضا کا اعلان نہ کرتا۔

اگر وقتی طور پہ رضا کا اعلان ہوا ہے تو پھر اس کتاب میں اعلان ہو رہا ہے کہ جس نے ہمیشہ قائم رہنا ہے۔ اس کے بعد کوئی ناسخ بھی نہیں، اس کے بعد کوئی اور پیغمبر ﷺ نہیں کہ جو یہ آ کر بتلائے کہ بھائی اس وقت کی بات ہے، اللہ ان پہ راضی ہوا تھا، بعد میں انہوں نے فدک چھینا، خلافت چھینی یہ کیا، وہ کیا، لہٰذا بعد کے حالات کے ساتھ اب اللہ ان سے ناراض ہے۔ نہ کوئی رسول آئے گا۔ اب یہ کوئی بتلانے والا آئے گا نہیں، نہ قرآن میں اس کا ذکر ہے کہ اللہ مہاجرین پہ ناراض ہے۔ جب یہ چیز نہیں ہے جو قرآن میں آ گیا ہے، اسی پہ ہم نے ایمان رکھنا ہے۔

اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین پہ راضی، انصار پہ راضی، اللہ ان کی

پیروی کرنے والوں پہ راضی، جب اللہ راضی ہے اور قرآن میں نص آ گئی ان کی رضا کی تو اب جو ان پہ راضی نہیں ہوگا، ان پہ ناراضگی کا اظہار کرے گا۔ میں اسے قطعاً خارج از اسلام سمجھنے پہ مجبور ہوں۔

کیونکہ جس پہ اللہ راضی جو اس پہ ناراض ہوگا، وہ اللہ کا مقابلہ کر رہا ہے کہ نہیں؟ اور جو اللہ کے مقابلے میں آئے وہ سلطان باہوؒ ہوگا؟ (نہیں)

جو اللہ کے مقابلے میں آئے، بات آپ کے ذہن اتری؟ اللہ مہاجرین پہ راضی، گڑھ مہاراجہ کے مہاجروں پہ اللہ راضی، انصار پہ راضی، گڑھ مہاراجہ کے انصاریوں پہ، جھنگ کے مہاجروں پہ یا جھنگ کے انصاریوں پہ؟ یہ کون مہاجرین و انصار ہیں؟ (وہ بہت اچھا جن کے لیے رضی اللہ قرآن کہہ رہا ہے یہ ہیں کون)؟ اور جب پیغمبر ﷺ کا جنازہ پڑا تھا۔

دنیا کہتی ہے کہ جنازہ کسی نے نہیں پڑھا، میں کہتا ہوں یہ مہاجر اور انصار جن سے اللہ راضی ہے، وہ کہاں تھے؟ جن سے اللہ راضی ہے وہ نبی کا جنازہ نہ پڑھیں؟ یہ ہوسکتا ہے؟ (نہیں)

جب قرآن مہاجرین اور انصار پہ رضا کا اعلان کرتا ہے تو پھر میں انہیں مہاجرین کو، انہیں انصار کو دیکھتا ہوں کہ یکے بعد دیگرے ایک فرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں۔ نہیں توجہ رہی آپ کی میری طرف، بڑی کام کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ یہی مہاجرین، یہی انصار جن پہ اللہ راضی ہے۔ تھکے تو نہیں؟ انہیں کو میں دیکھتا ہوں کہ ایک فرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں، کیوں؟

دھڑا دھڑ گاڑیاں رات کو چلی تھیں، رات کو کمپین کے لئے ہوٹل کھلا تھا کہ آؤ کھانا کھالو۔ اونچی آواز سے باقاعدہ دو ٹرنعرے بازی، جلوس یا باقاعدہ دیواروں پہ یہ لکھا گیا تھا کہ یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی، کوئی باقاعدہ کمپین چلی تھی۔

صحابہؓ نے بیعت کی:

نبوت ﷺ نے دنیا چھوڑی۔ ابھی نبوت ﷺ نے دنیا چھوڑی۔ ابھی پیغمبر ﷺ اپنی قبر اقدس میں داخل نہیں ہوئے۔ پیغمبر ﷺ نے دنیا چھوڑی، ابھی نبوت ﷺ قبر اقدس میں داخل نہیں ہوئی، اس سے پہلے اتنے شارٹ وقت میں جنازے اور دفن میں وقت بھی کتنا ہوتا ہے؟

بڑے کام کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر ایمان ہے تو دل میں اتر جائے گی، جنازے اور دفن میں وقت کتنا ہوتا ہے؟

اتنے شارٹ وقت میں مہاجر بیعت کر رہا ہے۔ انصار بیعت کر رہا ہے۔ اتنے کم وقت میں کوئی بھی کینڈیڈیٹ کائنات میں کامیاب نہیں ہوا، جتنے کم وقت میں ابوبکرؓ کامیاب ہوئے ہیں۔

ووٹ وہ دے رہے ہیں، بیعت وہ کر رہے ہیں کہ جن کے شیر خوار بچے ماؤں کی چھاتیوں سے جدا کر کے دیواروں میں چن دیئے گئے ہیں۔ وہ ڈر کے کر رہے تھے؟

بیعت ڈر کے کرتے تو بدر میں نہ آتے، احد میں نہ آتے، بیعت ڈر کے کرتے، ابوجہل سے ٹکر نہ لیتے، بیعت ڈر کے کرتے تو بلالؓ کبھی اس ہاتھ میں کبھی کیل نہ گڑواتا، جو ہاتھ آج ابوبکرؓ کے ہاتھ میں آ رہا ہے۔

اتنے شارٹ وقت میں، اتنے کم اور قلیل وقت میں کسی شخص کا پوری قوم کو اپنے اعتماد میں لے لینا یہ ابوبکرؓ کا کمال ہے۔ اور زیادہ لمبا چوڑا اجلسہ بھی کوئی نہیں ہوا، لمبی چوڑی تقریریں بھی نہیں ہوئیں، کوئی زیادہ ذہن سازی کی ضرورت نہیں پڑی۔

CamScanner

تھوڑی سی بات چلی کون امیر بنے ؟ مہاجر بنے گا یا انصاری؟ بات چلی تھوڑی سی بات چلی، کسی نے لمبا چوڑا ہنگامہ نہیں کیا، کوئی طویل تقریریں نہیں ہوئیں۔ خطاب کا بیٹا اٹھا ہے، بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ، اس فصیح اللسان نے مختصر تقریر کی، جو شاید پانچ منٹ کی بھی نہ ہو۔

پوچھا بلالؓ! کھڑے ہو جائیں۔ جب نبوت بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہ آیا کرتی تھی تو امام مصلے پہ کون تھا؟

(واہ واہ واہ) مہاجرو تم بتاؤ جب نبوت بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہیں آئی تو مصلے پہ امام کون تھا؟

انصاریو! تم بتلاؤ تو بیک وقت سب نے کہا صدیقؓ، صدیقؓ تھے۔

عمرؓ نے اگلا سوال کیا، تم نبی ﷺ کا منبر صدیقؓ کے حوالے کر چکے ہو، مملکت کیوں حوالے نہیں کرتے؟ یہ تقریر تھی۔ جو شاید پانچ منٹ کی بھی نہ ہو۔ جس کے بعد مہاجر بھی، انصاری بھی، ایک صدیقؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں۔ ٹوٹ پڑے!

اور یہ پہلا اجتماع ہے۔ ابوبکرؓ کی امامت خلافت پہ اور امامت امارت پر جو نبی ﷺ کی سب سے پہلی امت نے کیا۔ خلافت و امارت پہ کیا ہے یا نہیں کیا؟ اونچی آواز سے؟ کن مہاجرین نے یہ بیعت کی؟ جن سے اللہ تعالیٰ راضی۔

کی ہے یا نہیں؟ اور کس کے ہاتھ پہ بیعت کی؟ ابوبکرؓ ہے کون؟ دنیا پوچھتی ہے کہ نبیوں کے بعد ابوبکرؓ کا درجہ کیوں بڑا؟ کہتے ہو پھر عمرؓ کا درجہ کیوں؟ کہتے ہو۔ لوگ پوچھتے ہیں یا نہیں پوچھتے؟

میں کہتا ہوں انبیاء علیہم السلام کے بعد ابوبکرؓ کا بڑا درجہ اس لئے ہے کہ وہ نبی ﷺ کے روضے میں ہے۔

ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ کا درجہ بڑا اس لئے کہ وہ نبی ﷺ کے روضے میں ہے۔

بتلانا یہ چاہتا ہوں، یہ کیا شخصیت ہے؟

ابوبکرؓ وعمرؓ دونوں جنتی ہیں، ہیں یا نہیں؟ ہیں۔ اونچی آواز سے؟ ابوبکرؓ ایسا جنتی ہے، جسے آج بھی جا کر جنت میں جھانک کے دیکھا جاسکتا ہے۔

کئی جنتی وہ ہیں جنہیں آپ جھانک کر دیکھ نہیں سکتے۔ ابوبکرؓ وہ جنتی ہیں، جسے آج بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ جنت میں ہیں۔ تخریب کاری ہے؟ (نہیں) اگر یہ تخریب کاری نہیں ہے اور آپ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ دین ہے تو میں ایک بات مزید کہنا چاہتا ہوں۔

میں نہیں چاہتا کہ گڑھ مہاراجہ یا ملک کے کسی حصے میں گڑبڑ ہو، تخریب کاری ہو، گائی گلوچ ہو یا قوم دست وگریبان ہو..... نہ سپاہ صحابہؓ کا یہ مشن ہے۔

لیکن اتنی بات ضرور کہتا ہوں کہ میں ایک اتنے طویل وقت کے بعد گڑھ مہاراجہ میں آیا ہوں۔ ابھی بولا نہیں تو راتوں رات دیواروں پہ اصحابِؓ رسول ﷺ کے خلاف تبرا کیوں؟ اور تھانہ اب تک حرکت میں کیوں نہیں آیا؟ کیا پولیس یا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ مجھے نو ماہ جیل میں رکھنے کے بعد اس نے مجھے راستے سے ہٹالیا ہے؟ تو یہ اس کی حماقت ہے۔ اصحابِؓ رسول ﷺ کے تقدس اور ناموس کے لئے حق نواز جیل جانے سے پہلے جو دل رکھتا تھا، وہی دل آج رکھتا ہے۔

جذبہ کبھی پابند سلاسل نہیں ہوسکتا

ہاتھ میں ہتھکڑی آسکتی ہے

پاؤں میں بیڑی ہوسکتی ہے

وجود پس دیوار زندہ رکھا جاسکتا ہے

لیکن جذبات کو ہتھکڑی نہیں لگ سکتی۔ جذبات کو بیڑی نہیں پہنائی جاسکتی۔

بلکہ یہ کہنے پہ مجبور ہوں۔

ان اندھیروں سے کہہ دو اپنا ٹھکانہ کر لیں
ہم نئے عزم کے ساتھ بنیاد سحر رکھتے ہیں
دماغوں کے دریچے ذرا کھول کے دیکھو
ہم لوگ وہی ہیں کہ نہیں ذرا بول کے دیکھو
ہم اوس کے قطرے ہیں یا کہ بکھرے ہوئے موتی
دھوکہ جو نظر آئے تو ہمیں رول کے دیکھو

رولو! دعوت دیتا ہوں۔ چیک کرو اور تمہارے دماغ سے یہ خدشہ نکل جانا چاہئے۔ میں عام مولوی نہیں، علمائے دیوبند کا روحانی بیٹا ہوں، جس کی ایک تاریخ ہے۔ جبر و استبداد کے خلاف لڑتے ہوئے جس کی ایک تاریخ ہے، داستان ہے۔

تمہیں ہمارے نسب نامے کو نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم کون ہیں؟ اور کب سے چلے ہیں؟

وہی لوگ جو کل ہم پہ تشدد کر رہے تھے، آج رہائی کے بعد کہتے ہیں کہ ہمارا جرم نہیں تھا..... تلک الایام نداولہا بین الناس..... وقت ہمیشہ ایک نہیں رہتا۔

جب پکڑتے ہیں تو زیادتی کرتے ہیں، جب رہا ہوتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمارا قصور نہیں تھا۔ یہ تو تمہارے پاؤں ہیں، یہ تو تمہاری ویلیو اور اہمیت ہے، میں یہ یقین اور ایمان رکھتا ہوں، کوئی بھی تحریک قربانی کے بغیر کبھی اپنی منزل پہ نہیں پہنچ سکتی۔ پہنچ سکتی ہے؟ دعا بہت بڑا وزن رکھتی ہے۔ تسبیح بہت بڑا وزن رکھتی ہے۔ تہجد اور وظائف بہت بڑا وزن رکھتے ہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں اللہ کی ایک عادت ہے۔ وہ تحریکوں کو دعاؤں سے کامیاب نہیں کرتا۔ وہ تحریکوں کو نوافل، تہجد اور دعاؤں سے کامیاب نہیں کرتا۔

اگر تہجد اور تسبیح سے کوئی تحریک کامیابی کے منازل طے کرسکتی تو محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا نہ کوئی تہجد گزار ہے اور نہ ان سے زیادہ کوئی مقدس ہاتھوں والا ہے۔

دعا کرنے والا ہے، پھر پیغمبری ﷺ کبھی بدر میں نہ اترتی، کبھی احد میں نہ اترتی، جب پیغمبر ﷺ نے قربانی دے کر منزل حاصل کی ہے تو مولوی کیسے سمجھتا ہے کہ وہ نرم بستر پہ غفلت کی چادر تان کر منزل حاصل کرلے گا۔

ایں خیال است ومحال است وجنون!

ہر تحریک قربانی مانگتی ہے:

ہر تحریک قربانی مانگتی ہے، میں کہہ سکتا ہوں، کہنے میں حق رکھتا ہوں۔ (بیشک) میری جماعت کے کارکنوں پہ جتنا تشدد ہوا ہے، کوئی اور یہ بتلائے کہ اس پہ تشدد بھی ہوا ہو پھر ساتھ رہا ہو، بتلاؤ۔ لیکن یہ ذہن میں رکھیں یہ میرا کمال نہیں، نہ ان کارکنوں کا کمال ہے۔ یہ صدیقؓ کی کرامت ہے کہ اس تشدد کے بعد بھی نوجوان نہیں ٹوٹا۔

عرض کررہا تھا، جس کے ہاتھ پہ مہاجروں نے بیعت کی، انصاریوں نے بیعت کی، یہ مضمون ذہن میں رکھنا، اسی سے آگے بڑھنا ہے۔ میں واضح لفظوں میں مقامی انتظامیہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے مولانا فرما گئے، جب حکومت جرائم پہ ہاتھ نہیں ڈالتی تو پھر اس کا ردعمل ہوتا ہے، فرما گئے یا نہیں؟

میں مقامی انتظامیہ سے کہنا چاہتا ہوں۔ میرے آنے سے پہلے دیواروں پہ اصحابِ رسول ﷺ کے خلاف بکواس کا لکھا جانا اور تمہارا نوٹس نہ لینا تمہاری بددیانتی اور بدطینتی کی بین دلیل ہے اور یہ تمہارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ (بے شک)

میں پھر بھی امن چاہتا ہوں۔ میری تقریر میں آپ نے کوئی ایسا لفظ سنا ہے،

ہم امن چاہتے ہیں، لیکن بے غیرتی کی زندگی نہیں گزارنا چاہتے۔ جنہوں نے اصحابؓ رسول ﷺ کے خلاف تبرا کیا، انہیں گرفتار ہونا چاہئے یا نہیں؟ گرفتار ہونا چاہیے، ہاتھ کھڑا کریں۔ (ہونا چاہیے)

بہر حال! دماغوں کے دریچے ذرا کھول کے دیکھو! ہم لوگ وہی ہیں۔ یہ انتظامیہ سے عرض کر رہا ہوں، ہم وہی ہیں، جو پہلے تھے۔ ہمارے اندر لچک کوئی نہیں آئی۔ ہم امن ضرور چاہتے ہیں لیکن یہ تو امن کی کوئی دلیل نہ ہوئی کہ جب بھی اس شہر میں آؤ اصحابؓ رسول ﷺ کے خلاف تبرا کر دیا جائے۔

اگر کسی کے پیٹ میں اس وقت زیادہ مروڑ ہے تو میں اس کو اجازت دیتا ہوں کہ میرا نام لکھ کے آگے گالی لکھ دے، میں اس کا نوٹس لے جاؤں تو بندے کا بچہ نہیں۔ وہ یوں بھڑاس نکال لے کہ اگر اس کو میرے ساتھ رنجش ہے، وہ دیوار پہ میرا نام لکھ کر گالیاں لکھ دے، میں اپنا دفاع نہیں چاہتا، میں اصحاب پیغمبر ﷺ کا دفاع کرنا چاہتا ہوں، بات ختم کرنے لگا ہوں، دعا سے پہلے اٹھنا نہیں۔

جس کے ہاتھ پر وہ مہاجر بیعت کر رہے ہیں، جن سے اللہ راضی ہے۔ دل تو میرا بہت کچھ کہنے کو چاہتا تھا۔ یہ مولانا قاسمی کی مہربانی ہے، مجھ سے جمعہ بھی چھڑوایا اور ٹائم مجھے وہ دیا کہ ادھر صوفی لوگ گھڑیاں دیکھیں اور میں تقریر کروں۔

جس کے ہاتھ پہ بیعت کر رہے ہیں، جن سے اللہ راضی ہے، وہ کون ہے؟ جنتی اور جنتی بھی ایسا، جسے آج بھی جھانک کر دیکھا جا سکتا ہے۔ (دیکھا جا سکتا ہے) جنتی۔

ابوبکرؓ جنت میں ہیں:

میں نے عرض کیا، بہت سارے نیکی کریں گے، جنت میں چلے جائیں

گے۔ آٹھ ہزار روپیہ خرچ کرو، صرف آٹھ ہزار..... پہنچ جاؤ گے مدینہ منورہ اور جھانک کر دیکھو کہ ابوبکرؓ جنت میں ہے یا نہیں؟ نبی ﷺ کا روضہ جنت ہے یا نہیں؟

آپ کے اس پورے اجتماع میں یا جو اس سے باہر کھڑے ہیں۔ کوئی ایسا شخص ہے جو ہاتھ کھڑا کر کے کہے کہ میں نبی ﷺ کے روضے کو جنت نہیں مانتا؟ کوئی ہے نہیں۔

آپ سب نبی ﷺ کے روضے کو جنت مانتے ہیں۔ جو مانتا ہے ہاتھ کھڑا کرے۔ سوچ کر ذرا، کوئی نادانستہ اور نادانی میں غلطی نہ کر بیٹھے۔

دوسرا سوال کرنے لگا ہوں۔ جو نبی ﷺ کے روضے کو جنت نہیں مانتا، اب وہ ہاتھ کھڑا کرے، کوئی نہیں، باہر بھی دیکھ لینا، کوئی بھی نہیں، پکی ہوگئی بات کہ نبی ﷺ کا روضہ جنت ہے اور اونچی آواز سے؟ (جنت ہے)

اس جنت میں ابوبکرؓ ہے، آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جو حج پہ جائے، دیکھ سکتا ہے۔ توجہ کر! آج سے چودہ سو سال پہلے ابوبکرؓ کا جنازہ اسی جنت کے دروازے پہ لا کے رکھا گیا، جنت کا در بند ہے، جنازہ دروازے پہ پڑا ہے۔ جنازے کو دروازے پہ پڑے ہوئے علیؓ کی آنکھ دیکھ رہی ہے، عثمانؓ کی آنکھ دیکھ رہی ہے۔

جنازہ پڑا ہے، بلالؓ کی آنکھ دیکھ رہی ہے، در جنت بند ہے۔ یہ ساری مقدس آنکھیں دیکھتی ہیں کہ جنت کے دروازے پہ ابوبکرؓ کا جنازہ پڑا ہے۔ معاً دروازہ کھلتا ہے..... امام رازیؒ لکھتے ہیں آواز آئی اسی جنت سے.....

ادخل الحبیب الی الحبیب..... واہ زندہ باد!

یہ تبرا ہے، یہ تخریب کاری ہے، اسی جنت سے یہ گالی ہے؟ مجھے اپنا موقف بیان کرنے کا حق ہے۔ لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں، گالیاں دو گے، دو قدم آگے نکل کے میں اس کا جواب دوں گا۔ (واہ) زبان رکھتا ہوں، وہی زبان رکھتا ہوں جو جیل جانے

سے پہلے رکھتا تھا۔

اسے بدلا نہیں گیا، نہ بدلا جا سکتا ہے۔

وہ میرا ایمان ہے اور میں ایمان کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں اگر ہم جینا چاہتے ہیں تو تم خود بھی جیو اور ہمیں بھی جینے دو!

اور اگر یہ خیال ہے کہ نہ کھیلنا ہے، نہ کھیلنے دینا ہے تو پھر یہی گھوڑا، یہی میدان! اس میں کون سی بات!

زندگی اور موت ایک اللہ کے قبضے میں ہے۔ (بے شک) یا کسی اور کے قبضے میں ہے؟ (نہیں)

جنت کا دروازہ کھلا۔ ابوبکر صدیقؓ جنت میں داخل ہوا کہ نہیں؟

اس وقت کی اُمت نے حضرت ابوبکرؓ کو جنت میں داخل ہوتے دیکھا۔ چودہ سو سال گزر گئے ہیں، ہر سال تیس لاکھ انسان دیکھ کے آتا ہے کہ ابوبکرؓ جنت میں ہے۔

اُس وقت کے لوگوں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے پہ پڑا ہے۔ پھر دروازہ کھلا تو داخل ہوتے دیکھا اور آج تک اُمت دیکھتی چلی آ رہی ہے کہ ابوبکرؓ اسی جنت میں ہے۔

اور پھر صرف اتنی بات نہیں کہ ابوبکرؓ جنت میں ہے، یہ تو دیکھو کہ آیا کہاں سے تھا؟ جنتی تو اور بھی بہت سارے ہیں، نیکی کریں گے، جنت میں داخل ہو جائیں گے، ابوبکرؓ یہ نہیں کہ جنت میں چلا گیا ہے، یہ بھی تو سوچو کہ آیا کہاں سے تھا؟ (واہ، واہ)

جنت میں چلا گیا۔ نبی ﷺ کا روضہ جنت ہے تو ابوبکرؓ جنتی ہے یا نہیں؟ (ہے) نبی ﷺ کا روضہ اگر جنت ہے تو ابوبکرؓ جنتی ہے یا نہیں؟ (ہے)

صرف جنتی نہیں، بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ آیا کہاں سے تھا؟

جب میں یہ دیکھتا ہوں تو کہ یہ آیا کہاں سے تھا؟ تو قرآن میری رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

منہا خلقنٰکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃً أخری

جس مٹی سے تمہیں پیدا کیا ہے، وہیں لوٹایا جائے گا اور وہیں سے قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا۔

جب قرآن یہ کہتا ہے جہاں سے مٹی لی ہے، وہیں دفن کیا جائے گا، اور جب نبی ﷺ کے روضے کو آپ جنت مان چکے تو ابوبکرؓ کا خمیر اُٹھایا بھی جنت سے تھا۔

اگر ابوبکرؓ کا خمیر اس جنت سے نہ لیا گیا ہوتا تو اسے وہاں دفن نہ کیا جاتا، نہ کیا جا سکتا۔

کیا جاتا اور نہ کیا جا سکتا میں فرق ہے۔ اگر مٹی اس روضے کی نہ ہوتی، اس جنت کی نہ ہوتی، جہاں اب تین قبریں ہیں۔ ایک جگہ خالی پڑی ہوئی ہے۔

ابوبکرؓ دفن ہو چکے، عمرؓ پہنچ چکے۔ خاتم الانبیا ﷺ وہیں ہیں۔ ایک جگہ باقی ہے۔ اگر بغیر خمیر کے کوئی دفن ہو سکتا تو.....

- ..... زہراؓ کی قبر وہاں بنتی
- ..... عثمانؓ کی قبر وہاں بنتی
- ..... علیؓ کی قبر وہاں بنتی
- ..... طلحہؓ و زبیرؓ میں سے کسی کی قبر وہاں بنتی

ایک قبر کی جگہ وہاں ہے۔ کوئی تو وہاں دفن ہو جاتا..... اور عائشہؓ جس کا یہ گھر تھا۔ عائشہؓ جس کا یہ حجرہ ہے، کم از کم وہ تو دفن ہو جاتی۔ لیکن ان میں سے کوئی نہیں

ہوا، نہ ہوسکتا تھا۔ اس لئے کہ وہ سب مقدس سہی، لیکن ان کا خمیر جہاں کا تھا، وہیں گئے۔ ان دو کا خمیر یہاں کا تھا، یہیں آئے۔

تم گالیاں نہ دو۔ میرے دلائل توڑو، اگر تم میں سکت ہے۔ تم جھوٹے مقدمات ساتھیوں کے خلاف نہ بناؤ، میرے دلائل کے پرخچے اُڑاؤ اگر تم میں سکت ہے۔

جنت میں پہنچ چکے یا نہیں پہنچ چکے؟ (پہنچ چکے)

آخری بات! توجہ رہے پوری طرح، آئے کہاں سے تھے؟ جنت سے۔

ابوبکرؓ و عمرؓ آئے کہاں سے تھے؟ (جنت سے) واپس پہنچے کہاں؟ (جنت میں) جب قیامت کا دن آئے گا، نبوت کہہ گئی ہے، میں نہیں کہتا، جب قیامت کا دن آئے گا، نبوت کہتی ہے، نقشہ یہ ہوگا، بلاتشبیہ، بلاتشبیہ عرض کررہا ہوں۔ سمجھانے کے لئے نبوت کہتی ہے، نقشہ یہ ہوگا کہ ایک بغل میں ابوبکرؓ ہے، ایک میں عمرؓ ہے..... اور یوں نبوت ان کو گلے لگا کر آگے سفر کرے گی۔

میں اس جنتی کو، اس صدیقؓ کو، اس مقدس انسان کو، مہاجرین اور انصار کے اس امام کو، کہنا چاہتا ہوں صدیقؓ! سب کچھ کٹادوں گا، پر تیری آبرو پہ حرف نہیں آنے دوں گا۔ صدیقؓ! مٹ سکتا ہوں۔ لیکن تیری آبرو کے خلاف زبان درازی میرے قلب کی وسعتیں برداشت نہیں کرسکتیں۔

صدیقؓ! میرے بچے برباد ہوسکتے ہیں، میرا گھر ویران ہوسکتا ہے، لیکن تیری صداقت پہ حرف میرا دل دماغ گوارا نہیں کرسکتا۔

صدیقؓ! یوں کیوں نہ کہہ دوں! اگر خالق میری آواز تیرے تک پہنچادے

صدیقؓ! ساری دنیا مجھے کہتی ہے تیرا سودائی ہے
اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تجھ سا کوئی نہیں

اے رسولِ امیںؐ، خاتم المرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تُو عالی نسب، اے تُو والا حسب
دُود مانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاوّلیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکّہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں فرش کی
تیرے انفاس میں خُلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

''سدرۃ المنتہیٰ'' رہ گزر میں تری، ''قاب قوسین'' گردِ سفر میں تری
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے ترے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زلف تاباں جبیں رات معراج کی
''لیلۃ القدر'' تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ مجتبیٰ، تیری مدح و ثناء، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے، کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے وہ کہ جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یارؓوں کی شانِ جلی ہے بھلی، یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس، انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

(کلام: سید نفیس الحسینی شاہؒ)

(انتخاب: قاری عصمت اللہ تونسوی)

پیغام جھنگوی شہیدؒ

سن لو! میری نصیحت دل میں سنبھال رکھنا
میرے بعد اس چمن کا ہر دم خیال رکھنا

ہم نے تو اس چمن کو سینچا ہے خون دے کر
ثابت قدم ہمیشہ رہے جورو ظلم سہہ کر

خون دے کے تم بھی میرے چمن کو نہال رکھنا
میرے چمن کو مالی پانی لہو کا دینا

گلشن میرا نہ اُجڑے ہر سُنّی سے یہ کہنا
عظمت کسی بھی صورت اس کی بحال رکھنا

میرا لہو جو ٹپکا اُبھرے نئے ستارے
میں ہوں شہید زندہ میری روح بھی پکارے

تم بھی بلند اپنا جاہ و جلال رکھنا
مشکل سفر تھا جتنا میں نے عبور کیا

چرچا صحابہؓ کا گھر گھر مشہور کیا
منزل قریب ہے دل میں نہ کوئی ملال رکھنا

شہدائے حق کو سنیو! ہرگز نہ تم بھلانا
جو دے گئے ہیں اپنی جانوں کا نذرانہ

تاریخ سنیت کی سدا بے مثال رکھنا

میرے بعد سنیو! باہم جھگڑوں کو چھوڑ دینا
رستہ بڑا کٹھن ہے سنبھل سنبھل کے چلنا
اس بھیڑ کے سفر میں ذرا تیز چال رکھنا
جھنگوی ترے چمن کا ہر پھول ہے معطر
ان کی مہک سے طیبؔ پائیں سکون مضطر
یارب! تُو ان کی خوشبو کو لازوال رکھنا

(انتخاب: صاحبزادہ امیر معاویہ تونسوی)

یا اللہ مدد
نعتوں کا مجموعہ
فکرِ طیب
از شاعرِ اسلام غلام فرید طیب تونسوی
جس میں توحید و رسالت ﷺ، عظمت صحابہؓ و اہلبیتؓ
شانِ اولیاءؒ اللہ تزکرہ علماءِ حق و شہداءِ ناموس صحابہؓ و دیگر
اہم عنوانات کو ترتیب دیا گیا ہے۔
بہت جلد منظرِ عام پر کتابی شکل میں دستیاب ہوگی۔
برائے رابطہ: مکتبہ الصحابہؓ ڈیرہ غازیخان
0300-4443817, 0321-4087681, 0332-2460565

عظیم خوشخبری

علماء، خطباء، طلباء اور عوام الناس کے لئے علم و عرفان پر مشتمل

دلائل و براہین سے مزین مردہ دلوں کو حیاتِ تازہ بہار عطاء کرنے کا ذریعہ

قلوب و اذہان کو تاریخِ اسلامی سے روشناس کرانے کے لئے بہترین تحفے

خلیفۂ اول، امام الصحابہ، سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ،	مرتب مولانا رحمت اللہ تونسوی	ہدیہ تیس روپے
خلیفۂ ثانی، دامادِ علی، سیدنا حضرت عمر فاروقؓ	// مولانا رحمت اللہ تونسوی	// // //
خلیفۂ ثالث، مظلومِ مدینہ، سیدنا حضرت عثمانِ غنیؓ	// مولانا رحمت اللہ تونسوی	// // //
خلیفۂ رابع، شیرِ خدا، سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ	// مولانا رحمت اللہ تونسوی	// // //
خلیفۂ راشد، امیر المؤمنین، سیدنا حضرت امیر معاویہؓ	// مولانا رحمت اللہ تونسوی	// // //
شہید کربلا، نواسۂ رسول، سیدنا حضرت حسین ابنِ علیؓ	// مولانا رحمت اللہ تونسوی	// // //

اور مؤرخِ اسلام جانشین امیرِ عزیمت مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید کی تمام کتب اور مولانا محمد اعظم طارق شہید کی تمام کتب و دیگر دینی کتب ہمارے ہاں خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہیں۔

رابطہ کیلئے

مکتبہ سید الشہداء

سیدنا امیر حمزہ لاہور فون: 0300-4443817, 0332-4260565

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

مسلمانوں کے لئے ایک دن بھی ایسا نہ ہو کہ وہ خلیفہ کے بغیر ہوں (مسلم شریف)

عالمی نظام خلافت اور اسلامی صحافت کا بے باک ترجمان

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا محمد عبدالقادر ڈھیروی

ماہنامہ
صدائے خلافت لاہور

نگران
مولانا رحمت اللہ تونسوی

ایڈیٹر انچیف سابق برگیڈیئر محترم مستنصر باللہ

تعارفی قیمت فی شمارہ 30 روپے

صدائے خلافت کا اجراء اسی سمت میں ایک ادنیٰ سی کوشش میں اوّل قدم ہے۔ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں ماہنامہ کا مطالعہ خود کریں دوسرے مسلمانوں تک پہنچائیں۔

برائے خط و کتابت
پی۔او۔بکس نمبر 1889، لاہور
فون: 0333-4079748

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الصحابہ رضؓ ڈیرہ غازی خان
فون: 0300-4443817, 0321-4087681

یا اللہ مدد یا اللہ مدد یا اللہ مدد یا اللہ مدد یا اللہ مدد یا اللہ مدد

سال نامہ
پیغام
کا مولانا محمد اعظم طارق شہید نمبر

زیر ادارت
مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

مولانا محمد اعظم طارق شہید کی حیات و خدمات کے سربستہ رازوں کی نقاب کشائی بیسیوں ایمان افروز حقائق مولانا محمد اعظم طارق شہید کے معتمد رفیق مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی اور دیگر باخبر رفقاء کے ذریعے پہلی بار منظر عام پر جو آپ اپنی لائبریری اور کتب خانہ کی زینت بنا سکتے ہیں۔

اپنے قلوب و اذہان کو تحریکی، تنظیمی، انقلابی تحریروں سے مزین کرنے کے لئے سال نامہ پیغام کا ضرور مطالعہ کریں اور دیگر دینی کتب، سی ڈیز، کیلنڈر، سٹیکر اور عشرہ مبشرہ چارٹ وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

ضخامت ۵۵۲ صفحات، خوبصورت طباعت، عام قیمت ۳۶۰ روپے

رابطہ کیلئے مکتبہ شہداءِ ناموسِ صحابہ رضؓ لاہور
فون: ۰۳۰۰_۴۴۴۳۸۱۷_۰۳۳۲_۴۴۶۰۵۶۵، ۰۳۲۱_۴۰۸۷۶۸۱

یا اللہ مدد

مدرسہ نصرت الاسلام

(جید علمائے حق کی زیر نگرانی)

شہر مٹھے والی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کی
عظیم دینی، اصلاحی، تعلیمی، تبلیغی، انقلابی درسگاہ ہے

جس میں مہمانانِ رسولؐ زیر تعلیم ہیں۔ جن کی تعداد تقریباً 100 ہے۔ اس کے ساتھ بنات کی تعلیم کیلئے سہولیات کی تیاری کی جارہی ہے۔ دینی و دنیوی تعلیم دونوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ساتھ ساتھ تعمیری کام بھی ہورہا ہے۔ طلباء دین کے قیام وطعام، خورد ونوش، علاج معالجہ اور اساتذہ کے وظائف وغیرہ آپ غیرت مند مخیر حضرات کے خصوصی تعاون سے پورے کئے جاتے ہیں۔ آپ اپنی زکوٰۃ، صدقات، خیرات سے تعاون کرسکتے ہیں۔

تعمیری کام میں

اینٹ | سیمنٹ | سریا
بجری | دروازے | کھڑکیاں

وغیرہ کی بھی ضرورت ہے۔ دل کھول کر تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرًا

خادم
(مولانا) رحمت اللہ تونسوی
0300-4443817, 0332-2460565

ناظم
قاری عنایت اللہ
0333-4620208

اسلام اور شرعی نظام پر مبنی

آپریشن خلافت 1995ء

پہلی مرتبہ آپریشن خلافت کے ماسٹر مائنڈ (بریگیڈیئر) مستنصر باللہ صاحب
کے قلم سے جس میں اُن کی مجاہدانہ سوچ اسلامی افکار و نظریات

تہذیبوں کی جنگ | نظام خلافت اور نظام جمہوریت کی شرعی حیثیت

مغربی تہذیب کا خاتمہ کیسے ممکن ہے | آپریشن خلافت کی شرعی حیثیت

جنرل کورٹ مارشل کی کارروائی | جرنیلوں کی امریکہ کیلئے خدمات

جمہوری حکومت کا تختہ کیسے اُلٹا یا جاتا تھا | آپریشن خلافت میں کس نے کیا کردار ادا کرنا تھا

سرکاری گواہوں کی شہادتیں | آمریت کا توڑ | موجودہ دور میں نظام خلافت کا احیاء کیسے ممکن ہے

سمیت دیگر اہم امور جن پر آپریشن خلافت

جنہیں جاننے کیلئے آپ بیتاب ہونگے

منظر عام پر آچکی ہے

برائے خط و کتابت

مکتبۃ الصحابہؓ

ڈیرہ غازیخان

پوسٹ بکس نمبر 1889 رابطہ نمبر 0321 4087681, 0300 4443817

کوئی ایسی معمولی چیز جس سے مسکین کی ضرورت پوری ہوتی ہو حق تعالیٰ شانہ
تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں (الحدیث)

نصرت الاسلام ٹرسٹ پاکستان

ایک اسلامی فلاحی ادارہ ہے جو خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔
آپ تمام مسلمانوں بہن بھائیوں سے غریب و نادار، مسلمان بھائیوں کیلئے نصرت کا داعی ہے:۔

1۔غریب علاقوں میں دینی و دنیوی تعلیمی ادارے قائم کرنا
2۔غریب مسلمان بھائیوں کیلئے ہسپتال وفری ڈسپنسریوں کا انتظام کرنا
3۔ایمبولینس گاڑیوں کا انتظام کرنا
4۔غریب بچوں و بچیوں کیلئے تعلیمی اداروں میں جانے کیلئے گاڑیوں کا بندوبست کرنا
5۔غریب بچوں و بچیوں کیلئے تعلیمی اخراجات کی سہولت مہیا کرنا
6۔علماء کرام کے غریب علاقوں میں اصلاحی بیانات وواعظ کروانا
7۔دینی اسلامی کتب کی لائبریریاں قائم کرنا
8۔دارالمطالعہ کا اہتمام 9۔دینی اسلامی کتب چھپوا کر تقسیم کرنا
10۔غریب ونادار لوگوں کیلئے روزگار میسر کرنا۔ ان شاء اللہ

آئیں قدم بڑھائیں جیلے علماء حق کی زیرنگرانی | دکھی مسلم بھائیوں کی خدمت ہمارا مشن ہے

اسلام اور اہل اسلام کی نصرت، آخرت کا خزینہ، جنت کے دروازے پر دستک، عظیم کارنامے، عظیم کام دنیا میں کریں، آخرت بنائیں۔صدقہ جاریہ، نہ ختم ہونے والے اچھے اعمال چھوڑ کر جائیں
آپ بھی نصرت کا ہاتھ بڑھائیں، جنت میں گھر بنائیں

نصرت الاسلام ٹرسٹ پاکستان

ماہنامہ
صحابہؓ ڈائجسٹ
لاہور

سنی حقوق کی آواز — علماء حق کی زیر نگرانی

- نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے
- ناموسِ رسالتؐ و ناموسِ صحابہؓ کے تحفظ کیلئے
- شہدائے اسلام کے مشن کو عام کرنے کیلئے
- نسلِ نو کو نبی کریم ﷺ کی محبوب ترین جماعت کی اہمیت و فضیلت کو اُجاگر کرنے کیلئے
- اسلام کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنیوالوں کی زندگی کے حالات کو اُجاگر کرنے کیلئے

صحابہؓ ڈائجسٹ خود بھی پڑھیں، دوسروں کو بھی پڑھائیں
اپنی لائبریری کی زینت بنائیں

مکتبۃ الصحابہؓ ڈیرہ غازیخان
0300 4620208, 0321 4087681, 0333 4620208

یا اللہ مدد

اہل اسلام کیلئے

عظیم خوشخبری

دینی، اسلامی، تعلیمی، تحریکی، تبلیغی، انقلابی

کیلنڈر
چارٹ
پرچم
ڈائریاں
اسٹیکرز
گھڑیاں
بٹوے
سپارے
قاعدے

بازار سے خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہیں

مکتبۃ الصحابہؓ

شہر مٹھے والی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازیخان

0300 4443817, 0333 4620208

اہل اسلام کیلئے عظیم خوشخبری

علماء کرام، خطباء عظام اور دلعزیز طلباء کرام کیلئے ایک خاص تحفہ
صحابہ کرامؓ کے علمی، ادبی، تاریخی اور فصاحت و بلاغت سے
لبریز خطبات کا دلآویز، دلپذیر اور دِل نشیں شاہکار

ازقلم: خطیب اہل سنت، وکیل اصحابِؓ رسولؐ، جرنیل ثانی

صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا
مسعود الرحمن عثمانی صاحب مدظلہ العالی

خطباتِ اصحابِؓ رسولؐ

منظرِ عام پر آچکی ہے

جس میں آپ کو ملیں گے وہ جواہر پارے جو ابھی تک کسی کے سامنے نہ آسکے

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی صداقت اور خلیفہ رسولؐ بننے کے بعد غم
میں ڈوبی اُمت کو اسلام کے نقشِ قدم پر لانا اور منکرین ختم نبوت کا محاسبہ کرنا
سیدنا عمر فاروقؓ کا خلافت سنبھالنا، اُمت کو یکجا کرنا اور عدل و
انصاف کا بول بالا کرنا
سیدنا عثمان بن عفانؓ کا گیارہ سال تک فتنہ و فساد میں شریعت کی پاسداری کرنا
سیدنا علی المرتضیٰؓ کا مسلمانوں کو لڑتے ہوئے بچانا اور ایک پرچم
تلے اکٹھا کرنا
سیدنا امیر معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کا اسلامی سلطنت کو وسیع کرنا اور
عسکری قوت کو بڑھانا

اور اس کے علاوہ جید صحابہ کرامؓ
کے ملفوظات ایک انوکھے انداز میں

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الصحابہؓ
شہر مٹھے والی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازیخان
0300 4443817, 0333 4620208

ہماری دیگر مطبوعات

خصوصی رعایت کے ساتھ















ناشر و ملنے کا پتہ

مکتبۃ الصحابہ

متصل مرکز نصرت الاسلام - شہر منھے والی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان

0300-4443817 – 0321-4087681 – 0332-2460565

0321 4041990



CamScanner